

اگر از دسترس

# خزانه المعانی

است

در بیان معانی و اصطلاحات

صالح و فاضل

میرزا

عبدالله بن محمد بن علی

نویسنده

مستطاب و مستطاب  
مستطاب و مستطاب

مستطاب و مستطاب





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

مفت

ارباب معنی پر مخفی نہ رہے کہ ”خزینۃ المعانی“ نام ہی مجموعہ قصاید کا جو تصنیف ہیں استاذی و مولائی مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی تخلص کے، غفرلہ اہل غنا کا خزانہ لٹا کر رہا ہے۔ جو ان کو مبدیٰ فیاض سے ملتا ہی دوسروں کو پہنچا دیتے ہیں۔ بخشتے ہیں اور کسالی مال بخشتے ہیں۔ یہ قصائد بھی خزینۃ المعانی کا کسالی مال ہیں، اہل نظر ملاحظہ فرمائیں۔ مشک عطر نیز عطار خاموش۔

استاد مہر و زکۃ رس، معنی آفرین طبیعت لے کر اس عالم میں آئے تھے۔ جو دت استعداد اور سلامت فطرۃ فضلاے عصر کو تسلیم تھی۔ استاذ العلماء مولانا لطف اللہ صاحب مغفور کا یہ مقولہ تلامذہ خاص کی زبانوں پر رہا کہ ”عبد الغنی“



نکلے شام کو آتے۔ دن بھر کتب میں رہتے۔ استاد یہ شوق دیکھ کر بے تکلفانہ کہتے  
 ”لڑکے تو نے تو تسلی (تحقیق) تمام کر لی۔“ جب فارسی کی ادپر کی کتابیں پڑھنے  
 لگے تو حسب حال استاد کی تقریر میں مطالبہ تے ساتھ ہی کہتے کہ اس سے زیادہ کا  
 سمجھنا عربی جاننے پر منحصر ہے۔ اس سے عربی کا شوق پیدا ہوا۔ مگر وطن میں اس کے  
 پوسے ہونے کا سماں نہ تھا۔ بالآخر گھر چھوڑا۔ فزعل اور سے ہوئے ایک نخل  
 میں کتابیں دوسری میں ایک جوڑا کپڑوں کا لٹے گھر سے بے اطلاع نکل کھڑے  
 ہوئے۔ زاد راہ یہ تھا کہ بڑی بہن نے چھپا کر دو روپیہ دیدیئے تھے۔ یہ واقعہ  
 علامہ قوشچی شایع خمینی کے واقعہ سے کس قدر مناسب ہے۔ علامہ مہرج بھی  
 گھر سے چھپ کر طالب علمی کے لئے نکلے تھے۔ بہن نے اپنا زیور کتابوں میں چھپا  
 رکھ دیا تھا۔

غرض پیادہ پانفرخ آباد پہنچے۔ وہاں نواب عبدالعزیز خاں صاحب مرحوم  
 عزیز (حافظ رحمت خاں مرحوم) والی روہیلکھنڈ کے گھرانے کے حشم و چراغ ہو کا  
 کرتے تھے۔ مفتی عنایت احمد صاحب مغفور کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ان سے  
 عربی شروع کی صرف کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ شوق بلند تر آستانہ کا  
 متقاضی تھا۔ پانفرخ آباد سے پیادہ پاکا پور پہنچے شوق نے کما ع  
 آستانے بود مطلوب آسمانے یافتم

مدرسہ فیض عام مولانا سید حسین شاہ صاحب آصف بخاری اور مولانا لطف اللہ



نے گیارہ برس مجھ سے پڑھا کبھی بیجا اعتراض نہیں کیا۔ مرحوم مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محسلی کی ایک تحریر دستِ خاص کی میرے پاس محفوظ ہے اس میں استعدادِ علمی اور حسنِ تسلیم کی تعریف کی ہے۔

فارسی سے مناسبتِ طبعی تھی۔ مطالعہ وسیع تھا اور عمیق۔ شاہدِ عدل کتاب ارمغانِ آصفیٰ ہے۔ نثر فارسی کا ایسا ہی ذوق تھا جیسا نظم کا۔ یہ وصف کیا سچا خصوصاً دورِ حاضر میں۔ بیاضِ نثر اسی طرح مہیا کی تھی جیسا کہ نظم کی بیاض مہیا کی جاتی ہے ایک یادگار میرے کتاب خانہ میں بھی ہے۔ اس میں مختلف عنوانوں پر مماثل نثرین اساتذہٗ نثر کی جمع کی گئی ہیں۔

طالبِ علی مولوی احمد شیرخان مولوی عبداللہ خاں علوی کے داماد محلہ میں مکتب پڑایا کرتے تھے۔ یہ مکتب مولوی صاحب کے مکان سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھا۔

دہلی مرحوم کی آخری بہار جن فارسی اہلِ کمال پرنازاں تھی ان میں علوی بھی تھے۔ صہبائی ان کے شاگرد تھے۔ اس تقریب مولوی احمد شیرخان نے دلی کی صحبتیں اچھی طرح دیکھی تھیں۔ مکتب میں ان صحبتوں کا ذکر کرتے شاگرد سنتے۔ فارسی کے نکات بیان کرتے اس طرح مولوی صاحب کے دل میں علم کا ایک ذوق پیدا ہوا۔ شوقِ طلب کا یہ عالم تھا کہ نشست کے تخت کی کیلوں کی شمار پر سبق یاد کرتے۔ جتنی کیلیں تھیں سب کی تعداد کے مطابق سبق دہرا لیتے۔ صبح کھانا کھا کر گھر سے

دور دور مولوی عبدالغنی  
 رات دن کھاتے ہیں وٹی وٹنی  
 یہ شعر کچھ ایسے انداز شفقت سے فرمایا تھا کہ شاگرد کو آخر عمدت تک یاد رہا۔  
 پڑھتے تھے اور لطف حاصل کرتے تھے۔

جو فغل گھر سے ساتھ لائے تھے ایک سال کے بعد جائے کے مقابلہ  
 کی تاب اس میں نہ رہی صرف چادر رفیق رہی۔ کتنی سرد راتیں شوق کی  
 پشت گرمی سے اس چادر میں بسر ہوئیں خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہی رہے  
 جب بدن سردی سے کانپتا تو جا بجا نوچتے کہ کانپنا موقوف ہو اور پاست <sup>پیشینہ</sup>  
 والوں پر راز نہ کھل جائے۔

الغرض۔ چند ہی روز میں ابتدا انتہا کی خبر دینے لگی۔ ایک وز آواز  
 آئی مولوی عبدالغنی۔ یہ استاد کی آواز تھی۔ گھبرا گئے کہ نام کے ساتھ مولوی  
 کا لفظ تھا۔ یہ ابتدائی کتابیں پڑھتے تھے۔ نہ رُسے ماندن نہ پائے رقت دیوہی  
 آواز آئی۔ اب توقف محال تھا۔ حاضر ہو گئے۔ معلوم ہوا حاضری بجا تھی ایک وز  
 جرأت کر کے عرض کی اس دن مولوی کے ساتھ یاد فرمایا گیا۔ فرمایا ہاں تم مولوی  
 ہو جاؤ گے۔

چند روز کے بعد شاہ صاحب پل شریف لے گئے۔ سبق مولانا  
 محمد لطف اللہ صاحب ہونے لگے۔ اسی آستانہ مبارک سے خلعت کمال کا



صاحب کے فیوض تدریس سے رشک بخارا و شیراز بنا ہوا تھا۔ حافظ بر خوردار  
مہتمم تھے۔ رہنے کو تو ایک ٹکڑا مختصر حجرہ مسجد میں ملا کر شوق نے حسبِ حوصلہ  
سامان کمال پالیا۔ پورے انہماک سے تحصیل علم میں مصروف ہو گئے۔ مولانا  
سید حسین شاہ صاحب سے سبق شروع ہو گیا۔ مدرسہ جاتے تو راستہ میں شرحِ ماعیل  
ہدایۃ التحوذ بانی پڑھتے جاتے۔ اس طرح یہ وقت بھی ضائع نہ ہوتا۔ کاش یہ واقعہ  
آج کل کے فیشن ایل طبیب کے کان تک پہنچ جاتا۔

ابتدائی زمانہ میں مہینوں ایک وقت چنے کھا کر سیر کی۔ مسجد کے نیچے ٹھہرنے  
کی دکان بھی شام کو اندھیرا ہو جاتا تو رومال میں دھیسے باندھ کر چپکے سی دکان  
میں پھینک کر آگے بڑھ جاتے۔ بھر بھر بچا چنے تول کر باندھ رکھتا۔ واپسی میں  
چلتے چلتے رومال لے لیتے۔ عرصہ تک کسی کو پتہ نہ چلا کہ کیا اور کہاں کھاتے  
ہیں۔ مولانا سید حسین شاہ صاحب کے ایک مخلص تحصیل کے جمعدار تھے انھوں نے  
اپنی پنج سالہ بچی کی تعلیم کے لئے معلم کی فرمائش کی سید صاحب نے اُن کو باصراً  
مقرر فرما دیا۔ معاوضہ تعلیم ایک وقت کا کھانا ٹھہرا۔ شرط یہ کہ مکان پر کھانے  
نہ جائینگے کھانا قیام گاہ پر آجائے۔

لطیفہ۔ ایک وز جمعدار نے روغنی روٹیاں بھجیں۔ حجرہ میں بعض اوطالباء کے  
ساتھ مل کر بیٹھے کھا رہے تھے۔ استاد تشریف لے آئے۔ دیکھ کر ہر جہتہ

فرمایا ۵



جانب متوجہ ہوتے۔

انہی ایام کا واقعہ ہے کہ میرزا دبیر مرحوم دارِ دکانپور ہوئے۔ مجالس کی شہرت سے فضا بے شہر گونج اٹھی۔ جا بجایا چرچا تھا اور ہی تذکرہ طلباء کو عام اجازت ہو گئی کہ جس کا دل چاہے جمالِ کمال سے آنکھیں دشن کر لے۔ مولوی صاحب نے بھی ارادہ کیا۔ طالب علی کی مصروفیت نے فرصت نہ دی آخر عمر تک میرزا دبیر کے نہ دیکھنے کا افسوس رہا۔

الشیءُ بالشیءِ تذکرہ۔ امام بھی مصمودی راوی موطا کا واقعہ اس واقعہ سے کس قدر ملتا جلتا ہوا ہے۔ امام ممدوح مدینہ طیبہ میں حضرت امام مالک کی خدمت میں حاضر تھے۔ غل ہوا کہ ہاتھی آیا ہے۔ حجاز میں فیل! سارا درس خالی ہو گیا۔ یہ بدستور بیٹھے ہے۔

شیخ محترم نے فرمایا: ”یہی اندلس (اسپین) میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی دیکھ آؤ۔ ادب عرض کی ”اندلس سے آپ کو دیکھنے حاضر ہوا ہوں ہاتھی دیکھنے منیر آیا۔ غرض نہ اٹھے نہ ہاتھی دیکھا آج طلباء کی کتنی راتیں تھیر دیکھنے میں صرف ہوتی ہیں۔ اس کا جواب شاید بورڈنگ ہوسوں کے رحسبر بھی نہ دے سکیں گے۔ احوال۔ توجہ کی کیسوٹی اور اہتمام طلب مولفنا کی طلب علم کا طرہ امتیاز تھا جب ہسا و علامہ علی گڑھ تشریف لے آئے تو یہ بھی ہر کا بیگ جامع مسجد کے حجرے میں قیام ہوا۔ اس مسجد کے بلند مناروں کے دروازے جھکڑوں سے محفوظ

ملنا مقدر و مقرر تھا۔

مولانا سید حسین شاہ صاحب بہت ذی وجاہت تھے۔ قومی سر ممالک کے تھے۔ مزاج میں شان اور ودیدہ تھا جس کا اثر تلامذہ اور حاضرین پر پڑتا۔ نشست برخواست گفتگو بہت باوقار اور شایستہ تھی۔ مزاج شگفتہ تھا خانہ داری کے تعلقات سے بالکل بے تعلق تھے۔ صحیح اُردو خصوصاً تذکیر تائیت کی صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مدرسہ کے سلسلہ میں جو دعوتیں ہوتیں ان میں کبھی شرکت نہ فرماتے۔ فارسی نظم و نثر پر پوری قدرت تھی۔ نثر میں کتاب غلغلو <sup>الہند</sup> یاد گار ہی۔ نظم کا نمونہ ۵۔

زاہد ہوا اے آں قدر عنائی کند

ایں سفلہ رو بہ عالم بالائی کند

عبدالرحمن خان صاحب مرحوم مالک مطبع نظامی کا زہد اس شعر کو سن کر کانپٹ جاتا۔

حاصل کلام۔ استاد مرحوم کی شان طلب علم یہ تھی کہ سوائے علم کے کوئی شے مطلوب نہ تھی۔ فرماتے تھے سبق سے فارغ ہو کر سب سے مقدم فکر یہ ہوتی کہ استاد کی تقریر کے الفاظ ذہن میں نقش ہو جائیں۔ نقش ایسا گہرا ہو کہ مٹائے نہ مٹے۔ ذہن میں تقریر کا بار بار اعادہ فرماتے۔ قلم سے لکھتے۔ ہم سبقوں سے مذاکرہ کرتے۔ ان مذاہج سے فارغ ہو لیتے تھے دوسرے مشاغل کی



یہ فقرے مثل حمیدہ اشعار کے زبانی سنائے :-

”از گراں ماگی نقد روایات ہمنسگ ذہبی و ابن حجرست، و  
در میزان اعتدال رواۃ از سبکی گراں پلہ تر“

کلام میں متانت ہی، خیالات میں دقت اور علو۔ دل و سواغ مضامینِ علمیہ  
سے معمور تھے۔ اساتذہ کے کلام کا تتبع تام تھا۔ یہی لوازمہ ہی قصیدہ کا۔

قصائد کا مطالعہ میرے کلام کی تصدیق کریگا۔ نمونہ ملاحظہ ہو :-

دی دم صبح بدیم کہ چو شمع بین	از سواد افق از دخت بیاض شبن
طالعش از فلک کوکہ از زانی	کہ کوکب شد از خیرہ برگ از زنی
مہر از شب چہ درآمد بخارش گفتم	بطاکشید ست بخود بیضہ داد ست
یا مگر دایہ صنیست شیرش خورد	طفل روی کہ برادرش کم رنگی بر
راحت انگیز و طرب چو صبح امید	یا پس شام غریب منہ صبح وطن
یا بہاے ست کہ از عنبر سار اگل شد	چون در بخت ز ناف شب گل مشکین
خواب می آمد باد سحری خوش بخت	دل سکون شست از برآمدن از رفتن
میر و باد کہ آید بچمن ابر بہار	ابر آید کہ رود آب بہر حجب چمن
باد بر آتش گل و الہ اماں دنست	ابر بخاک چمن غرقہ آب آفتابان
باد میخیزد و نیز دہر جا مشک تاز	ابر نشیند و ریزد ہر سودرعد
ابر بکشد چو از خدمت گلزار مکر	آب از موج نہر جو بکرزد و دامن

ہیں۔ مجرد کل کام دیتے تھے۔ جب کوڑ بند ہو جائیں تو اندر بیٹھنے والے کو دنیا و مافیہا سے بے خبری ہو جاتی ہے۔ یہ خصوصیت تھی جس کی وجہ سے وہ حجر شایق مطالعہ طلباء کے محبوب تھے۔ خالی ہوتے ہی پہلے درخواستیں استاد کی خدمت میں پیش ہو جاتی تھیں۔ مولانا کو بھی ان میں سے ایک حجر ملا تھا۔ وہاں کے مطالعہ کی محویت کا ذوق آخر عمر تک یاد رہا۔

ایک واقعہ بیان کر کے یہ حصہ ختم کر دینا ہے۔ ابتداء گھر سے نکل جانے کے بعد دو برس تک گھر والوں کو پتا نہ چلا کہ کہاں ہیں۔ جب کانپور کا قیام معلوم ہوا تو والد وہاں پہنچے۔ استاد سے ملے طلباء میں دیکھ کر پہچانا۔ کوشش طلب دیکھ کر خوش ہوئے۔ چند روز کے لئے گھر لے آئے کہ اعزہ مطمئن ہو جائیں۔ جب سب مل کر کانپور جانے لگے تو والدہ ماجدہ نے کان کی چاندی کی بالیاں اُتار کر دیں کہ ان کو خرچ کرنا۔ جب پڑھ کر کماؤ تو سونے کی بالیاں ان کے بدلے میں بنوا دینا مولانا کو موقع نہ ملا کہ اس فرمائش کی تعمیل کرتے۔ والدہ کا انتقال ہو گیا۔ مدت کے بعد خواب میں دیکھا کہ سونے کی بالیاں کانوں میں پہنے ہیں۔ پوچھا یہ بالیاں کہاں سے آئیں۔ جواب دیا جو بالیاں تم کو دی تھیں ان کے بدلے میں یہ یہاں ملی ہیں۔

نثر نگاری | مولانا نے نثر نگاری میں نظم کی دلکشی پیدا کر دی تھی۔ علامہ شبلی نے جب رمعانِ اصغی کا دیباچہ دیکھا تو بہت محظوظ ہوئے۔ بوقت ملاقات اس کے



ہر کجا بوی نخل آراشب بہت      ہر کجا ذائقہ جوئی گل حلوا بہن  
 ہر کجا پای نہی نخل سبزہ فرشست      ہر کجا دست بر آری پودا زگل دمن  
 طارم تاک نماید فلک کاہشاں      تاک از خوشہ انگوچہ پرین و پرین

افراق مولانا کے اخلاق، کلام، نشست و برخاست، غرض جملہ حرکات و سکنات، مہذب و باوقار تھے۔ محسوس ہوتا تھا کہ اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی کے عمیق مطالعہ کے بعد عمل پیرا ہونے کی کوشش کی ہے، اور سعی عمل نے اوصاف کو ملکہ اور طبعیت ثانیہ بنا دیا ہے۔ شان علمی میں بھی ہی وقار اور تعمق تھا۔ آخر تک میں نے دیکھا کہ فیض تربیت اور قوت مطالعہ سے جو دقت نظر حاصل کی تھی اس کی حفاظت میں اہتمام پہنچ فرماتے تھے۔ سرسری مطالعہ اور سبک مطالب مضامین سے بہت اجتناب تھا۔ نظر میں بلندی اور سیر چمپی تھی۔ طرز ماند و بود باقاعدہ اور شایستہ تھا۔ لباس و طاقت اور صفائی کی شان لئے ہوئے ہوتا تھا۔ مزاج میں شگفتگی تھی، عبوسیت نہ تھی۔ مہذب مزاج پسند تھا، ذوق ادب پورا تھا، اساتذہ کے کلام میں جہاں مناسب لفاظ بندہ گئے تھے بہت پسند آتے تھے۔ اس سلسلہ درس میں ذوق ادب تمام اساتذہ کرام کو رہا ہے۔

معادہ فہمی عقل معاش نہایت سلیم تھی، معاملہ فہمی سے پورا حصہ پایا تھا۔ عدالت میں بعض مقدمات لڑانے پڑے تو اس خوبی سے اہتمام کیا کہ اہل نظر مان گئے۔ پنڈت اجودھیا ناتھ، الہ آباد کا نامور وکیل، قابلیت کا لوہا مانے ہوئے تھا۔

از گل و لاله و نسیم گل صید شد  
 خرم و تازه و شاداب و شگفته بهر جا  
 سبز همچو فلک ز سبزه خود و کسا  
 دهن دشت ز گلگشت گریبان و س  
 کوته انداخته یک چادر کاهی بر دوش  
 نامیه وخت گریستن گلزار امروز  
 سرور از آب و ان بهت قبایمابی  
 باغ شاداب و شگفته چو بهشت علیا  
 نخلیند چمن خلد به پیرامن باغ  
 گردن و دست و سست گونی هر شاخ  
 قوت نامیه ز تار عروق اشجار  
 مشعل لاله و گلزار شد ز باد خرا  
 لاله آل میان گل قصاب بود  
 در شقایق گل قصاب شگفته باشد  
 لاله هندوی سیه که ساز و عید  
 شاخ شبنم شگفته بسفال بجا  
 هر کجا چشم کشائی بهز گیس بینی

بام دیوار در عرصه کوی برین  
 چه بسا تنج صحرا چه تلال و چه من  
 سرخ چون ز غلیل از گل نازا گلشن  
 رسته صحرا ز ریاحین بگیشت چمن  
 دشت پوشیده یک حله حرابیدن  
 از حریر سمن اطلس گل سیرا من  
 لاله اگر تگلانی است ز شبنم برتن  
 نخل چون ره طوبی برین سا فکن  
 خار چین و گوید که چمن سیرا من  
 بس باغچه و گل آمده دست گردن  
 میکند جامه خورشید فوج در زن  
 همچو شمع شجر وادی امن این  
 شمع تابنده ناهید بقید بل برن  
 ماه و پرویس که گرفت شفق پیرا  
 کاسه لبریز گلال از بزم از روین  
 صورت شمع شرب از زنا و به لکن  
 هر کجا گوش می مرغ نواز دارغن



اور فقہ میں نیتہ المصلیٰ اور کنیز الدقایق اس وقت پڑھ چکا تھا۔ قطبی مع مولانا سے شروع کی، پھر مختصر المعانی۔ یہ دونوں کتابیں پوسے اہتمام سے پڑھائیں۔ مطالعہ روک ٹوک، تاکید زجر و توبیخ، بحث و مباحثہ، فارسی ترجمہ، یہ تمام مدارج طے ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں کتابوں سے استعداد کو پورا نفع پہنچا۔ میں نے مولانا سے منطق میں قطبی مع میر، ملاحسن، حمد اللہ، حکمت میں سعید، و میبذی، اصول میں نور الانوار، توضیح تلویح، مقدمات اربعہ، معانی میں مختصر المعانی، فقہ میں شرح وقایہ اور ہدایہ (کتاب لہن تک)، عقائد میں شرح عقائد لسنفی، حدیث میں مشکوٰۃ المصابیح، تفسیر میں جلالین اور تفسیر مبصیٰ وی (سورہ فاتحہ و ابتدا سورہ بقرہ)۔

جو حاصل ہوا فیض استاد سے جو رہ گیا اپنی قصور استعداد سے۔ مولانا نے قریباً تمام علوم استاد العلماء مولانا محمد لطف اللہ علیہ رحمۃ اللہ سے پڑھے تھے۔ استاد کا ادب نمونہ سعادت تھا۔ سعادتِ خدمت تمام تلامذہ سے زیادہ حاصل ہوئی۔ زندگی یوں بسر ہوئی اور آخرت کا آغاز اس طرح ہوا کہ استاد سے آٹھ روز بعد وفات پائی اور جوار میں دفن ہوئے۔ اسکنما اللہ تعالیٰ فی جوار رحمۃ ہجرۃ سید المرسلین الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین مرض الموت کا ایک واقعہ عجیب ہے، اور تلمذ کے تعلق روحانی پر شاہد عدل۔ استاد کی رحلت عرفہ کے دن عصر کے وقت ہوئی، تلمذ پر مرض الموت

ہیبتہ مرض الموت کی اس مقدمہ میں بحث تھی، میں نے دیکھا کہ برسوں تک اس مسئلہ میں مشورہ کرنے اہل معاملہ مولانا کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔

خانہ داری سلیقہ اور ستھرائی کے ساتھ تھی۔ اولاد کی تعلیم و تربیت میں اہتمام ملینے تھا۔ اس طرح پرورش کی کہ بلند نظری پیدا ہو، ذمہ داری اور لیسیت خیالی سے دور رہیں۔

طرز تعلیم اطرز تعلیم استادانہ تھا۔ درس کے وقت شان و قارہ ہیبت زرا ہوتی تھی جو قواعد تسلیم اساتذہ سے ملے تھے اُن پر پورا عمل تھا۔ فرماتے تھے کہ شاگرد کو استاد کی توجہ سے فیض پہنچتا ہے۔ درس کے وقت شاگرد کو سامنے بٹھانا چاہیے مطالعہ اور صحت عبارت پر ہیبت توجہ رہتی تھی۔ لغزش پر ناخوش ہوتے، مگر لغزش ہوتی تو نفوس فرماتے۔ فرماتے تھے کہ طالب علم کو اس سے بہت نفع ہوتا ہے کہ فراغ سبق کے بعد مطالب کتاب پر وقتاً فوقتاً غور کرے۔ استاد کی تقریر پیش نظر رکھے، سوچے کہ اعراض کیا تھا اور جواب کیا۔ مطالب کتاب کو اپنی عبارت میں قلمبند کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اس سے مطالب فہم نشین ہو جاتے ہیں۔ مختصر المعانی کے میسروں صفحے میں نے فارسی میں لکھے تھے جن پر زبان اور مطالب دونوں کے لحاظ سے باقاعدہ اصلاح فرمائی جاتی تھی میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں کہ ایسے نکتہ سنج استاد سے استفادہ کا موقع ملا۔ ۱۳۱۵ھ میں مولانا بھکین پور شریف لائے میں شرح جامی اور شرح تہذیب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیکھ



سٹائش و نیایش صانع را کہ مطلع غراسے صبح بر سواد آسمان رقم نمود، و مصرعہ  
بر جستہ ہلال در بیاض افق ثبت فرمود۔ نظم آری لے کہ قصیدہ مرصع کھکشاں آراستہ قلم قدرت است  
و ابیات مستحجج بروج پیراستہ کلک بداعت او۔

و درود و سلام بر او رنگ نشین دیوان "انا افصح العرب والعجم" تا جدار  
قلم و اوتیت جوامع الکلم، خزینہ دار جواہر زوایا حکم، صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
اقی و حرف سنج تختہ کن قلمش راست کار در است سخن  
کاف و نون یک رقم زمانہ او لوح محفوظا زیر حسانہ او  
پس بر صیرفیان نقد سخن مہرین ست کہ در بازار ہنر جسے گرانمایہ تر از لالی افکار عالی و شگاہ  
نیت، ازین ست کہ کامل عیاران صاحب نظرایں بضاعت بیش ارزش را بہ ہماے جاں  
خریدہ اند، و میزان قدر و اعتبار بخیدہ۔

خوشا طبعی کہ اگر نگنہ از دسر برزند، آں را بر جاں نگارند، و چوں در لطائف سخن نفی  
بر آرد، ہمنگ در دگر شمارند۔

ہمانا سخن نیفے ست از فیوض الہی کہ "الشعراء تلامیذ الرحمن" برہان است

تسلطِ تام پا چکا تھا، غفلت طاری تھی۔ رحلتِ استاد کی خبر با عینا طِ تام مخفی رکھی گئی، کان بے خبر ہے، جان بے خبر نہ تھی بہت بے چین تھے۔ شب کو غذا نہیں کھائی۔ اعزہ نے کہا کہ آج آپ اس قدر بے چین کیوں ہیں، غذا بھی نہیں ہوئی، ضعفِ زیادہ ہو جائیگا۔ فرمایا ہم غذا کیا کھائیں، ساری دنیا بے چین ہو چھا کیوں؟ فرمایا مولانا نے رحلت فرمائی۔ تردید شدید کی، بے سود۔ صبح کو بسلہ تردید ایک عزیز نے کہا کہ مولانا کی مزاج پرسی کو کیا تھا، احمد لہ مزاج اچھا ہو۔ فرمایا جکتے ہو۔ الحق ہے

بے واسطہ گوشِ لب از راہِ دل چشم  
بسیار سخن بود کہ گفتیم و شنیدیم

حیدر آباد (دکن) {  
۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ  
محمد حبیب الرحمن



## عن الشرور الفتن ۛ

• وزیر الملک من نور فضل    نصاریٰ صدر الکمال مبیلا  
 اذا اشرفت بالشر صفة ۛ    کان علیہا البد رحین ہملا  
 آن کہ برمند بزرگی و کرامت صدے مکرم تراز و نہ نشسته، و در جوئیبار فضل و کرمیت  
 سرے سر بلند تراز و بر نخاسته ۛ

الیہ تناهی کل فخر و سودۃ

ومنہ یباهی کل عز و رفعة

• بشوق استعادت قدم نمود، و نظر بر سوابق اخلاص و لواحق اختصاص ہیئت بر طبع و نشر قصا  
 برگماشت، و "خزینۃ المعانی" اور نام گزاشت۔ و مرا کہ از گنبد پرستار اغم، و گنبد  
 ہوا داران، و با آل کہ پیچ میرزد و پیچدارم، و اغم کہ من دایم، تکلیف فرمود کہ دیباچہ  
 مختصرے در ترجمہ حال والد علامہ بنویسم۔

از ادب و ردیدم ریزہ ہائے خرف را در جنب لالی شاہوار نہادن، و پارہ طے  
 آگینہ را یہ پہلو سے جواہر رخشاں عرضہ دادن۔ چنداں کہ رنگ بہانہ ہاڑ تختیم، و زبان  
 خموشی غدر ہا آوردم، کمتر شنود۔ ناچار بکلم "الاصرفق الادب" بہ امثال امر عالی  
 پرداختم، و در کیسے بے بضاعتی انچہ از کالاسے کاسد اشم بہ ہوا و بردم، و بحرف  
 اعتذار سے کہ سالماست حضرت والد مرحوم از من زبان قلم آوردہ است اکتفا نمودم  
 کہ بگزیند زمین از کرم چو بہن دم    سفال ریزہ بطرف لالی شہوار  
 از انکہ رسم قدیم ست و صیرنی داند    خرف بگوہر رخشاں نہادہ در بازار  
 قضا یہ حضرت والد مرحوم، کہ یکے از فضلاے سر آمد عصر، و در پارسی والی ولایت نظم و نثر

و ترجمان دانش ست و آگاہی کہ "ان من الشعر حکمۃ" آیتہ ست در شان اوسہ  
 قافیہ سبجاں کہ علم بر کشند گنج دو عالم بہ سخن در کشند  
 ببل عرش اند سخن پرور اں باز چہ مانسند بدار دیگر اں  
 اما دریں دورہ زمان رغبت عمومی اہل روزگار بہ ادبیات فرنگ، رنگ ازین متاع غریزہ  
 برن است، و آل را بدست کساد سپرن۔ نادرہ فروشان ایں چارسو، از تنگ مایگی مثنوی  
 و نادر وائی کالا، دکان سخن بر چسپیدہ اند، و سر در کنج خمول کشیدہ۔ حقہای یو اقیات و  
 در بر طاق ناشناسی افتادہ، و در جہای لعل و گہر تلف و بربادی را آمادہ سہ  
 سو ختم و جوہر مایہ کسے ظاہر نہ شد

چوں پاخانہ رشتہ تاب بیا سو ختم

ہر چند در کساد سخن دل را آں چیاں فرو نہ گرفتہ بود کہ اندیشہ طبع نمودن کلام بلاغت  
 نظام حضرت والدی المرحوم گرد خاطر گردیدے، لکن از بیم تلف کہ بر دور ایام وقوع ایں گونہ  
 حوادث محتمل ست، غرم داشتیم کہ چوں ایں عروس زیبا پیرایہ تمامی در بر گیرد، و چیاں کہ قصا  
 نظم ترتیب یافتہ، غزلیات و قطعات ہم شیرازہ جمعیت بند و، آں را مجموعاً بحلیہ طبع آراستہ  
 گردانم۔ و بہ نظر مشاہیر روزگار خاصہ احباب و مخلصان پد رنما دار رسانم۔

اما برادر عالی مرتبت کہ در لے پیوند تلمذ با والد مرحوم نسبت فرزند ہی ہم دارد، اعنی  
 در فرید صدف اقبال، صدف گوہر کمال، نقادہ افاضل انام، سلالہ اماجد کرام، مہدار کائنات  
 دین پروری، مشید بنیان شریعت گستری، کامیاب دولت ثنائین، سہمی محبوب رب العرشین  
 مسند نشین چار بالش کامرانی، مولانا حبیب الرحمن خاں شردانی، نواب صدیق خان  
 رئیس بھکین پور، و صدر الصدور و شیخ الاسلام مالک محروسہ دکن، صاحبنا اللہ



از دست

کجاست عرفی شیر از قلم معنی کجا کمال صفایان ابرو لو بار  
کجا طیر گرسنج نظم تا شنوند زمین و حرف نیانے ضروری لاطما

چیدہ ام گھٹائے معنی تا سخن سجاں عشنی چادر گل بر مزار علوی خوشنوز نسند

غنی بطر ز دلآ ویز بچہ غالب رزم کشیم بد انسان کہ خام کار کشد

واع در بزم سخن خواجہ شیراز بود ذوق در طرز غزل خواجہ کمال  
مولد و منشاد آن فرخ نژاد قصبہ مؤرشید آباد است از توابع فرخ آباد کہ "الوجبال  
من القری" و نسبش پہنچ واسطہ بانواب الہ داد خان نگیش دیوان نواب شیدالدین خاں  
بانی مؤرشید آباد کہ از بنا گان نواب محمد خاں نگیش والی مؤرخ آباد بود، می پیوند دبا این ترتیب  
عبد الغنی خاں بن محمد میر خاں بن نصرت میر خاں بن فتح میر خاں بن حرث خاں  
بن عالم خاں بن نواب الہ داد خاں، عفر ہم اللہ تعالیٰ۔

در دادش در حد دوسنہ ہزار و دوست و شصت از ہجرت اتفاق افتاد۔ مینو نشین  
عبد اللہ خاں علوی مؤرشید آبادی معروف بدہلوی، بقراہت قریبہ خاں و بود۔  
ز انوسط کتاب و بیات متداولہ پارسی پیش احمد شیر خاں مؤرشید آبادی  
کہ تربیت کرن صہبائی دہلوی بود، و مولوی غلام محمد تیند رشید عبد اللہ خاں علوی  
تہ کردہ پایہ رفیع حاصل نمود۔ در بہت سالگی کہ ہزار و دوست و ہشتاد ہجری بود، در شوق

بود، دیباچہ دفتر فضائل اوست۔

آشنایان مراتب سخنوری اگر بغور کلامش رسد، و در آن تفکر شایسته نمایند، بر کمال قدردانی و دریں شیوہ آگاہ شوند، و معلوم ایشان گردد که کلخ و الافکار و در چه پایہ بلندی است۔  
عجب تر این که بعد فراغ از مراتب علمیه همواره چراغ تدریس می افروخت، و بنا بر موعظی که گاه لباس نظم بر قامت شایسته معنی می دوخت، تا در سرزمین وطن بود و دہتمای گزینش که مصرعے موزوں نمی کرد، اما چون تقریبے سدی می داد طبع معنی آفرینش باندک مال سخن، بطریق استادان صاحب فن بکرسی می نشاند۔

از مہنگامے کہ بدکن آمد و با افضل موزون آن دیار اورا مشاعرات اتفاق افتاد، آنیہ طبعش تازه جلائے گرفت، و مشاطہ فکرش در پیرانہ سری لیلای سخن را بہ خلعت جلال پیراست۔ الحق طوطی خامه اش در محاورہ سنجی و سخن پیرائی، دسرہ گفتاری و سنجیدہ ادا منطق طوطیان شکر خوار را از الفاظ چوں شکر خوار گردانیدہ۔

شمیم تنانتا نوری از ریاضین الفاظش مشام آرا، و نکمت نزاکت ظہیر از لبانتین تنانتا عالیہ سار۔ در سلاست زبان و عذوبت بیان باطل شیراز ہمدستان، و در وقت طرازی و معنی آفرینی ہمصنفیر عنذ لب شردان۔ در قطعہ باہنگ راست می سراید سہ

حرم قلم زدست دبیر فلک نکند      پردیں گرفت شاند بہ نظم لالیم  
بکبل ز صوت خامہ من شد صغیر زن      طوطی شکر شکست ز شیرین مقالیم

سخنش از اثر تکلف بری است، و این وصف در اشعار کمتر مضحاک و ادا یافت۔ غالباً اشعارش تصادف است، و غزل کم۔ اما دریں صنف نیز آنچه گفت است در صفت است۔ و از شرافت اوصاف دست کہ از معاصرین و متقدمین ہر کہ را در اشعار خود یاد می کنند، جز بخوبی نمی کنند۔



ہمدیں اوان بٹلی دوران مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی قدس سرہ السامی  
کہ در معرفت و تقویٰ آیتے بود از آیات اللہ و تفسیر آیت و اجتہاد و در احیائے سنت قدی  
راست داشت، نسبت ارادت درست کردہ سعادتہا اندوخت۔

دہ دوازده سال در وطن ہم بریں منوال بود۔ آخر از اوضاع اقارب کال تقارب  
خاطرش منزع گشت، و احوال را با طبع خود ملایم نیافتہ بحکم غنا طبعی دست از املاک باز کشید۔  
چندال کہ دوستان و پیوستگان مانع آمدن بہ آل رضانداد، و چون نظامی مدرسہ عربیہ  
دہلی اوراہ آرزو میخواستند، در ہزار و سہ صد ہجری بقصد مشاشرت با حضرت مولانا  
لطف اللہ نور اللہ مصبحہ، متوجہ علی گڑھ شد۔

امیرنہرورد و ہنر شناس بیکانہ نواب عبدالشکور خاں رئیس بھکین پورانا را اللہ برانہ  
کہ از اعظم امرائے آل دیار بود، بنا بر سابقہ معرفت کہ با والد مرحوم داشت، اورا  
بجد تمام بہ مقام خود آورد، و بہ آموزگاری فرزندان برگماشت۔ تا در آں جا بود روزگار  
بکمال حستہ ام و اعتبار گزرا نید۔

در اوایل سنہ ہزار و سہ صد و سیزن از ہجرت، در نوبت دولت حضرت غفران  
مکان آصف چاہ سادس برفاقت علامی مولانا لطف اللہ رحمہ اللہ عازم گلگشت دکن  
گشت۔ سر وقار الامرا مدار المہام عہداور او را ظل عنایت خود آورد و تفقہ و فرمودہ بین  
جو ہر شناسی نواب عماد الملک سید حسین بگرامی کہ در ہنر پروری شانے بلند، و در علوم تازی  
و پارسی و انگلیسی مکانے ارجمند دارد، و در آں ایام زمام نظام مدارس و مکاتب ممالک محروسہ  
نظام عالی مقام، ضاعت اللہ اجلالہ و اقبالہ، بکف کفایت ادب و در مدرسہ فوقانیہ بلدہ  
بر دس اوہ افادہ تازی و پارسی نشست، و با مشاہیر عصر کہ بکمال فضل و ہنر و کمال لطف و

استفادہ علوم عربیہ اولاً در فرخ آباد پیش نواب عبدالعزیز خاں عزیز بریلوی کہ از بخاری  
فضلاً و مشاہیر و کلا بود، روزے چند با استفادہ پرداخت۔ پس از اں جا بہ کانپور رسید  
و مبادی صرف و نحو را نزد مولانا حسین شاہ بخاری متخلص بو آصف کہ کتاب خانقہ النور  
از مصنفات مشہورہ اوست، و در اں زماں صدر آراء و سادہ درس در مدرس فضی علم  
بود، گزرانید۔ و چون مولانا سے مرحوم عزم بھوپال کرد، فنون منطق و فلسفہ و ریاضی و  
ہیئت و معانی و بیان وقفہ و اصول فقہ و عقائد و کلام و حدیث و اصول حدیث و  
تفسیر را خدمت علامہ العصر استاذ الفضل مولانا لطیف اللہ، طاب ثراہ، کہ فضایل و  
کمال تشن از فایت شہرت بے نیاز از اظہار ست در فرصت کے بہ تکمیل رسانید۔ اساتذہ  
اش بر فایت ذکا و اصابت رائے، و استقامت فکر و آفرینامی گفتند، و در مطالعہ و مباحثہ  
آں قدر گرم رائے داشت کہ محصلین اکثر سیرامن باشد۔

از حلقہ مستعدانے کہ بہر سہل و بودند مولانا السید محمد علی کانپوری ثم مونگیری ست،  
متع اللہ المسلمین بطول بقائہ، و مولانا احمد حسن کانپوری، و مولانا محمد اسحق پٹیلوی  
و مولانا المفتی عبداللہ ٹوکنی، و مولانا عبدالحق دہلوی صاحب تفسیر حقانی، غفر ہم اللہ۔  
پس از اں کہ حضرت مولانا سے بہر در بغزم مسند آرائی مدرسہ عربیہ علی گڑھ کانپور  
را وداع گفت، منصب تدریس در فیض عام با و مسلم داشتند۔ صیت فضل و فضائش در اقل  
زماں آفاق را فرا گرفت، و مستعدان نزدیک و دور بر سہ ہجوم آوردند، سہ سال در اں  
مشغول افادہ بود تا بصورت انتظام املاک و عقار موروثی اندیشہ معاودت وطن از  
خاطر سر بر زد۔ جمعے از مستفیدان با و سہ ہر ہی کردند۔ با وجود اشغال زمینداری، کہ وجہ  
معاشر بدل بود، بہ تعلیم ایشاں می پرداخت۔



از جملہ مصنفاتے کہ اور است؛ یکی "ارمغان" است، در بیان محاورات زبان پارسی  
و تصحیح ربط اسما و افعال و تنقیح ادات و صلات، تا ہندیان پارسی سراد در طریق محاورت  
بشیوہ شیوا زبانان ایران و ہنجا رہوار ایشاں را آئند۔ می گوید۔

کتاب پارسی تالیف کردم تازہ تہیہ کشیدم سبت سال ز عمر در جمعیست پیشانی  
نمودم کس لغت را مصد و حرفی صلاہت کہ تاہنیدہ در ترکیب بنیدے آسانی  
رود بر نقش پے پیشوایان سخن گستر در آید چون باندانان ہنرم پارسیانی  
ایں کتاب ارلے ہزار و ہفت صد و سیزدہ صفحا است، و لصلہ تالیف آں از پیشگاہ حضرت  
غفران مکان آصف جاہ سادس چ رہزار ہفت صد و پے جاہ نو گرفت۔  
دیگر "تذکرۃ الشعرا" در ترجمہ حال سخنورانے کہ اشعار ایشاں بر سبیل شواہد  
در ارمغان گزاشتم است۔

دیگر "حوار العرب" کہ مشتمل است بر پنجاد ہزار محاورہ متعارفہ عربی، با ترجمہ پارسی  
و اردو کے آہنا۔ و تالیف ایں کتاب اذ فضل و ہند دادہ است و مستقے تازہ بر طابا  
محاورات تازی نہادہ۔

پایان عمر دکن را وداع گفت و طح اقامت در اگرہ انداخت، وہم در آں جا  
بہ تربیت و تسوید قصائد و بعضے از مقطعات کہ پر اگندہ افتادہ بود، پرداخت۔ اگرچہ بسیار  
در متناسے آں بود کہ قصائد و غزلیات راز و در تر شیرازہ بند طبع گردانہ لکن بنا بر بعضے  
ملاحظات طبع و نشر حوار العرب اتقدیم داد۔ ہنوز جزو اول از اں بجای رسیدہ  
بود کہ پیک اجل در رسید و در ہزار و سہ صد و سی و پنج از ہجرت در علی گڑھ جان بجاں  
آفریں حوالہ نمود، و بجوار استاد معظم مولانا لطف اللہ بخاک آسود، و جلال اللہ بخشہ شود

موزونیت طبع سمر بودند، اورا بطے پیدا آمد، مخصوصاً با دردی کش نچنانہ حقیقت مولانا  
عبدالقدیر حسرت، و مہر جہاں افروز معنی گسری مولانا السید اشرف شمس، و ذریعہ  
نخن شبستان سخنوری مولانا جمال الدین زوری، و شیر مشیخ سرائی مولانا السید علی حیدر  
طباطبائی، مخاطب بہ نواب حیدر یار خجگ، کہ تا حال خطہ دکن بوجود ایں ارکان اربعہ  
بنیان دانش آگاہی مفاخر و مباہی ست، ابقا ہم اللہ تعالیٰ، اُسے تمام داشت و ہموارہ  
ایشاں سرگرم مہطرحی بود، و ہر ماہ یک نوبت با مخصوص ہنگام جشن سال گرہ حضرت  
غفران مکان تنے چند از معارف را بہ میہانی میخواست، و ہمہ ایشاں محض از برے تفکر  
خاطر یاراں و تشجید و ترویج دوستان بزم سخن چسیدہ داد سخنوری و سخن سنجی میدادند

رونی انجمن از صحبت اہل سخن ست

سبز دارد دیر طوطی چمن آئینہ را

تصاویض اگرچہ در مدایج واقع شدہ اما چون بغا طبعی مجہول بود ابدابر، بیچ کس از  
ممدوحین اقتراح نمود، و ہیچکدام طبع صلہ دہن خوش نہ کرد۔ در قصیدہ کہ بہ تہنیت عید چاہ  
است می گوید

منم غنی و گداہست ہر کہ غیر غنی ست غنا و گدہ یک دیگرند دور و نفور

پرست کیسہ اسبم من از نفوذ نقاط جو جیب طبع شناسنم از دور نشور

اگر در مکارم صفات و محاسن اخلاق و علوہمت، و سمو فطرت، و شگفتی طبع او تفصیل د  
سخن با طالت انجامد، و باشد کہ حل بریاد و مبالغہ گردوسہ

کسی کہ خلعت حسن ازل بقامت اوست

چہ حاجت ست کہ مشاطہ اش بباراید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## قصیدہ

متضمن تاریخ و تہذیبِ سالِ گره حضرتِ نبیؐ گانِ عالی متعالی حضورِ پر نور  
رستمِ دورانِ فلاطونِ زمانِ سپہ سالارِ مظهرِ الممالک و شمعِ جنگِ منظرِ الدولہ  
نوابِ میرِ محبوبِ علی خان بہادرِ نظامِ الملک آصف جاہ  
جی سی ایس آئی جی سی بی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاضلِ حسانہ و زان

شانہ و صانِ عماشانہ

اکہی تاجہاں باشد نگہدارِ چین باں را      نظامِ الملک آصف جاہ محبوبِ علی خان را  
خدیوہ داد گردارے دانش و دہش گستر      خود پر اندر دیں پور و زرخ افزو زایاں را



در اختتام کلام لازم است تسکرات قلبی را از آں برادر شفیق و محترم به تقدیم رسانم،  
 اگر چه نمی توانم از عمده شکر یکے از هزار آں ایادی که بر خود دارم بیرون آیم :-  
 لراثمه

حقوق مهر و لایش که جادواں با دا      زباں گجاست که از صدیکی فروخونم  
 چو ذره گر چه حقیرم ولی بخدمت      ز مهر و رزی او همچو هسته تا بانم  
 کلاه گوشه به اوج فلک اگر شکم      روا بود که محبت حبیب جسمانم  
 آئی تا دل و دستان از دولت مهر و اخلاص مالا مال است، ذات فروه سیده صفاتش که  
 عین کمال است از عین الکمال امین، و دیده دلش بفرغ جمال فرزندان روشن باد -

والله ولی التوفیق وهو حسبی ونعم الوکیل

حیدر آباد {  
 غره ذیقعدہ ۱۳۴۲هـ  
 پیچدال محمد عبد الحمید خاں عفا الله عنه

ز جوشِ نایمیه هر تخم پیش از کاشتن دید  
 زمین نازد که فوراً خوشه میزبان کشد آن  
 فلک گلهائے انجم با گل خورشید نفروشد  
 ز آب فروخت آتش شبنم تر دست انگبر  
 یکے آب افکند بر سرخ گل خسار او شود  
 ز بیم آن که آب بر خاموشش نگرود  
 حساب آتش زند تا آتش گل شعله نفرو  
 نه پنداری که در معنی فنا آب هوادار  
 رسید آن خرمی زین سال نو در خاطر عالم  
 چنان بر خویش باید انفس آفاق ازین شای  
 مخالف شد ز طبع آب آتش خاک و باد و  
 چنان رسد ز امسال شد ز نایب  
 گره از کارها بکشد این چنین گره بندان  
 بجل عتده راس و دنباله مقرر مائل  
 نشست از خاطر عشاق رنج دل ازین شای  
 ز تحریک نشاط است همنوازی در هوا ساز  
 دم گلهائے خندان در چمن از شاخ و غنچه  
 صبارا هر سحر از شبنم تر شانه در آست  
 بخود هر چند چو لندام مالید ست ازین شای  
 مگر یاد کشتاد کار عالم هر سرسای  
 بجمع آمد و محبوبان اجلوه گم زین و

مبادا بر زمین از تخمه بر بند بستان  
 فلک پیچد که آید دیر مهر از خوشه میزبان  
 زمین گلهائے خورشید نجوم آورد گهی  
 بر آورد آب ز آتش بین و بهاران  
 یکے آتش بریزد بر فروز در تپان  
 هوا بر آتش گنار زد در خطه امان  
 که آب آتش خاموش گل باید گلستان  
 سخن در لفظ خاموشی ست با دو آب یاران  
 کز این بهاران تشنگان باغ و بستان  
 که تنگ آمد فضای لامکان خنک امکان  
 که خود کفایتی غیر از مسرت نیست ارکان  
 که از هر شاخ می رود گل سوری و خزان  
 که می خیزد گره از رشتها افصول را  
 بنات النعش شد عقد شریا چرخ گردان  
 که از این گره بر خاست ناز به جبینان  
 که شد عقد حجاب را له شکل بر دو باریان  
 نیفتد تا گره در کار خنسل باغ و بستان  
 که تا بکشد از سبیل گره گیسوی چنان  
 بیا هم بند خود شکست هم بند گریبان  
 گره در رشته سالش ز بند بربان  
 بهار فروخت فیض لاله و سرن و چنان

شمع کار آگهی داندۀ رسم درو شاهی  
 معین ملت بیضا مطیع مشیخ پیغمبر  
 فروغ جلوۀ صورت جمال شاپر معنی  
 سرگردن از ی پاتے مکین دست بخشاید  
 فلک درگاه هراوزنگ ہر چہرہ و ہر چہرہ  
 محیط علم کو حسم و کان گوہر دانش  
 فریدن ایت و ہمیشہ تحت کیقباد افسر  
 سکندر عزم و رستم رزم خسرو بزم جم  
 ہمایون ارث جاہ و جلال اکبر و بابر  
 کریم ز رہی گنجینہ سخن گنج بخشائی  
 بنجاں آنگذ جو دش آب دیدہ مایہ ویا  
 کف ز بخش و گوہر گنج افشاں درم زین  
 تشارش از گدایان بیع آرد فلک درو  
 بود ہوارہ صبح و شام روز و شب و سار  
 خصوص این سال حشر عالم نیکو فال قریح  
 ہوائے دلکشائے برشکال امسال گستر  
 بسا بسزہ دریاں کہ خواب محل کاشا  
 برآمد ابرازائے گلاب افشاں در گلشن  
 زہے فصل گل انگیزی کہ نخل شمع راہی  
 خورد و خانہ بی سیر حن ہر کس دریں موسم  
 شکوفہ می کند از آب خوردن شاخ گل ہرم

جہاں فرماں ہی فرماں پیر پاک نیراں  
 محبت آل پاک و اہل بیت چارہاں  
 سواد نسخہ ہستی بیاض صبح امکان  
 دماغ ہوش و مغر فکر و قلب علم عرفاں  
 زحل طاق و ثریا طارم و ہرام دریاں  
 سحاب فیض و آب فضل و بحر بذل احساں  
 تہمتن در و بہمن باز و دہرام دریاں  
 قدر قدرت قضا ابرام خاقان بن خاقان  
 ولی عہد جاگیر طفاں شاہ قدر خاں  
 درم ریزندہ دنیا راہری گوہر افشاں  
 بآب انداختند لعل خاں خفت معذو کا  
 برآمد استین جیب و امان گریباں  
 ز رخ شید آگندست ریک پلہ میراں  
 مسرت خیر وین بیکروامن آمیزدوراں  
 بود نور و ز رنگ افروز نخلستان امکان  
 برنگ بسزہ گلگون بساط گل فروشاں  
 کشد خمیازہ حسرت کہ بنیدیدہ کاشاں  
 دیدہ با نور و نسے عبیر آمودستان  
 چو گل شکفت ہر کہ باد سازد گل چہاں  
 ز گلہائے نہالے بجے گلہائے نہالان  
 کہ ترسد امتلائے معدہ رنج آرد و خیاں



خرم دمازده و شاداب شکفته همه جا  
 سبز بچوں فلک از سبزه خود در و کسار  
 دامن دشت گل گشت گریان عروس  
 کوه انداخته یک چادر کاہی بردوش  
 نایب دخت دگر بر تن گلزار امروز  
 سر از آب روان ست قبا سیمای  
 باغ شاداب و شکفته جو بہشت علیا  
 نخل بند چمن چشمدہ بہ پیرامن باغ  
 گردن دست عروس ست تو کوئی ہر شاخ  
 قوت نایب از تار عشق اشجار  
 مشعل لالہ دگلنار شد از باد و خزاں  
 لالہ آل میان گل ہستاب بود  
 در شقایق گل ہستاب شکفته باشد  
 لالہ ہندو سے یہ مست کہ سازد وید  
 شاخ شبنم سے شکفته ہستاب ریحان  
 ہر کجا چشم کشائی ہمہ نرگس بینی  
 ہر کجا بوطبی لکھنے آراشب بوست  
 ہر کجا پائے نہی محل سبزه فرش ست  
 طارم از تاک نماید فلک کا ہشاں  
 گل لیسف کہ عزیزست مبصر گلزار  
 لالہ از تنگی جازیر زمین ماند و شکفت

چہ بساتین چہ صحاری چہ بلال دہن  
 سرخ چون ناز خلیل از گل ناراں گلشن  
 رستے صحرا زریا میں ہمگی پشت چمن  
 دشت پوشیدہ یکے حشدہ حمر ابدن  
 از حریر سمن و اطلس گل سیرامن  
 لالہ را کرتہ گللابی ست ز شبنم برتن  
 نخل چون سدرہ و طوبی بزین سا فکین  
 غار میں بند و گوید کہ چمن ہر امن  
 بس کہ باغچہ و گل آمدہ دست و گردن  
 می کند جامہ خورشید و چوں در زن  
 ہر چو شمع شجر وادی امین امین  
 شمع تابندہ ناپید بقندیل پرین  
 ماہ دیریں کہ گرفت ست شفق امین  
 کاسہ لبریز گلال از بقسم و زرقین  
 صورت شمع شب فروز نہادہ بلکن  
 ہر کجا گوشن ہی مرغ نواز و ارغن  
 ہر کجا ذائقہ جوی گل حسلو بہن  
 ہر کجا دست بباری پردار گل دہن  
 تاک از خوشہ انگور چو پروین پرین  
 می فرستد سوئے رضواں بویا بہن  
 چوں شہید کفن آلودہ بخون رمدن

مشرق شد بربیع اول از محبوب حق اول  
 ربیع آخر آخریافت محبوب علی غار  
 الهی سایه مهرش بود و در عالم  
 بودا سایه ممد و مهر و ماه نشان  
 عقود رسته عمر درازش باد افروز  
 از آن درات مستقیل که باشد خنجر گردان  
 غنی تاریخ جشن سال نو گفتم که ستم  
 که سال نهمبارک جشن سلطان ابن سلطان

## قصیده

بحر بندگان عالی متعالی بقایه خلد الله سلطانه و اید انصاره اعم

دی دهم صبح بیدم که چو شمع این  
 از سواد افق افروخت بیاض روشن  
 طالعش از فلک کوکبه از زانی  
 که کوکب شد از دخیره بزرگ زرین  
 هر از شب در آمد بکنارش گفتم  
 بطا کثیدست بخود بیضه که اداست نهون  
 یا مگر دایه چینی ست که شیرش خردست  
 طفل روی که برادرش کم رنگی بر  
 راحت انگیزد طب خیر و صبح آید  
 یا پس شام غریب چو منی صبح وطن  
 یا بهارے ست که از عنبر سار اگل شد  
 چو فرورخت نایب شب گل مشکین  
 خواب می آمد باد سحری خوش میرفت  
 می و د باد که آید چمن ابر بهار  
 باد بر آتش گل و الة امان دست  
 بادی خیزد و بیز و همه با مشک تار  
 ابر کشتاد چو از خدمت گلزار کمر  
 از گل لاله و نسیم سید گل چمن شد  
 ابر آید که رود آب هر جوی چمن  
 ابر بر خاک چمن غرقه آب افشاندن  
 ابر نشیند ریزد همه سودر عدن  
 آب از موج زهر جوی به مکرزد دهن  
 بام و دیوار و در و دیوار کوئی و بر  
 محراب و کعبه

لاله گوید دل باشت از سال گرش  
 شاخ رقصان ز طرب مرغ چمن نغمه سرا  
 من بجز حرف ثنا خواں بزیانے که مرا  
 یار بیاں گلبن شاهی به بهار عاید  
 من نیرداں که نهجاں بنده احسان شهم  
 بهتر از باد صبا تنهیت شه گویم  
 راست آهنگ نوائے زغم از راه نیاز  
 نے خراسان صفا ہاں عرش پرہ  
 نے بہ تشیب صال نہ بتقریب فوق  
 سادہ یک نقش و عائے کہ ز فرط اخلاص  
 پر اثر مطلع موزوں کتم انشا بدعا  
 باد فرخندہ ز افضل خدائے ذوالمن  
 میر محبوب علی شمع شبستان تبویا  
 آں کہ از ہیبت او کاہد و بر خود لرزد  
 آں کہ از ادگری دق کسری شکست  
 آں کہ از جو خداداد در آفاق گر  
 آں کہ در شیوہ و شکل است نیز دل چا  
 آں کہ در حلقہ شاهی زازل و ختہ  
 پنجم آہنی او دم سحاب شکست  
 روز سیم عاش بودستم یک دست چو  
 از نیش چو کفن نیز زہر گشت حریر

نرگس یا کند از شوق کہ چشم روشن  
 غنچہ انگشت زماں برگ شجر دستک  
 گو مرا بہر زباں دست نداد دست ہم  
 گلشن با دو جہاں اپرو از گل دہن  
 کہ رسیدت نہ منت بہ من با من  
 بدعا دست بر آرم بکشایم دامن  
 نے بقانون سرود نہ بسیار عین  
 نے زناہید ترانہ نہ ز مطرب تن تن  
 نے بہ تہید بہار و نہ صبا و نہ چمن  
 بانشد دل عاشق بود پہلو زن  
 کہ قبولش برد از شوق چو گل دہن  
 جشن سال گرہ بادشہ ملک دکن  
 نو نہال چمن حیدر گزار زن  
 روح اسکندر رومی تن غافل ختن  
 آمد از دیدہ وری ساغر جمشید شکن  
 شہرہ حاتم و ہم جعفر و ہم معن  
 صورت یوسف صدیق بوجہ حسن  
 نگہ از مہر و دگوئے ز پیرین پرن  
 سر گوید کمر وستم و پشت پیش  
 پسر نال ہنگامہ ز زمش چوں زن  
 شکل تابوت شدہ بر تن دشمن جشن



یا چو عسل شفق در کمر کوه نماں  
گل شکفته دما از شاخ و صبا و گلزار  
بے صبا خنده گل این گل دیگر نیک گفت  
بس شکفت آدم این طرف شکفت گلها  
ناگماں بر لبم انگشت صبا زد که خوش  
عالم باں شاه عرشین سخن نکته سرا  
گرهین خوش بهارست چه طبع است  
گفتم این خوش راں پیش پیت نجی  
گفتم این خوش مسرت بچه عنوان آمد  
گفتم این خوش چرا گفت ندانی بهیا  
چنین سال گره بادشہ داد گراے  
چنین سال گره آصف جمشید سریر  
آں که چنین گرهش آمده در ماه ربیع  
آں که در چمن افروزی طبعش در باغ  
آں که از نکت خوش که بهشت گشت  
گل ز صغری انداخت نمودن حبیب  
گلبن از لاله بدورش می عشرت رجا  
گل شب بوست از دماه شب افروز باغ  
شفقت و ایة اطفال گلستاں آمد  
غنی طفلست که پید لقا طافتر  
مهدا و مهدا سب که بحر یک انیم

یا عقیق جگری در دل کان معدن  
هرزه گرد که زند خنده بر لبش گلشن  
بواجب اندم انگشت ز حیرت بدین  
در خود افتادم با خود شستم بحث سخن  
غالب امروز بود جانب خوش گلشن  
گفت بر نعم من این حرف بدیوان سخن  
که خود از تنگی جا پیرین عشق قیامت  
گفت از خوش مسرت ز زمین تا بر من  
گفت چنین حسن سعد سعید احسن  
این قدر بے خبری دفتر هر دانش و فن  
چنین سال گره فجر سلاطین زمین  
میر محبوب علی بادشہ ملک دکن  
که دمانید گل لاله بر اقبال و دمن  
سر و ششاد سر آید بزبان سوسن  
غنی پر شاخ بود نافه مشکین ختن  
پرز دنیا رو درم کرد در منہ دهن  
وز گل و غنی بسم یافته پیمانہ و دن  
آفتابے ست ز مهرش گل خورشید چمن  
که چک از شغف مهر ز پستانش پهن  
بلبل از مدحت شه شام گلشن نوزن  
تواند که دمی ایستد از جنبیدن

بربہ ہفت و نہ آراست ہجو ہشت بہشت  
 ز سبزہ ہائے زمرہ قماش گستر دست  
 زہے لطافت سبزی کہ مغل کاشاں  
 چون نقشہاے نہال ز نور سیدہ نہال  
 زمین تمام تو گوئی سفال ریحان بست  
 کمال قوت خود کرد نامیہ در فعل  
 کنوں چو خار بدل می خلد اگر خوانی  
 بصدر باغ کہ بہت ست تازہ آئینش  
 سر سبز زمرہ نگار شاخ نہاد  
 فلک نظیر سریست ثابت و سیما  
 نشست خسرو گل بر سریر باغ چہاں  
 چمن ز گرمی بزم ست خرگہ خورشید  
 و نہیر اعظم گلزار سرو پایہ بلند  
 دیر خسرو گل ز گس درست قلم  
 ہمار دید کہ ناہید ناظر ہرست  
 بسان ترک فلک میر لشکر باغ ست  
 رسید لالہ بدستار و فتن چو قاضی چرخ  
 نہال تاک کہ میر عمارت ست آمد  
 امیر آتش گلشن چہاں آتش باہ  
 ستادہ نیزہ بکف چوں سماک راج چرخ  
 بشاخ تاک چو قندیل خوشہ انگور

لبش جہات جہاں چار طاق ارکان را  
 بساط مغل سبزرنگ کاشاں را  
 کند خیال کہ بیند خواب کاشاں را  
 نگذردہ بوقلمونی بساط الوان را  
 ز بس کہ کرد ہوا سبز تخم ریحان را  
 نماذیر زمین گل فضاے امکان را  
 زمین گل بدل گل زمین گلستاں را  
 چو بارگاہ سلاطین سوئے گہاں را  
 جلوس مہینت خسرو گلستاں را  
 نہ سر باد چو تخت رواں سلیمان را  
 کہ آفتاب سریر سپہر گرداں را  
 در آسمان و زمین فرق نیست وراں را  
 بخد مت آمدہ چون ہاہ ہر رخشاں را  
 گرفت ہجو عطار دہکت قلندر را  
 بخواند ناظر گل عندلیب لبان را  
 بدست خنجر از ان ست بید لرزان را  
 کہ صدر آمدہ دار القضاے لبان را  
 فراز طارم و الوان نمود کیواں را  
 پئے شکست خزاں چوں شہاب شہاں را  
 بلند ساخت صنوبر نشان سلطان را  
 بجائے عقد ثریا ست بزم لبان را

شد صلاتش بہم غائب و حاضر موصول  
 لے خوش ایساں کز افضال خدائے ہوا  
 ہر کسے اول شادان لب خندہ زن  
 دل کہ پر یزین خوں بودی دیدہ کنو  
 طرفہ ہنگامہ سورت کہ از گرمی آن  
 خندہ انگیز نشاطے کہ چو حرف خندہ  
 مدحت بادشہ و جشن سترت افزا  
 بہتر آن ست غنی کز رہ اخلاص نیا  
 تاقیامت سلامت بکرامت باشد  
 تن بدخواہ بدام اہل آفت ز عروق  
 بر لبم حرف دعا بود کہ فرخندہ سرودش  
 مصرعے گویت از رشتے جل سال برآر

در ضمیرش نہ وی دست نماؤنے من  
 شادمان بدل آمد بدل رنج و محن  
 چہ بمعنی چہ صورت چہ لب و چہ عین  
 خندہ از شوبہ الم نتیجہ ریزد بہن  
 شمع را اشک بود سرد کہ آفتابہ لکن  
 یک لب از سورہم نامہ ہنگام سخن  
 بیش از ان ست کہ آید ہنوش و گفتن  
 لب کشایم بدعا گرچہ نہ بودست دہن  
 یار بایں اصفت جہشید شہ شاہ کن  
 رگ بایں باد کند اعلش در گردن  
 بست اندازہ تاریخ و بخت با من  
 جشن سال گرہ شاہ جاں اردکن

۱۶ ۱۳

## قصیدہ

در تہنیت سال گرہ حضرت بندگان علی متعالی حضور پر نور علیہ السلام

دگر بہار بیا راست بزم بہتان را  
 پئے نگار گلستاں بزم بہشت بہشت  
 بشرق و غرب کشید ستاد و نوروزی  
 بطاق ابرو مادم چو پنج نوبت زن

بزم بگوتے دگر سازد ادساں را  
 بکار داشتہ چون نقش بند رضواں را  
 بلند خمیہ برو طناب باران را  
 ددال بق زدہ کوس عد غزاں را



ز جو دوست کہ تحصیل صلیحش داند  
 بر وز یاد چو احسان خود اسائنات غیر  
 مکارش بر عیالے دولت مست عظیم  
 یکے بصورت تمثیل ہر ایریں دعوی  
 بلوغ عاتقہ بزم سرور سالگرہ  
 بلائے شاہ بچنیم کہ ہجو ابر بہار  
 قدوم بادشہ مہربان بہ مجلس عام  
 زبان حال رعایاے شاد مندا آمد  
 بہ سمع آں کہ ادائش بطرز خاص آمد  
 ز مصر یوسف صاحب حال جاں افزا  
 گز رفتاد ببالیں کہ مرہین حزیں  
 رسید روح روانی کہ زندہ شد امید  
 ملول غمزدہ را بہ کلبشہ احوال  
 الم کشیدہ سی روزہ یافت بر لبایم  
 بہ تیرہ منزل مو صغیف دے آور  
 بجائے ذرہ بتیاب خستہ خاک آلا  
 زمین طالع روشن بہ تیرہ منزل شب  
 زنجبت تشہ تفسیدہ کام تفتہ جگر  
 بہ پیش آمد و از ہر در کنار کشید  
 سحاب بحر نوال آمد و بہ قطرہ زون  
 دہان او کہ پُر از آب بود پرورشند

گدا کہ خواستہ تحصیل حاصل کاں را  
 بخاطرش نبود جز دو کار نیاس را  
 چو بانہال و گیاہ و گل ست یارں را  
 بود دلیل کہ بس آدست برہاں را  
 نہاد عام رعایا قدوم سلطان را  
 رسید قطرہ زناں آب اوتباں را  
 فزوں ز محفل خاصان نمود خاصاں را  
 سپاس گوئے قدوم خدیو گیہاں را  
 صلائے عام بگوئیم گوش یارں را  
 بجلوہ ساختہ رویش سواد کفاں را  
 مسح چارہ گر جان ناتواناں را  
 تن ضعیف و نحیف و فسرہ پرباں را  
 رسید عید مسرت فزائے گیہاں را  
 ہلال عید نشاط آورد دل جاں را  
 مگر قبول صیافت شدہ سلماں را  
 نزول جاہ و جلال ست مہر شاں را  
 قدوم نصیحت لزوم ست باہ تاباں را  
 رسیدہ تائب خود یافت بجواں را  
 چو دل بقطرہ بے آب سخت عماں را  
 رساند آب گرم گشت زار بقاں را  
 چو یافت تشہ صدف آب برنساں را

براه صحن چمن سبزه ککشان آمد  
 ستاده جمله امیران پاسته تخت چمن  
 شقائق دامن و جعفری و نافراں  
 گل هزاره و صد برگ و صد بنار دیگر  
 شکفت مازم و گفتم که طرفه انجمن است  
 مگر ز انجمن انجسم فرو زنده  
 بهار گفت بمن این گل و گل شکفت  
 شمع رونق بزم چمن که از شوقش  
 کرشمه ایست ز بزمیکه خود سپهریں  
 بهار عالم جاں بزم جشن سالگره  
 نخست بزم شیه جم حشم که در دورش  
 نظام ملک دکن شهریار آصف جاہ  
 خدا یگان سلاطین که استماند او  
 زہے سپهر معالی که در صف خلیش  
 سپهر قصر و ثریا محل قمر منزل  
 گزشتہ است ز افلاک رفعت شانیش  
 خجسته کوکب بختش بجاہ میلادش  
 و دہد بغیر تر از وونیک بدسجہ  
 بروز گار تمہ دانیش ز بیج افتاد  
 نعیم حکمت حقش کہ خوان الوان است  
 نشاند غیرت جودش بنجاک بحر محیط

براوج چرخ سرا پرده زد خیاباں را  
 چور و شان ثوابت سپهر گرداں را  
 ستاده اند کہ از جاں بر بند فرماں را  
 کسے شمار کنند تا کجا ہزاراں را  
 بطرز تازہ طراز یکہ بستہ انداں را  
 باستعارہ گرفتند ساز و ساماں را  
 کہ خندہ ہاست از اں بر رخ تبتاں را  
 بشد عنان صوری ز کف دل جاں را  
 برد بگدیہ پئے ساز بزم ساماں را  
 کہ تازگی ست از د بوستان مکان را  
 کسے بیاد نیاورد خان و خاقاں را  
 کہ یادگار بود آصف و سیلماں را  
 چو کعبہ قبلہ حاجت شد شتاباں را  
 علم بدوش بود آفتاب تاباں را  
 کہ ساخت ست چو کیواں بلند ایواں را  
 بودند ار مداراں چرخ گرداں را  
 فرود گرہ سعادت چو ہر میزاں را  
 کہ مہر ہر دہش برگرفت میزاں را  
 اصول فلسفہ و انشور ان یوناں را  
 نوالہ ز نوازش رسید لقماں را  
 فشاند خون بگریز دل او بدشاں را

آلهی تازیمن انتساب احمد مرسل مبارک این چهاروی سی بحال مومنین آمد

مبارک باد یارب سی و چهارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاه محبوب علی خاں را

مبارک تابود نور و زنگ افروز گیاه را مبارک تابود برج حل خرنشید خشت را

مبارک در ثریا تابود بهر قمر منزل مبارک تابخوشه تیر باشد چرخ گردان را

مبارک تابه برج حوت ر قاص فلک آمد مبارک تاز بهرام فلک صبی دست را

مبارک سعد اکبر تابود در خانه سر طای مبارک تاشمار دخن اکبر برج میزان را

مبارک تابهست هفت منزل هفت اختر مبارک تابود این سی و چهار اختر شناسان را

مبارک باد یارب سی و چهارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاه محبوب علی خاں را

در آرزنگی که نقاشش بدیش کرد کار آمد عقول عشره نقش اولیش در شمار آمد

و گراں جوهر از زنده نفس ناطقه کورا حواس عشره در ادراک جزئی دستیار آمد

پیش آن جوهر قابل که منجوانی مبولایش بر دو صورت جسمی نوعی سازگار آمد

سپس جسم طبعی کین سه جوهر کرد تقویش پس این جمله نه نفس عرض بر وی کار آمد

الهی تا جهان نفس آفاق را ز اول همایون و مبارک این همه سی و چهار آمد

مبارک باد یارب سی و چهارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاه محبوب علی خاں را

بود تا عالم اجسام را اجزای جسمانی زنده افلاک گردان و ز هفت اختر گردانی

و گراں بع عناصر کرب آتش خاک و بادی سپس آن چار کیفیت که شد با چار از زانی

موالید ثلاثه کآمد از ترکیب چار عنصر جمادات و نباتات همه انواع حیوانی

سپس آن هفت قلمی که شد در حکم هفت اختر چو قلم دکن در حکم محبوب علی خانی



فگند سایہ از خاک برگرفت کہ بود  
 ہمار آمد و از ابر تازہ کارے کرد  
 سرے بہ شبنم بے آب ہر تاباں را  
 نہال ساختہ افسردہ باغ و بہتاں را  
 بخواند گوہن ببل شبنم انہواں را  
 کہ باب آمدہ ہر یک سپاس شایاں را  
 کہ نسبت تاب ازین بیش طبع شایاں را  
 بود ز خسرو انجسم خجستہ دوراں را  
 پسر و مہر و زمین و زمان گہیاں را  
 ہمیشہ تا بہ فلک بزم ثابت و سیار  
 خجستہ بزم بود از نظام آصف جاہ

## ترجیع بند

### در تہنیت سالگرہ

الہی تا رسالت فخر باشد نوع انساں را  
 الہی تا بود وحی منزل وصف قیام را  
 الہی تا بود فخر رسل خاتم رسولاں را  
 الہی تا بقراءت سی و چار مرتبہ نواں را  
 الہی تا نماز آمد عباد دین مسلمان را  
 الہی تا طواف کعبہ باشند حج گزاراں را  
 الہی تا بود سی و زہ مقرون چارگان را  
 الہی تا مبارک سی و چارست اہل کلاں را

مبارک باد یارب سی و چارم سال سلطان را

نظام الملک آصف جاہ محبوب علیجاں را

چو در دنیا رسول رحمت للعلین آمد  
 طفیل عشرہ کامل ز اصحاب کرام او  
 فراواں فرخندہ عالم دنیا و دین آمد  
 لوائے دولت اسلام فیروز می آمد  
 ظہور خیر و مین ذات ختم المرسلین آمد  
 چو طوالت پس بودہ چو فرود اوین آمد  
 زہ ازواج پاک چار و عشر آفتاب اختر  
 نام یازدہ از آل پیغمبر کہ ہر فردش

سحاب چون زین هند و سبکو که بر سر داشت  
 زدوش ابر چو افتاد از گرانباری  
 چنان فرود بر جدول آب بر مهال  
 چو آب خضر بظلمات آب ابر سیاه  
 چو صبر در دل عاشق چو آب در غزال  
 ز فیض بارش باران چو رند تر دامن  
 چنان رطوبت باران باد تعدیل است  
 چمن بدوش کند ز ابر خشک بارانی  
 ازین که باد چو باد مسیح جان بختناست  
 نبات را به تن مرده روح تازه میدهد  
 ز کارگاه بهاران قماش گلین باغ  
 بکشد ز ابر سیاه بالای پوش  
 چنان بختک ترا آمد ظهور نشو و نما  
 برآمد از قفس خاک طوطی سبزه  
 قوای نامیه از بس که بخت کار آمد  
 سحاب رعد و چمن غل و صور اسرافیل  
 فغان رعد ز هجر باب بود و کنون  
 همه نهال ز آب سفید سبز آمد  
 بروی زرگین خوابیده آب چو سحاب  
 شد از نجوم پر انوار خیره راه حکیم  
 چنان شمیم ز سنبل شد دست عنبر مابر

شکست رعد گوی برین مقال رسید  
 بلال نیز ز مشکش با نهال رسید  
 که در جد اول تقویم پارسال رسید  
 حیات بخش گیاه و گل نهال رسید  
 نماز در کعب ابر آنچه از زلال رسید  
 به خشک دامن ز باد هم بلال رسید  
 که ز بد خشک ریائی با اعتدال رسید  
 که تر شد دست چو باران باصال رسید  
 از نیک آب چو آب خضر زلال رسید  
 نهال سبزه خضر وارد پارسال رسید  
 بپسرخ کرته شبنم بپسرخ شال رسید  
 که زیر پوشش خود از سبزه نهال رسید  
 که برگ و بارش باغ سر غزال رسید  
 ز کوهسار چو نهال غ تر و بال رسید  
 رسید میوه هاندم که بر نهال رسید  
 که هر دمیده نورس جوانه سال رسید  
 رباب رعد بهم ناله از چه حال رسید  
 تمام سبزه ز ابر سیاه نهال رسید  
 سبک ز خواب گران حبسین کال رسید  
 که کمکشان خیابانش در خیال رسید  
 که نافه خوں شد و خوں دل غزال رسید

غمی تاهست نهی سی چار شایه بشوم    نظام عالم اجسام از تقدیر یزدانی  
 مبارک باد یارب سی و چارم سال سلطان  
 نظام الملک آصف جاه محبوب علی خان را

## قصیده

در تهنیت سالگره اعلیٰ حضرت حضور پر نور خلد الله ملکه

که آب سال بفر دوش آب سال رسید	بیا که در دکن آن فصل برنگال رسید
اگر نه روضه عقی در اغتیا رسید	اگر نه گلشن دنیا ست سر زمین دکن
چرا شمال بهر شام از شمال رسید	چرا نسیم ز فردوس هر سحر آمد
بباغ و باغ نصارت چو بر کمال رسید	دکن شدت بهشت برین تمام و کمال
ز شرق رخت سفر بسته چو شمال رسید	صبا بشوق تماشائی باغ وستانش
سحاب مشک بدوش و بد شمال رسید	بهشت شوی رخسار باغ طشت جودش
بسن کردن ایام بر شگال رسید	گزشت سال سیاه و سحاب سرخ و سپید
خوش است گریه که از بهر خنده فال رسید	گرست ابر بهاری باغ شد خندال
صبا چو نکمت یوسف خجسته فال رسید	سحاب اشک فتانده چو دیده یعقوب
کز آب آتش گلشن باشتعال رسید	سحاب معجزه انگشت بر خلاف خلیل
زره ز باد چو بر موج زلال رسید	شاع آب رسیدست صنعت او د
سرد طراوت او تا باه و سال رسید	ز لبکه ابر شب و روز مهفه با آمد
نه شد سفید سیاهی که از لیا رسید	به پیش ابر سیاه پس سپیده صبح
هوا کشادگی ابر کا عدال رسید	سحاب بود چو مستقی به نشر برق



زنجبخت و تخت بلند تو دام طلبها  
 دو جوهرست زودیا و تیغ و سنت یا  
 مکارم تو زود لہائے خلق پاک پی برد  
 بہاں ناطق و صامت چنان کرم کردی  
 زسیم خام و زرنختہ آتش بدل کردی  
 گداز بود تو از زنده چوں گمراہ  
 ز دست را و تو جوہر ہفت گرچہ بہ تیغ  
 بقصر نان مہ و مہر صبح و سہا  
 محاسب از نہ شدہ از کف تو مال مال  
 صریح کلک تو آمد بگوش جدر صم  
 حرام از ہمہ آمد و لے کرامت بہت  
 سواد خانہ صورت طراز مشکینت  
 چکد ز کلک سیاہیت نکات خشنود  
 سواد روئے ز رافشان او کند روشن  
 عطار د از قلم تیرہ ات سواد گرفت  
 بخط قلم خورشید بر بیاض سحر  
 زمین شعر و سخن مرده بود و از نصیحت  
 عروس شعر ز مثالی دولت شاہ  
 گو کہ حور ہشتی ست یا پری تمثال  
 نہ در ہرات علی شیر کرد ہر ہفتش  
 نہ بہت علقہ سحاب بر قدش نہ سحر

خجستگی پئے ظل ہما بقال رسید  
 بدوست و دشمنست از صلح و جدال رسید  
 کہ دور تیکہ ز ظلم سیاہ سال رسید  
 کہ لال ناطق و ناطق بشکر لال رسید  
 بدل ز قحط اگر ملک را مال رسید  
 گمزد دست تو از زان تر از سفال رسید  
 بگوشش گردن بدخواہ در قتال رسید  
 پھر بر سر خوانت چو تو شمال رسید  
 چنان بقاعدہ مال و مال مال رسید  
 ثنائے منطق تو بربان لال رسید  
 کہ سحر از قلم معجزت حلال رسید  
 بر مے شاہد مینی چو خط و خال رسید  
 چنانکہ زابر سیہ عتدہ لال رسید  
 کہ رشع قلمت بر رخ لب سال رسید  
 قمر ز راستے منیر تو بر کمال رسید  
 سواد نسخہ رایت بانمقال رسید  
 بہ رنگ زندہ بر بیان آب سال رسید  
 بچشم شکل و تمثال پری مثال رسید  
 پری و حور نخواہد بدین دلال رسید  
 نہ از نظام سرش را بلوں مثال رسید  
 نہ دایا ز می محمودش این حال رسید

بود زمین گلستان بگونه بگونه شجر  
 کشید در نجوم آنچه شب برشته صبح  
 ہوا گست ہمہ دستہائے مروارید  
 چنان کہ دست گہر بار شاہ دریادل  
 خدا نگاہ سلاطین خدیو داد گرائے  
 نظام ملک دکن شہر یار آصف جاہ  
 جنوب رشک شمال آمد از شامل تو  
 رسیدین دکن شعری میانی را  
 تو آن خجستہ خلف بودہ کز اسلاف  
 خضائل تو نبودست حدیج بشر  
 تو یوسف دگری ورنہ یوسف کنعان  
 پسیدی کہ سیاہی بر آفتاب دست  
 تو سرخ روی ازانی بزنگ لالہ آل  
 بدہر کسیت نظیرت با شعی عسل  
 دولت بخلق و بخلق ضمیر متصل است  
 زباں یکید چونام تو بر لباس آمد  
 تاثر تو چو سیارہا بسا اثر خلق  
 طمع کہ از غم مال و منال می نالید  
 ز شوکت تو فریدوں نہد بلاق شکوہ  
 بقدر جاہ بلندت رسید کے کاوش  
 چنین جلالت شان چنان جلیل شکوہ

نہالی ز شجر کہ از نہال رسید  
 ز دست ابر بہاری با خضال رسید  
 ز ابر گر چہ بے رشتہ لال رسید  
 فشانہ ہر چہ ز دریا بہ بیتال رسید  
 کہ داوریش ز دادار بہمال رسید  
 کہ ملک جاہ بوی از ملک تعال رسید  
 دماغ ملک دکن را ازین شمال رسید  
 کہ در فرغ بہ از شعری شمال رسید  
 ہر آنچه بود بہ ماضی تو بحال رسید  
 مگر فرشتہ تواند بدین خصال رسید  
 کجا بہ مصر غریبے بدین جمال رسید  
 تیغ پسید ترا از رہ جمال رسید  
 کہ در درون لوح علی آل رسید  
 کہ شد محبت و محبوبی از کمال رسید  
 بزنگ مستر و بارز اتصال رسید  
 رواں شگفت چو روئے تو در خیال رسید  
 بشام و صبح و شب و روز و ماہ و سال رسید  
 کف تو گفت کہ اینک منال و مال رسید  
 ز بہیت تو تر چاہ پور زال رسید  
 بخیل تو چو کپتان کو تو ال رسید  
 ترا ز لطف خداوند و بحال رسید

بہار گاہِ رفیعیت کہ کوسل و چرخ ست  
 ز اوجِ رؤے بہ پستی نہاد و نازل شد  
 بلوحِ منکر تو محفوظ یک تسلّم آمد  
 ز انکسافِ زوال و وبالِ مہرِ سپہر  
 ز انخافِ محاق و کلف بہ ماہِ فلک  
 کجا رسید بدورِ سپہر مہرِ زراہ  
 زمیں بنا ز کہ صدرِ زحل محل آمد  
 فلک برقصِ دورِ قمر کہ سال گرہ  
 نمود منطقہٴ خویش رشتہٴ سالش  
 وان یکا دپٹے سال حال باید خواند  
 غمی خموش چمن از توفانیہٴ تنگست  
 ز دل برائے دعا دست لبّ لبّ کشا  
 شہا سپہرِ خبابا ترا مبارک باد  
 بود مبارک و مسعود و مہینتِ آمود  
 بطولِ عمر تو پیوستہ باد عرضِ حیات  
 نجمتہ باد بہ خوشنہائے سال گرہ  
 عقودِ رشتہٴ عمرت ز ککشان و نجوم  
 شتاگر تو سحری کش ز مال کیسہ پرست  
 کنا و تہنیتِ جشنِ شاہِ تاگویند

شہابِ ثاقبِ رخسہ چوں دال رسید  
 بافتابِ چو از امر تو نزال رسید  
 ہر آنچہ لم یزل و ہر چہ لایزال رسید  
 چہاں شبیہِ برائے تو در خیال رسید  
 چگونہ روئے نکوئے ترا مثال رسید  
 چنانکہ ز ہرود عہد تو بے زوال رسید  
 زمانہٴ شاد کہ شاہِ فلک محال رسید  
 برائے جشنِ شہِ مشتری خصال رسید  
 ز نقطہٴ حملش عقدہٴ حسب حال رسید  
 کہ فرخی و فراخی بحال سال رسید  
 زمین شعر ز ایلایا بپائے مال رسید  
 کہ وقتِ تہنیتِ جشنِ نیک فال رسید  
 سرے کہ پس سی و پنج سال رسید  
 نشاطِ جشن کہ بر عینِ عید دال رسید  
 چو طولِ جسم کہ عرضش بالصال رسید  
 مدام تا گرہِ رشتہ بہر سال رسید  
 زیاد یاد و نہ چندان کہ در خیال رسید  
 چہ مال آنچہ کہ در دامنِ کمال رسید  
 تو نگری بدل آمد نہ آں مال رسید



نگرد دولت فیروز قازده رویش  
 تبارک الله ازین جم نظام آصف چاه  
 ز آبداری معنی و آب یاری کلاک  
 ضمیر پس نگر و رائے پیش بین ترا  
 محال آمده ممکن ز فیض ایجابت  
 چنان زیغ تو جسم عدو شدست و نیم  
 بریده است عرض راحمت از جوهر  
 ز بید برگ تو لرزاں چو برگ بید آمد  
 برنج زنده چو ماند لموده می ماند  
 عدد اگر چه نه سنجیده بود موزون شد  
 کجا رسد بتوا فرا سیای روی تن  
 سبک عنان امل شد گران کابل جل  
 عدد فکند سر خود که حجت قاطع  
 ز ضرب تیغ تو جو زاده و پیکر افتادست  
 ز سهم گرز تو گاو فلک محل انگند  
 بر آفتاب تبت لرزه از تو در خاور  
 فضای چرخ شان ترا محالی برق  
 رکاب بخش ترا ماه و آفتاب کشید  
 ز نیزه تو ساک اغزل آمده راج  
 به کلخ چاه تو قصر زحل چنان کوتاه  
 ز مهر نیست که بر پیش میمنت دارد

نه بر منصف بهرام از حبال رسید  
 بزیق قامت و رخسار زلف خال رسید  
 زمین شعر تو پرا ز گل و نهال رسید  
 خبر ز ماضی و از حال از مال رسید  
 ز امتناع تو ممکن بعد محال رسید  
 که صورتش ز هیولے بالفصال رسید  
 عرض اگر چه ز جوهر با اتصال رسید  
 عدد و زندگی خویشش رو بال رسید  
 برنج زنده نه بینی به رشت حال رسید  
 ز بخت چو به لقطع در قبال رسید  
 که پور زال به پشت چو پیر زال رسید  
 چو خورش غم تو در رزم بدنگال رسید  
 حسام تیز تو بر دعوی قتال رسید  
 که شیر چرخ به پیش تو چون شغال رسید  
 سهام تو سس ترا در اسدال رسید  
 بقطب سکه زیم تو در شمال رسید  
 بساط خاک سمند ترا مجال رسید  
 سم سمند ترا نعل از هلال رسید  
 ز قمر تو شرف مهر را و بال رسید  
 که صدر صفا و در صف نعل رسید  
 ز قمر نیست که خورشید را زوال رسید

جم چشم خسرو دوراں کہ بتاج و بیگیں  
 از عطاے تو پر آب ست دہان دریا  
 تاز خاک قدمت آیدش آبے در دست  
 ابرخشید اگر آب ز دریا سہل ست  
 موج باشد ز گفت لطمہ بروے دریا  
 از عطاے تو کہ باران گرمی بارد  
 آب رودیدہ شد از دست تو بحر عمال  
 خیرہ از روی دل افروز تو چشم خورشید  
 سرود شد از عرق شرم قدرت پا در گل  
 بہر خلق تو ز گیتی ہمہ ذکر احسن  
 سہر شد از تو سپید و سیہ لیل و نہار  
 گرد تا رشتہ جان داشت ز سمت چپ  
 سال خوردہ شد از راستے تو تقویم سپہر  
 شمع افروز شبستان جمال تو قمر  
 یک کمان از تو ترک فلک آمد از قوس  
 ہم کمر بستہ ات از منطقہ آمد جوزا  
 ہم ترا قاضی حریخ آمدہ صدی اعلیٰ  
 شاہ بر حبیب ششم از پیے این ساگرہ  
 جذا سال نکو فال کہ از مقدم آں  
 ہمہ را دیدہ پر نور و دل مسرور ست  
 نکتہ تازہ شیریں بزم کز خوشش

طاق گشتہ بہ بہاں جفت سیماں آمد  
 وز کف را و تو خوں در جگر کاں آمد  
 باز سر کردہ براہست و در غلطان آمد  
 دست از کیسہ خود چوں گہر افشان آمد  
 لعل پیکانے زد دست بدل کاں آمد  
 گوہر آں قدر گراں گشت از آں آمد  
 خاک بر سر ز گفت کان بدخشاں آمد  
 تیرہ از روی خوشست چشمہ حواں آمد  
 گل ز رشک رخ تو چاک گریباں آمد  
 وز گفت بہرہ گیتی ہمہ احساں آمد  
 کہ سپید و سیہ را جوہر تو یکساں آمد  
 رشتہ عمر عدو رشتہ بیجاں آمد  
 گاؤ خورد دست اگر دفتر دوراں آمد  
 پردہ دار در ایوان تو کیواں آمد  
 یک علم دار تو خورشید درخشاں آمد  
 ہم عطا سنج تو تاہید نہ میزاں آمد  
 ہم دبیر فلک صاحب یواں آمد  
 گو گب پیش رس صبح ہساں آمد  
 بدہن خندہ بدل عیش بہ تن جاں آمد  
 ہمہ را طبع نوش و خاطر شاداں آمد  
 آب اندر دہن طبع سخت راں آمد

# قصیدہ

در تہنیت سالگرہ ہمایوں علی حضرت خلد اللہ ملکہ،

باز در قالب بے جانِ جهان جان آمد  
 باز ایام سرور و طرب آغاز نمود  
 باز غم را ز مسرت رہے افتاد بدل  
 باز تیرہ شبِ غم رخت ز عالم برداشت  
 باز بر گلین امید گلِ تازہ دید  
 باز در خندہ زمیں آمدہ از لالہ گل  
 باز بگفت بہارِ چمنستانِ جہاں  
 باز قمری بسرِ سرو نوائے عشاق  
 باز براوجِ حصولِ اختر امید دید  
 باز در طالع تیرست عیاں سہمِ لغیب  
 باز در حوت پئے زہرہ قرآنِ ہیست  
 باز شد عطرفشاں صندلی صبحِ نوروز  
 باز ناساختہ کا فور سحر آمد و شام  
 باز آں ماہ نشاطِ آوِ طبع و خاطر  
 باز آمد بہ میلادِ حضور پر نور  
 باز محبوبِ علیخان کہ تختِ شاہی  
 آں نظامِ دکن و آصفِ درانِ کزور

باز در جانِ جہاں ذوقِ بہجائ آمد  
 باز دورِ الم و رنجِ سپایاں آمد  
 باز اندوہ ز شادی ہمہ با جان آمد  
 باز روشن سحرِ عیشِ نمسایاں آمد  
 باز در باغِ اہلِ فصلِ بہارِ اں آمد  
 باز در گریہ زدنِ ابر ز بارِ اں آمد  
 باز بلبلِ بہوائے گلِ خندان آمد  
 باز است سرگردہ باہنگِ صفا ہاں آمد  
 باز در شیبِ عدمِ طالعِ حرماں آمد  
 باز بر حبسِ بناہید بسرِ طال آمد  
 باز در برجِ حملِ مہر در خشاں آمد  
 باز شکِ شبِ گلِ عالیہ بارِ اں آمد  
 باز ناسوختہ عودی ست کہ سوزاں آمد  
 باز آں سالِ فرجِ نخبِ دلِ جہاں آمد  
 باز سالِ گرہِ آصفِ دوراں آمد  
 نامِ اوتاجِ ملوکِ افسرِ شاہاں آمد  
 رونقِ گیتی و آرایشِ گیہاں آمد



# قصیده

در تهنیت سالگره مبارک اعلیٰ حضرت حضور پر نور

ایا خدیو جهان و خدا یگانا بشر	ایا قباد قدر جم چشم فریدون فر
توئی که کاتب سر دفتر قضا و قدر	نوشت از پیئے امرت که با قضا است قدر
توئی که قائم قدرت بد دفتر تکوین	نگار بست ز نام تو بر سر دفتر
توئی خدیو تریا علم سپهر سرور	شماره چشم ماه چتر و مهر افسر
باشکر تو سماک سپهر چوں راج	بموجب تو دو پیکر طلایه لشکر
بر زنگاه تو بهرام کترینه سوا	به بزمگاه تو زهر کیند زخیا گر
بد دفتر تو پیئے مشتری قضاے امور	بحکم تو عطار دمع فطر دفتر
به تخت همچو سپهری به بخت چوں ناهید	برای رست چو تیر و بر و نو چو قمر
به نیزه تو سماک و بمنطقه جزا	برخش ماه منیری به تیغ مهر انور
بر آسمان نکوئی مبه چهار ده	به برج طالع فرخنده تو سعدا کبر
شد از جلال تو مهر فلک اسیر زول	شد از جمال تو ماه فلک ز شهر بد
سپهر و طبع تو یک مرکز و دو گر پر کار	زمان و رایت تو یک منطقه و دو گر مجاور
حیلم کعبه قدر تو گنبد دوار	حریم کوشک جاه تو ساحت اغبر
بلند پایه قدرت ز اوج نه طارم	بزمی سایه لطف تو کوشک شمشیر
نه از اطابت طبعت زمانه رست گیر	نه از اطاعت امرت سپهر رست گزیر
سبک عنان تو دیده فلک گزید سپر	گران کاب تو آمد زمین گرفت مقر
یگانه که در پیشش تبت بود رستیا	مدار گردش نه آسمان و بهشت اختر

کہ پئے سال گرہ رسم بود از اول  
 لاجرم ز آخر سال دگرہ از رستے جل  
 ورمہ سال دواہی بود از نام بیج  
 اول آمد پئے محبوب خدائے دو جہاں  
 وہ دو و آمدہ اعداد عدد از رستے جل  
 پس دہ و دو شدہ میلاد خاتم میل  
 نصف آن شش پئے میلاد نظام ساوس  
 خسروا دیر بانی کہ نگہ داشتہ  
 ز انظامت و در منظوم بود نظم سخن  
 بہ نثار تو غنمی گوہر شہوار مدیح  
 نظم من عقدہ منظوم بناید ز نظام  
 گر قبول تو فتد دور نباشد کہ گہ  
 خاصہ رخشدہ در نظم کہ از گوہر پاک  
 زانکہ این جوہر از زندہ کہ غنیمت عالیست  
 این عقیقہ ست بصد خون جگر برود  
 لعل یک قطرہ خون ست فرو لبہ نیاک  
 نظم جان آمد و مرجان جہاں است جہاں  
 زان براہ طیش صد چو منی را بینی  
 تا بود رشتہ دورات فلک بر در گم  
 گرہ رشتہ عمرت بطولع مہ و مہر

کاخ سال گرہ از پئے حساب آمد  
 سی و پنجسم عدد سال نمایاں آمد  
 کاں بمیلاد و دو محبوب نے پرداں آمد  
 آخرش در طرف آصف دوراں آمد  
 حد یعنی طرف و خاتم و پایاں آمد  
 کو عدد خاتمہ و ختم رسولاں آمد  
 شاہ جم مرتبہ محبوب علی خاں آمد  
 رشتہ نظم کہ شایاں پئے شاہاں آمد  
 زان نظام و کنت نام بہ برہاں آمد  
 کرد در رشتہ کاں رشتہ رگہاں آمد  
 نے بود عقدہ ثریا کہ پریشاں آمد  
 بہر اقبال شہاں لایق و شایاں آمد  
 دُرۃ التاج پئے حضرت قرآن آمد  
 از بزر عیش بدل بردن شاہاں آمد  
 نے عقیقہ جگری کزد دل ہر کاں آمد  
 دین و صد خون جگر رختہ در جہاں آمد  
 مردہ خون نیست کہ لعل در و مر جہاں آمد  
 کہ غنمی بودہ در خیال گدایاں آمد  
 تاکہ نور و زور این رشتہ گرہاں آمد  
 باداں نقطہ مشرق کہ ہزاراں آمد

گفت بعالم افضال ایر لولو بار  
 بدست توچه بود بحر قطره بے آب  
 بعد عدل اساکس توفیق از سر خود  
 برو شگفته بهاری بو شمیم بهشت  
 ز رشک لعل توانش فساد و ریاقوت  
 حلیم بچو ز منی صفا چو آب حیات  
 یگانه تو میان ملک هفت تسلیم  
 فضائے طبع لطیف چو صحن با بهشت  
 خصال تو ز نر همت حدیقه ریحاں  
 شام رست ز خویت شمیم نور و زی  
 بود ز قهر تو ذره بقامت خورشید  
 بخردی تو و بقراط عاقل و باقل  
 شنائے تست لہائے یک جان ظاہر  
 جمال ملت و ملکی کمال دانش و دیں  
 امام دین عینی نظام دولت و ملک  
 قوی ست پشت تو زین دکه دستباری  
 بذات پاک تو باشد که جاودانی  
 نزوده رتبه خطبه ز نام ولایت  
 صریح کلک سیاحت بزم و رزم بود  
 سواد نامه کلکت هزار بار بیت  
 نقوش کلک تو در دیده اولی الایضا

قدرت به گلشن اقبال نخل بار آور  
 برائے توچه بود مهر ذره احقر  
 نماده است کلاه و کشاوه است کمر  
 بخوئے مشک ستاری بخلق غیر تر  
 ز غیرت سخت غرق آب شد گوهر  
 سبک چو باد بهشتی لطیف چوں آدله  
 چو در میان اعراض تسه یک جوهر  
 صفائی طینت پاک چو چشمه کوثر  
 شائل تو ز نکمت شامه غیر  
 نظاره رست ز رویت نصارت منظر  
 بود ز فین تو قطره به قیمت گوهر  
 بر روی تو و عالم حجاب و جعفر  
 دعائے تمست بد لہائے عالمی مضمهر  
 زوال کفر و نفاق و بال فتنه و شر  
 عصام خلق جانی توام فتح و ظفر  
 ز بازوی اسد الله حیدر صفدر  
 پناه ملت اسلام و شرع پیغمبر  
 بلند گشت ز پائے تو پایہ منبر  
 صدائے ناله تیر و نواسے نغمه تر  
 ز جام جم که ندارد ز خط جور اثر  
 فروغ دیده پیش چراغ چشم نظر



ز ضرب نیزه خطی تو سماک اغل  
 ستاره راست رضا جوئیست مدار مسیر  
 دو پیکری است بعالم شنش و بهرام  
 نفاذ حکم تو مبرم بود برنگب قضا  
 ز بخت کسب تو قدرت به زبانت و نصحت  
 قوی سپهر که هر کس بزیر گردش است  
 بلند نعره فتح قریب شد ز فلک  
 و ما دمست صدای قدیم از کوست  
 اجل ز کوب بخت و سرحد و ساز  
 فروغ دیده عقلی فراغ خاطر فکر  
 به پیش راست زرنیت که عقل فعال است  
 یگانه جوهری و نوع تو عالی است  
 خدیو جم جمشتمی شهریار آصف جاه  
 نظام ملک ازانی که گوهر پاکت  
 کریم طبع ترا هر دم بود بنده  
 ز به سخایتو با هر کس چه شد چه گدا  
 ز به عطای تو در هر کس چه بود چه نای  
 ز به دفاع تو در هر دلی چه خسته چه شاد  
 ز به دعای تو در همه چه شیخ چه نقاب  
 ز آستین تو بیدار بود عقول لال  
 بفضل ابرمطری بیدل بحسب محیط

ز خط کلک سیاه تو تیر چرخ ابتر  
 سپهر است وفاق تو مرکز و محور  
 یکی ست پیکر جویا و پیکر است به مکر  
 قصای امر تو محکم بود مثال قدر  
 بهار روضه خضر او گنبد خضر  
 به پیش حرکت کلکت شید است زیر و زبر  
 چو خواند آیه نصر من الله است خضر  
 مباد کا وفت از پای گنبد بیدر  
 بدفع چشم ز میقت سپند در بحر  
 صفائی سینه علمی جمال روئے هنر  
 چو خمسه متحیر بود عقول عشر  
 که سافلند ز عنیت عقول در جوهر  
 نظام ملکی و فرخ فرو فرشته سیر  
 بود ز رشته نظم فرید گنج شکر  
 عظیم لطف ترا بحر و کاں بود چاکر  
 ز به کنوز تو در هر مکان چه بحر چه بر  
 ز به نقود تو هر گونه چه سیم چه زر  
 ز به هوای تو در هر درون چه سینه چه سر  
 ز به شمای تو بر هر لب چه خشک چه تر  
 ز آستان تو خاکی عبیر و عنبر تر  
 بطینت آب زلال بطیع همچو مطر

چادرِ عودی شب با معجزِ سرخ شفق  
 دل ز میل و ستم تار یک شب برداشته  
 چون لباسِ عابد شب زنده دار صبح خیز  
 همچو صوفی چادرِ ترساید و شش انداخته  
 کرتہ آبی شبنم زیب دوستش و سینه ساخت  
 گہ زن زیب سپیدہ علقہ زیب تن نمود  
 از شعلہ شمس گاہے مقنع ز زینہ ساخت  
 شد گل خرشید زیب افزائے جیب و دوش  
 جلوه اش عالم فروزا بد پرنگِ نوبهار  
 روئے پر انوار او از ماہ تا ماہی فروخت  
 چشم عالم روشنائی یافت اندیدار او  
 پر تو لعلان او بر ساحتِ غیر افتاد  
 غنچہ ولہائے عکس از رخ خنداں کشاد  
 عارض او چہرہ کون و مکان پر نور کرد  
 ہجوماہ نیم ماہ و ہجوماہ سر نیم روز  
 گفتم اے تیا نگارِ سادہ روہیں عذار  
 روز و شب بتی ز ماہ و سال کیں لیلائے لیل  
 از ہلال آویزہ ہمیں بگوشش انداختہ  
 طوق در گردن فگند از ہانہ ماہِ منیر  
 پردہ زنجیری از چرخ ثوابت زد برد  
 ککبشاں جیسے حامل زیب صدر و سینه ساخت

اندسرون چوں قبائے لالہ احمر گرفت  
 خاطر از گلگونہ سرخ شفق ہم بر گرفت  
 جامہ سادہ سپید از مہر خورد و بر گرفت  
 ہنچو محرم دل ز رنگِ احمر و اصفر گرفت  
 دامن جامہ خرشید چوں چادر گرفت  
 گاہ تن زیب سپید از نور خورد و نور گرفت  
 گہ خار تا بدارتافتہ بر سر گرفت  
 وز گل متاب چوں شہود ماغی در گرفت  
 پر تو تن در بحر و بر افتاد خشک تر گرفت  
 و از زہیں تا آسماں روز چوں نیر گرفت  
 طالع گیتی سعادت از رخس کیسر گرفت  
 لعلہ انوار او در گنبدِ اخضر گرفت  
 کام تلخ از خندہ پر شور در شکر گرفت  
 کامل او مغرباغ و درباغ در غنبر گرفت  
 پر تو شش افتاد در آفاق و ستار گرفت  
 پیست تا طبیعت ز ترنہن ز روز و یور گرفت  
 از پئے ترنہن حل بست و حل و بر گرفت  
 و از مہ کامل مرصع تبتہ بر سر گرفت  
 علقہ سرخ شفق چوں لالہ احمر گرفت  
 اطلس چرخ نهم بردوش چوں چادر گرفت  
 گوشوارہ از گوہر یویں زیب و فر گرفت

سواد کلک تو کال سر نوشت پشانی است  
 بزیر زان شیه کمران بروز و عشا  
 عقاب ارباب و شمال و ارباب خاک  
 بقامت ابر محیط و پویه بارانی  
 سمش ز ماه نو و آخورش نه کاهستان  
 جهاں نور و چو افلاک گردان چو تیر  
 عقاب منظر و طاوس قص و کیک خم  
 دم صعود و نزول ست همچو آتش و آب  
 رود پویه بیک گام تا بند نگاه  
 سپهر منزلت آفتاب سیما یا  
 نجمه سی و ششم سال بهر سالگره  
 هزار سال ازین بهتر مبارک باد  
 طفیل احمد مختار و چار یار کرام  
 دل عدوز نهیت بود و جو بید ز باد  
 غنی ست داعی اقبال دولت تو سر

شب ببات بود میدید ز خیر خبر  
 بود سمند چوپیل و پلنگ و شیر بر  
 ننگ ارباب بحر و پلنگ ارباب بر  
 به خست همچو درخش و بصوت چو تند  
 انجام او ز ثریا ستام او از خور  
 دلیل ره چو ثوابت شتاب و چو قمر  
 همت طلعت و سمرغ بال و غنایر  
 که رنگ و شتابی چو خاک چو مصر  
 چو باز گشت پس آید از دود و گام نظر  
 که باد و دیر تو پیوسته همچو دود قمر  
 بود مبارک و بهتر ز سال هائے دگر  
 بفضل داد و دادار و خالق اکبر  
 طفیل شبر و شبیر سبط پیغمبر  
 نقش زبیم چو نخل کهن بر ز تر  
 که شعرا و بهدیت شود نوشته زرد

## قصیده

در تنیست سالگره مبارک حضور پر نور خلد الله ملکه و سلطانه

بون عروس صبح از خواب گراں سرور گرفت  
 از سبک و حی هوای خاستن در سر گرفت  
 بچو گل کز جامه صد برگ خیز و باد داد  
 سر زخت خواب بیرون کرد و زخت از برگ گرفت



تخت از پاپوس و بالید و پلو ز و تاج  
پایگاہی تختش از تخت سلیمان یافتہ  
خسرو دشمن گش گش کشور کشائے  
شہ باقبال خداوندی جہاں بکشادہ است  
از ہمایوں بخت عالمگیر شد شاہ جہاں  
نام را بخت بلندش سکہ بر زر نشاند  
حرف بر کرسی نشاندہ طالع نقشش نگین  
یک تنہ با تیغ چوں خرسید و بار خستہ چو ماہ  
فرد کیا تی چہار ارکان کہ صیت سطوتش  
پور زال از صولتش در بر بزمک پیر زال  
شعۃ انصاف و عدلش کادہ عاجز نواز  
بشکند کے آہنیں تصر مشید عہد او  
از نیب او تہا در دل خاقان شکست  
از کماں تیرش پرید و خورد و برامش ذنب  
آسمان در بزم او از کوکب بخت عدد  
حیث او در گوشش اہل قصر نہ طارم رسید  
ہچو اسکندر عجم در دست از اقبال یافت  
ملقہ در گوشش جہاں چوں خاتم جمشید کرد  
مدد خیری چو دست فاتح خیر کشاد  
بنغ تیز برق لعاش بہنگام سہیز  
دستے او را از قدر ہفت اختران مرکز نشاد

تلج از و نازید و خود را از فلک بزر گرفت  
سر بلندی تلج او از تاج اسکندر گرفت  
آنکہ با یک لشکری صد ملک صد کشور گرفت  
گر جہاں اسکندر و جمشید با لشکر گرفت  
و از جہانگیری بسے بر اکبر و بابر گرفت  
سکہ را نام بلندش در زر و زیور گرفت  
بر نگین وزہے کہ نام نامیش جادو گرفت  
از سواد قیروان شام تا خاور گرفت  
کو شک شد در کشاد و قصر نہ کن گرفت  
مقنع معجز بجائے جوشن و مغفر گرفت  
روئے زال زار دید و روی ال ز گرفت  
گر شکستی از قضا این طاق نہ خیر گرفت  
و از حلال او نفس در سینہ بنجر گرفت  
و از کیں زاع کماں سر فلک دیر گرفت  
بہر چشم بد سپندے از پئے بجر گرفت  
سطوتش در ساکنان کو شک شد گرفت  
چوں سلیمان ملک جم در گف ز انگشت گرفت  
در بروئے فتنہ ہچوں سد اسکندر گرفت  
صدرہ شور و شری چوں ہمت شہر گرفت  
چوں عصای موسوی رہ بروم اثر گرفت  
رستے او را از قضا نہ آسمان مہور گرفت

گاہ چوں ہند و زن آن شکیں پند شوخ و تنگ  
 گہ ز کستان سفید ماہتابش دامن  
 گاہ چوں زنگی زن شوخ سیہ مست از نشاط  
 بر میان از منطقہ بستیست یک زریں کمر  
 از وہ دو دوبرج یک مالای مروارید ست  
 زان صور کز منطقہ شد در جنوب و شمال  
 غبر نیہ بستی بر سینیہ زیاتوت سیل  
 گفت بامن شاہ صبح صبح سیمبر  
 کایں ہمہ آرایش ناپا ندار و بے قرا  
 خاصہ با این چہرہ بے نور و این روئے سیاہ  
 گنگ باشد گرچہ سون و دہ زباں در کام کرد  
 کے نمایندیک در چشم و فرود آید بدل  
 زیب من پائندہ و باقی بود آثار آں  
 زیب من این بس کہ گشتم مولد فخر رسل  
 زیب من این بس کہ گشتم مولد شاہ و کن  
 میر محبوب علی خاں خسرو دارائے دیں  
 آں نظام الملک آصف جاہ کز اجلال او  
 آنکہ از فرمان دہاں در بادشاہی گوئے برد  
 آنکہ تشریف ہی خواہاں ز سر تاپائے داد  
 آنکہ از گیتی ستانان خواستہ ملک و سریر  
 دولت او باج دولت از کف فقور خواست

از تریا بہر تریں جہیں جھومر گرفت  
 گاہ از سیف نور ظلمت پردہ بر رخ برگرفت  
 عقد سیمین شہا بشرا گستن در گرفت  
 و از نبات انفس تخت سیم ساق اندر گرفت  
 ہفت تیارہ پئے تر صبح آں جو ہر گرفت  
 بہر خوشن برد و بازوسی و شش اختر گرفت  
 و از عقیق سرخ شعری در کف انگشت گرفت  
 لیکن دل زین سخن در خذہ لعل تر گرفت  
 بیش ازین نبود کہ جا در خاطر کمتر گرفت  
 کے تو اند طرف خوبی با رخ انور گرفت  
 کور باشد گرچہ چشم عاریت بھر گرفت  
 گر خضاب و سمہ و غارہ برو اعور گرفت  
 در ازل از بہر من این زیب صورت در گرفت  
 آنکہ زیب از فے سپہر و اختر و عنصر گرفت  
 آنکہ زیب از مولدش این ساحت اغیر گرفت  
 آنکہ بزم و رزم از و آئین اسکندر گرفت  
 سکۃ در قطب آمد لرزہ در خور گرفت  
 آنکہ از شاہان پیش پایہ برتر گرفت  
 آنکہ تاج و تخت از شاہاں ز پاتا سر گرفت  
 و از سرا فرازان گردن کش سرو افسر گرفت  
 صولت او تاج غت از سر نصیب گرفت

سر بلاق آسمان مخراب سود از فاشش  
 شد محب آل پاک و گشت محبوب علی  
 جشن جم آئین ادا از غایت حسن و جمال  
 سال و ماه و روز و شب از جشن جمشیدی او  
 بانخصوص این سال فرخ فال کز فیضان او  
 خاصه این ماه ربیع آخر که از میلاد شاه  
 دکنش چون باد نوروزی ست باد بزرگمال  
 آن نصارت ها که گیتی یافت از اردی بهشت  
 همچو فروردین نشا ط این شهر یور فرود  
 لشکر بزدان کز طفیل مقدم سال گره  
 روئے دل تارائی گیتی آبروئے تازه یافت  
 بزم هاگشته فروزاں جشنها شد ساخته  
 خانه و بام ست چوں بیت العروس آراسته  
 بزم جشن شه زائیں با ظاک مانا شده  
 بست شه در دامن امروز از بس زرفشانند  
 پیچودمان غمی کز دولت اوصاف شاه  
 اسلحه را صد گره از کار یکشاد دست زانکه  
 نظام شش بود تاریخ ماه جشن شش  
 نرا زینج هشتم در جنوب و در شمال  
 م جشن سی و شش باد ا مبارک بهر شاه

پایہ بالا بلند از پائے او منبر گرفت  
 در دشن از بسکه حب صادق و جعفر گرفت  
 لعبت چینی شد و همچون پی پی گرفت  
 چوں عروس نوشد و شکل پری بیکر گرفت  
 عالم از سهم سعادت بهره او فر گرفت  
 دهر در خوبی فرود و زیب سرتاسر گرفت  
 فیض ابر و لطف بار اطلال صبح بھر و بر گرفت  
 خطہ پاک و کن از مهر شهریور گرفت  
 چو ربیع اولین رونق ربیع آخر گرفت  
 ملک از آئین تازه تازگی از سر گرفت  
 چهره زیبا شے عالم رونق دیگر گرفت  
 گوئی از بزم جم و جشن فریدون گرفت  
 کوی و برزن زیب چوں بیت لقصم از سر گرفت  
 شمعها در بزم خسرو تابش اختر گرفت  
 کیسه فردا گرانی، پیچودی از زر گرفت  
 از نقود معنوی در گنج و در گوهر گرفت  
 رشته سال گره عقد سعادت و در گرفت  
 شش بهم در خور و عقدی شش در خور گرفت  
 سی و شش اشکال گرد منطقه بیکر گرفت  
 آنکه اور رسم الم از اهل عالم بر گرفت



آسمان از دور می بوسد زمین بر دگرش  
 رزم از خون سرو پشت عدویش یافته  
 چرخ طلسم خواست با فداجامه اش از بافته  
 چون قبا ئے بادشاهی و دخت برقدش سپهر  
 دشمنان را تیغ او در آب چوں خرشید حشر  
 دست او با پنجه پر زور و تیغ جانست  
 شیر گردوں را ز بيش زهره گرید بهت آب  
 آب تیغ دشمنان را همچو موج از سرگزشت  
 دشمنش چوں تشنه گم کرده ره جویائے آب  
 ابر آزاری که در افتاد در فصل بهار  
 بحر را از موج افتادست خفگانے بدل  
 با کف زر پیش گله اجتماع زرخواست  
 همت او از سخط طومار حاتم سطر نمود  
 خشک تر از حیرت شرمست ابرو بهار  
 حامی دیں آمد و احیائے رسم شمع کرد  
 زان لطافت ها که بار آورد باوری شود  
 خلق او حریف بناف مشک تا تاروی نهاد  
 آنکه از دستش بنای کفر و شرک از پا افتاد  
 فتنه هائیش چوں مهرش پیے داد ایشاد  
 از کور ویش فردیغ ملت بیضا فرود  
 از جمال عالم افروزش گرفت ست آفتاب

تا ز نزدیکان خدمت خویشین را در گرفت  
 آنچه بزم از ساقی و صبا خم و ساغر گرفت  
 تا در پودش را شعلع مهر و مه در خور گرفت  
 دولت و اقبال بهر ابره و استر گرفت  
 تا بزانو تا کمر تا سینه و تا سر گرفت  
 روز رزم از دشمنان صد خنجر و خنجر گرفت  
 نسر طائر را ز سمش آتش در پر گرفت  
 باد تیرش در پیے شاں صورت صرصر گرفت  
 مرگ را تا جو ببار تیغ او رهبر گرفت  
 کترین بدلیست کرد دست کف او گرفت  
 تا کف گوهر قشایش کام از گوهر گرفت  
 زان پراگنده بود شکله که لفظ زر گرفت  
 رسم یحیی زنده کرد و فضل بر جعفر گرفت  
 سائل از دست کریش بیکه خشک تر گرفت  
 ماسی کفر آمد و از کافران کیف گرفت  
 این که نخل طبعش آب از چشمه کوثر گرفت  
 خویے خویش خرد ها بر نکست غنبر گرفت  
 آنکه از پامردیش اسلام زیب فر گرفت  
 الاماں بر خاست چوں قهرش بشور و تر گرفت  
 و از زمین رایش ردای دین پیغمبر گرفت  
 و از رخ رختان او تابش مه و اختر گرفت

صدیکہ لعل و در دہد لکن ہذا جودہ  
 خرم دل او از خلف کار و رض من شجرہ  
 ناز و دلچسپش با و کار بیل من ضرغامہ  
 فرخندہ صاحب عہد او عثمان من اسماء  
 والجد من اطوارہ و الجود من آثارہ  
 یارب بود شاہ دکن من اسیر ملک  
 زور بنا ایاہما فی عیثتہ مرضیتہ  
 زین سی شیش سال گرہ وایں بزم شہیرا  
 ایں بس عاے جانفرانی حضرت رب العلا  
 اقصی ہی خواہانہ اعلیٰ شایگانانہ

اذکمتری فضال او من ادون احسانہ  
 والغصن من اثمارہ والنخل من اغصانہ  
 والرتیح من ریحانہ والدر من عمانہ  
 والسمح من سیماہ والسود من شانہ  
 والفتح من انصارہ والنصر من اعوانہ  
 شاہنشہ روی زمین و امتاز عن اقربانہ  
 وارض لوجه المصطفیٰ اعنہ وعن عثمانہ  
 بارک الہ العالم فیہ و فی حلالہ  
 من احقر حشدا مہ ادعی دعای گویانہ  
 ادنی انما خوارانہ عبد الغنی خانہ

## قصیدہ

در تہنیت سالگرہ علی حضرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ

ایا خدیو ثریا جناب و مسر قباب  
 گفت ز بدل عطا یا ست مقسم الازراق  
 ہنر ز طبع لطیف گرفت قیمت و تہ  
 فسانہ ایست ز تو جو د جعفر و حاتم  
 نمونہ ایست ز دست تو قلم و عمار  
 ندید رائے صوابت بخواب رائے خطا  
 حکایتی نیست ز حرف تو گوہر پرویں  
 بلائی فرق تو چنید ہمیشہ تاج و کلاہ

فلک سمند و ستارہ تمام و ماہ رکاب  
 دلت زل و قسائق مفتوح الابواب  
 گرز دست سخا تو یافت تابش و تاب  
 نشانہ ایست ز تو زور رستم و سہراب  
 کرشمہ کا ایست ز طبع تو بحر نیل و سحاب  
 نجشت روی دل تو مگر محبوب صواب  
 روایتی ست ز راہ تو مسر عالم تاب  
 بدست پائے تو بوسہ زندہ عنان و رکاب

# قصیدہ

درہنیت سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ وسلطانہ

بطور تلمیع انتخاباً نوشتہ شد

(۱۳۱۹ھ)

نام خدا شاہ دکن من سطوة سلطانیہ	لرزد فلک از پیشتن مع مالہ من شانہ
کیواں نہد سر بر زمین من ارتقاء قدرہ	میرج افتد از فلک من صولۃ شجاعتہ
قیصر بود بر دگوش من اعتر خدامہ	نغفور آمد ریزہ عین من نعمۃ فی خوانہ
الشجر فی بایہ من جملة حجابہ	اوساثر رکابہ او ثلثہ فرسانہ
راے زرفیش از ضیا کاشمش فی غرقا	روے نکویش از صفا کالبدہ فی لمعانہ
صد لعل لب لولہ گہر کالمشتری لا لائہ	صد لعبت چین و چکل کاکجور من غلمانہ
محبوب چوں روح رواں لکناس ابدنم	مطلوب ہما شے جہاں کالجہان من حبانہ
حامی ناموس زمین بالجہاد و اجلالہ	احی آثار فتن بالقہر و فیضانہ
حبش در آب گل بود الخلق فی ایامہ	مہر شش جان دل بود للناس فی ایانہ
از بحر فیض او دکن کالقدس من سلوانہ	والبلخ من جیونہ و اشام من جیانہ
شاداب ملک از فیض او کالنجۃ الخضرۃ	او بیت ملک الفارس من عدل نوشتوانہ
صورت دلیل سیرتیش وخلق لغشی خلقہ	سروش عیان ست از علن معنہ من عنوانہ
خرم ویش از مملکت کالنور من ریح اصبا	خرسند از و ملک دکن کالنخل من صنوانہ
رفیق ست در رفتار او والعدل فی حکامہ	صدق ست در گفتار او و الحق فی برہانہ



ندید از تو گمے ترکنا ز شیب شباب  
 زهر می کشد از سبز و شبنم شاداب  
 نه موج آب کند گنبد حباب خراب  
 نه جوش وصل ز لیلی صفت بعد شباب  
 نه افترا کند آلوده کرتی در خواناب  
 زمانه خواند جناب ترا مال و مآب  
 نقد بختور اعدا ز لشکر تو منساب  
 نهال بکج دوات جسدیده آداب  
 همه فعال تو مستوجب ثنا و ثواب  
 چو در میانه روز آفتاب عالمتاب  
 اگر چه ساخت بنم زهر اصطلاب  
 اگر چه خواند همه بست باب اصطلاب  
 اگر محاسب رایت رود بیایه حباب  
 عیاں چو رشته سلاک ست از دیر خوش آب  
 زهی شعور و نهی شعریا اولوالالباب  
 عیاں زلف تو معنی ست صورت اطناب  
 ز میر سپنج بزم تو زانوئے آداب  
 شد مست جذر اصم منطق از برای جواب  
 شگفته گشت ز گلکلت صحیفه های کتاب  
 که نیست قلم ز حیات وجود تو پایاب  
 شکست کاسه خالی بفرق بجز حباب

نه زده بحد تو شیخوں غمے بختور نل  
 نه باده می فکند چاک در قبائے کتاں  
 نه تند باد ز تو بشکند سلاسل موج  
 نه جور بهر چو یعقوب در دم پیرے  
 نه دست برد حسد یوسفی کند در چاه  
 پسر ساخته عزم ترا مدار و میر  
 خور و زیشان فکوه تو نه پسر منیب  
 عیاں ز نقطه کلک تو دست بخت  
 همه خصال تو مستلزم مدح و سپاس  
 فروغ بخت ز سیاه صافیت روشن  
 با قفسار بلند اختر تو راه نیافت  
 کشادگی چه محبطی و زیر بخت هزار  
 قلم ز دست دبیر فلک فرو داشت  
 تبارک الله ز عظمت که معنی از لفظش  
 نظام طوس بدانش تنظم ناظم طوس  
 تو آن بدیع بیانی که در دم ایجاد  
 همیشه از پی کسب علوم ته کرده است  
 بست چو ناطقه پرواز گشت از عجز  
 و تحفه های گلستان ز فیض ابر بهار  
 بر فشان دست ترا کجسایان  
 رفت چوں نم فیض تو ابر آزاری

کتاب کمنہ عالم ورق ورق گشتم  
 نہ مثل جود تو ریدم روایت در فصل  
 زہی مہر و مواسا عزیز روح و رواں  
 زہی ز شوکت جاہ و چشم تارہ سپاہ  
 بود ثنائے تو زیب زبان خرد نیرنگ  
 بہ نعمت تو جہاں را رسید قوت و قوت  
 پئے دعائی تو گردوں ز مہر در سجدہ  
 بود ز فرق تو اکیل را سراپا سہ رازی  
 میخ ستم زدگان از تو باغ و باغ بہشت  
 ہمیشہ بختی بخت عدد گستہ ہمار  
 مخالف تو گئے خوار و پائمال چو خاک  
 گئے بیاد یہ سر در ہوا بود چوں باد  
 بجنبہ رای و دولت دعویٰ سحر کاذب  
 پہر فاشیہ ات میکشد یزیر بغیل  
 رخ تو صبح فروزاں لے ز کذب بری  
 جنیہ دار تو مہر فلک ز نقسہ ماہ  
 بر پیمان مجسّمہ بدلو بہفت خستہ  
 قبائے اطلس نہ چرخ بر قدرت کوتاہ  
 عیاں جلال نہ نامت چو تابش از خورشید  
 بدست تست کلید خستہ این ارزاق  
 ضمیر پاک تو مرا آت صورت اللہام

گماشتہ نظرے بر فصول و براہ باب  
 نہ ہمچو جاہ تو خواندم حکایت در باب  
 زہی ز جود و کرم مالک قلوب رقاب  
 زہی ز رفعت شان و ہم سپہر جناب  
 بود دعائے تو و رد لب شیخ و شباب  
 بدولت تو مہ طلق راست دانہ و آب  
 پئے بقتائے تو مہ از ہلال در محراب  
 بود ز پائے تو اورنگ را منور قریاب  
 دل جہاں مشاں داغ و داغ و وزخ تاب  
 دامن مرکب جاہش بود شکستہ رکاب  
 گئے قتادہ بسر در شیب صورت آب  
 گئے ز داغ جگر سوز سیمہ آتش ناب  
 بحسب رائے تو ماہ فلک بدر ز حساب  
 قمر گرفتہ عنان تو مید دو بر رکاب  
 دل تو مہر درخشاں لیک بڑب و تاب  
 رکاب ساز تو گردوں ز مہر عالم تاب  
 پہر مزین جاہ ترا شدہ دولاب  
 دولائے شمس و قمر بر تن تو بذلہ ثیاب  
 نماں طفستہ نیکیں چوں طلسم زیر حجاب  
 بود بحیب تو گنج نقود بحر و سحاب  
 یلیم طبع تو معیار ہر خطا و صواب

جہاں پناہ ترا اپنے پناہ جہاں  
متابع علم و ہنر آب ویدہ بود افرور  
توشت و شوئے رخس کردہ ز گرد و کاد  
خجستہ باد ترا سی و ہفت سالگرہ  
غنی ست طرح سرائے نظام آصفیاء  
دلش بملک معانی ست ابر دریا بار  
سبب نمود خدائے مسبب الاسباب  
قنادہ بود چنیں جن از بسا و شراب  
تو آب رفتہ اش آورده بچوئی شتاب  
بحق احمد مختار و آلہ الانجساب  
از ان نظم سخن آورد چو لولوے ناب  
اگرچہ در جلرش نیست قطرہ از آب

## قصیدہ

در تہنیت سالگرہ بندگانِ عالی حسلہ اللہ ملکہ

جہاں شگفتہ دگر بار گشت چوں گلزار  
بار چیت و فور سرور و سور و نشاط  
سرور روح رواں رسم جشن سالگرہ  
خجستہ داور ووران خدیو داد گرائے  
جہاں جود و کرم آسمان مجید و علا  
جہاں مطلع زین منحن و زمانہ میطع  
بیاض منتخب نسخہ سینین و شہور  
چو قفل صا در اقل ز علت اوسے  
بہ بخت ہیچو فریدون آفتاب علم  
گراں ز علم چو کوہی و لیک جو ہر خیر  
بعد او نہ نشست ست دلغ پر سینہ  
بخاطرے نہ قنادست زنگ در خلوت  
ز فیض ابر بار و ز لطف باد بہار  
چو صبح عید سعید و چو شام وصلت یار  
بسال ہفت و سی از عمر داور و داور  
ملاؤ ملک و رعیت پناہ دین دیار  
محیط کرمیت و کانِ علم و کوہ و قار  
تارہ موکب انجم چشم سپہدار  
سواد دیدہ فروز کتاب کیس و نثار  
چو نفس ناطقہ دؤیر پسین ایں پرکار  
بہ تخت ہیچو سلیمان آسمان مہتدار  
سبک ز عزم چو برقی و لیک صافحہ بار  
بدور او نہ دویدست اشک بر رخسار  
بچہرہ نہ شکست ست زنگ در بازار



بگرز مغز سر دشمنان زنی بر خاک  
 خام و خنجر تیز تو آتش در پاست  
 بود ز میمنت عدل و یمن الصافت  
 و در طرأ و واقع ز آسمان برین  
 بروز صید تو شیر اجم شود فائب  
 ز اعدا ال تو کهنه تنافطی  
 یک غنائی عزم تو تعبیه کرده است  
 سمنده تازی تا زنده تو پندارد  
 سمنده تو چو رود بر سپهر باز آید  
 که در میانه دو حرکتش خلاف حکم  
 بلند مرتبه شای که کشتان و نجوم  
 دهد ضمیر تو گرد زده فروغ بهر  
 زمین ز خاک و در تو بر آسمان نازید  
 عدوئے سوخته جان غرق آب شد از دست  
 چو راست کرد کمان خمیده تو خدنگ  
 چهار طاق بلند سپهر آسایت  
 اگر نه ابر کف در فشان تو بار د  
 سحر ز جو دوهر اشک دید در تسیم  
 چو جوهریت در اعراض و روح در اجسام  
 بخد متت چو دویدند حوریان از حنل  
 پس از نظام که آمد زود و ده سلجوق

چنانکه آب بریزد ز دلوها دلاب  
 که می جهد شر از لب برنگ موی آب  
 که پائے پیل نیار و شکست بر ذباب  
 فتد چو سردهی از صید گه عقاب  
 ز سهم تیر و تفنگ تو از میان فاب  
 بروں شده همه از خاک باد و آتش آب  
 بنگ حناره صما طبیعت سیاب  
 غریب پیل و ماں در وفا طین ذباب  
 چنان سریع و شتاب ست و ایاب ذهاب  
 سکون نیامده حائل و اینکه لهاب  
 فلک بدانه و کاه آور و بر لای دواب  
 شود چو روز شب سایه از زمین یاب  
 پسر گفت که یا لیتنی اکون تلاب  
 نهاده اند به تیغت خواص آتش آب  
 بجان خصم تو تاقب شده برنگ شهاب  
 بشش حیات کشیده چو آفتاب طناب  
 سفینه بجز به بند و بخشک بهیو مراب  
 گدا که از غم گوهر گریست شب در خواب  
 ز فرخی لقب تو میانه القاب  
 بهشت گفت که طوبی لهم و حسن قلاب  
 نظام یافت دگر بار این جهان خراب

گراں رکابی حسیلم تو در مصاف نمود  
 نیک عنانی عزمت بحمد بنماید  
 جہاں بہر دوائے تو مجتہع آمد  
 ازاں نظام ششم آمدی کہ افضالت  
 نیافت رفعت بخت ترا تارہ شناس  
 چو گشت سادس سیار مشتری ثابت  
 نظر میانه سیارہ نیست جز تابدیس  
 بود مدیح تو افسانہ در عقول عشر  
 فضای بخش جہت از دین دانش و عدلت  
 کتاب روئے نکویت بیاض صبح امید  
 جمال روئے تو نور و سرور دیدہ و دل  
 شگفتہ روئے تو رنگ رخ بہار شکست  
 گھاں مبر کہ کشاید دلش بہار بہشت  
 زند ترشے تو ہر خاک آفتاب کلاہ  
 شرار ہائے نمانت بر آسمان ہنم  
 بر آستان تو فرق بلند ی افلاک  
 زند ز عدل تو بر پیل پشہ نا چیز  
 زدار دیگر تو مالید فتنہ رو ہر خاک  
 دو چشم چرخ بہر و ہر روشن بہت ازاں  
 توانی ز نسبت آبا و اہمات کرام  
 ورق ز لکاک تو گردید تختہ ریحاں

کہ کود از پر کاہش بر دگر یوتار  
 کہ برق صاعقہ بارست تیغ تو ز شرار  
 ز جود تو کہ پراگندہ شد بشہر و دیار  
 بشش جہات جہاں رفت و میرود ہموار  
 کشاد گر چہ محسلی و زیچ بست ہزار  
 فرود نسبت نامت سعادتش بسیار  
 زمین آصف سادس شہر نکو آثار  
 بود فسون تو بر بہفت کوب سیار  
 شلخے ست برنگب شمامہ عطّار  
 لصاب بخت عدویت سیاہ شب تار  
 جمیل ذکر تو و رد و وظیفہ اختیار  
 خجستہ نوعی تو برد آب جسد و عطار  
 کسیکہ بارخ زیبائے تو بہشت بہار  
 کشد ز رے تو پیر فلک ہیا و ستار  
 نمود اینکہ ثوابت بود تیر سیار  
 در آستین تو دست سخائے ابر بہار  
 ضعیف مور بر آرد برون زمار و مار  
 ہناد عافیت و امن پشت ہر دیوار  
 کہ رفت اندر مژگان زور کہ تو غبار  
 چراغ دودہ صدیق و حیدر کرار  
 قلم بہ دست تو باشد رگی ز ابر بہار

نه جو حسن که دید شکست چوں یوسف  
 بود محیط بسایه و لے سحاب بجود  
 هولے اوست بهر سرخپانکه بود گل  
 خدایگان ملوک زمانه شاه دکن  
 شهیکه گردش پر کار تیز گرد فلک  
 هزار مطرب بزمش برقص چوں طاووس  
 هولے خاک در او شمیم روح آست  
 خدیو رستم دوراں که تابش تغیش  
 نظام جم چشم و شهر یار آصف جاه  
 توان شهیکه بدور خجسته ات سازد  
 دو پرده ساخت پلید سیاه دست پهر  
 پراز ثوابت و سیار شد سپهر نسیم  
 سخن بلفقه میرفت از عقول عشر  
 ز قهر و خشم اگر بانگ بر زمانه زنی  
 اگر غمان تو آموختش بک سنگی  
 چو لطف و قهر تو در ملک قهر با آمد  
 رود بچوش چو دیگ پر آب از آتش  
 چو تیر و لکشت از سینه عدو گذرد  
 اگر عقاب تو در کوه قاف صید کند  
 بود ز مهر تو دشوار و دوتاں آساں  
 ز بهیت تو شده فتنه در عدم از خواب

نه شور عشق که تمت نهد زلیخا وار  
 بود سپهر بر فعت لے زین بوتبار  
 وفائے اوست بهر دل چو نشود رنجبار  
 که رفت صیت ستایش بملک شهر دیار  
 ز بهیتش بدارا نماده است مدار  
 هزار نغمه زن محفلش چو موسیقار  
 چو بوی عنبر خام و چو پنجه مشک تبار  
 چو آفتاب بر انگیزد از بحار بخار  
 که زیب داد به تحت شمع سلیمان وار  
 زرنج راه سفر میل تکید بر دیوار  
 بلند کوشک قدر ترا ز میل و نهار  
 بر دوز رزم چو اینگختی ز تیغ شرار  
 زمانه گفت که با عقل تست هفت و چهار  
 رود ز خویش که باز آید اثره و رقرار  
 شده است کوه پرواز کاه سان طیار  
 نشست فتنه و بر خاست دولت بیدار  
 زند چو شیمه سمندت بگنبد و دوار  
 بسینه باز بگرد و ز جانب سوار  
 بچنگ آورد غفا چو قاف در منقار  
 بود ز قهر تو آسان دشمنان دشوار  
 ز دولت تو شده بخت عافیت بیدار



تابرد تلخی کام دل عاشقان  
 بکشد نشاط و سرور بر دکشایشن بکار  
 راحت دل ریخ را از همه سودر بست  
 بست و کشاد عجب بُرد بگلشن بهار  
 برگ گل ارغوان بست چو رنگ بهیر  
 رنگ شادای بلخ چشم چو از خواب بست  
 جامه گل پاک زد ذوق اسرار هزار  
 سرو چو آمد بپا فاخته از دست رفت  
 جام و صراحی چو یافت از گل و غنچه بهم  
 گل چو نقاب او فلک پرده بیل درید  
 بیل متانه و شش از قدح سُرخ گل  
 غنچه بچمن چمن انبے جلوه گری  
 نایب مشاطه وار غنچه و گل چوں عروس  
 بکشد شگفت آدم زینمه بست و کشاد  
 ناگم از بوستان مرده نسیم بهار  
 گفت مدار این عجب زانکه گره خورده است  
 رشته عمر کسے کز دم او چوں بهار  
 رشته عمر خدیو آصف دُوران که او  
 آنکه بسر منزل هشتم و سی سال عمر  
 آنکه خود اسلاف او همچو ملوک عظام  
 آنکه نظام اولش چوں دره پهنری

پسته شیریں لبان تنگ ز شکر کشاد  
 غمزه گره ز ابروئے شاهد و لهر کشاد  
 بسکه دل عالمی یافت ز هر در کشاد  
 نایب گره غنچه بست باد گل ترکشاد  
 بوئے گل یا سیم طبله عینر کشاد  
 دیده خوابیده اشک رشتہ آذر کشاد  
 بود گراں گوش گل غنچه بکتر کشاد  
 نعره کو کو ز دل همچو قلندر کشاد  
 مرغ چمن باده زد زمزمه ترکشاد  
 لاله چو آتش فروخت بخت سمندر کشاد  
 وردن و کام خویش باده احمر کشاد  
 پرده ز رخ بر فلک دروئے ز چادر کشاد  
 رُوسے یکے در نفقت پهره دیگر کشاد  
 کیست که اندازه بست چیت نهیور کشاد  
 داد کز اں غنچه سال این دل مضطر کشاد  
 رشته عمر آنکه او کار سراسر کشاد  
 عقد ز کار چمن همچو گل ترکشاد  
 بست در فتنه و کیسه گوهر کشاد  
 همچو مهر چارده دخت فرو ترکشاد  
 کرد چو عنبرم دکن آں همه کشور کشاد  
 قلعه بیدر کشاد قلعه بدر کشاد

نخچه کلک ترا ملک و هر ملک یمن  
شد از نقوش تو کاغذ نگارخانه چمن  
ز جو شاه فروشد مفت دولت و بخت  
میخ گفته عری که حرف موزون نیست  
من و شمار خصال جمیله ات هیات  
همیشه تا که قرآن عظیم سی پاره  
همیشه تا رمضان را بحکم کسی روزه  
سین هفت و سی از عمر شہ مبارکباد  
بود در زمین و زمان بتو یارب  
غنی است مدح مرآت تو بالقود سخن  
چنان بیک شایسته نظامه در سفت ست  
کجاست عری شیراز قتلزم معنی  
نحج ظہیر گرشخ نظم تا شنوند  
که بگذرند زمین از کرم چو بنیا دم  
ازینکه رسم قدیم ست و صیقلی داند

تبارک اللہ یعنی کہ ملک راست یار  
شد از مداد و دوات تو نافه تاتار  
جہاں بگشتم و دیدم بمجملہ شہر و دیار  
نیافتم کہ فرو گشتند بخت در بازار  
چو نیستم بشمار ہی چہ آورم بشمار  
بود بہ مفت قرارت و طیفہ اختیار  
ز ختم ہفت منازل نکو بود آثار  
بحق احمد مختار و آلہ الاطہار  
چو بازیں مدرسہ چو بازمانہ مدار  
چہ غم کہ نیست بدست و کنش در دینار  
کہ چرخ گوہر پر دین فشانہ مہر نثار  
کجا کمال صفا ہاں ابرو لوہر بار  
ز من دو حرف نیازی ضروری الاطہار  
سفال ریزہ بطرف لالی شہوار  
خزف بگوہر خشاں نمادہ در بازار

## قصیدہ

در تہنیت سالگرہ علیحضرت حضور پرنور خلد اللہ لک

باز بروئے جہاں چہ سہر طرب پر کشاد  
یافت نکو جنبشی چرخ کہ از دور زد  
گریہ اشک آفریں پائے بد اماں کشید  
باز غم و عیش را بست رہ و در کشاد  
دید ہمہ قال بیک زہرہ کہ از انحر کشاد  
خندہ دندان غالب چو گل ترکشاد

زخم پیانی برزم بر جگر دشمنان  
 زخم زبسن جلد ریز تیغ تو در زخم رخت  
 عزم تو بدخواه را روز ناب و نسیب  
 گرده گرون کشاں خجرت از ہم درید  
 چون غضبش روز رزم چهره چو آتش فروخت  
 جوهر از انعام او رفت بخجرت نفقت  
 خیر تو از هر طرف جسد در شریست  
 مسرتو در عالم صبح سعادت دماند  
 زهر پئے شمع تو پرده فانوس ساخت  
 چرخ پئے خطبات منبر خورشید بست  
 گرچه چهل سال عمر پیش فقیه و حکیم  
 ہشتم سی سال شہ کم زہل پیچ نیست  
 تابہ سپنجی سراج ز بسرا فیل سور  
 ششدر غنماؤ تو بشکند از دست سور  
 کاخ تو بکشد در باد برے فلک  
 ہر سحر در جہاں ملک دگر فسخ باد  
 رشتہ شہرت جو زویش ز خستہ گرد  
 مدح سہریت عسی گنج سخن نقد اوست  
 تا درہ عقد از پئے شاہد اقبال شاہ

گاہ ز شمشیر بست گاہ ز خنجر کشاد  
 از تن اعدائے دین پندہ خون در کشاد  
 نم ز جگر در گرفت خون ز جگر بر کشاد  
 گردن بدخواہ را تیغ تو چنبر کشاد  
 از جگر برفت یخ دود و شر بر کشاد  
 خنجر فولاد تو مشکل جوہر کشاد  
 گرچہ بد اندیش تو نیک رہ شہر کشاد  
 صبح گرا ز رشتے روز پر دہ شب بر کشاد  
 بر پئے ز متع درید ہر چہ ز چادر کشاد  
 تہا فنی نہ آسماں خطبہ بہ منبر کشاد  
 راہ مکالم خرد بہر حسنہ و رکشاد  
 لفظ پھل از عہد دایمہ دفتر کشاد  
 رہ نہر و بردر کو شکب ششدر کشاد  
 آنکہ ز سور و نشاط خاطر ششدر کشاد  
 تاکہ برے دین چرخ فلک در کشاد  
 تابہ سحر ملک تو خسر و حنا در کشاد  
 تاگرہ کار شب یافت زہنتہ کشاد  
 زان پئے عقد شہناحہ گوہر کشاد  
 بست کہ پرویں بر چشم اختر کشاد



آنکه بخواهند گان داد ز جعفری  
 آصف جم مرتبت زب سر بر دکن  
 کاسه بر سانی پر ز رو سپرد  
 تا چو ز مغربی آوردش سیم صلح  
 بر گدایان همه بست دبان سوال  
 فلک زرافشان اوکان چو کلید زبست  
 هفت زب بر درش گنج زر خود کشید  
 معدنش در جهان شوکت کسری شکست  
 مشری از طلعتش سهم سعادت گرفت  
 روشنی تازه یافت چشم همه روشن  
 تابعش در جهان بست ز دیو طرد  
 اخترش از ارتقاع در صد انجاسید  
 عزم بلندش قبا تپای اسلام بست  
 سهم شانش کماں بر دل طغرل کشید  
 پنجه ز آل افکنش بازو بهمن شکست  
 خنجر خونریز او گرده قاتل درید  
 قلعه کفر از دم دشنه چون ذوالفقار  
 ز می خویش بهر داد ز گلبرگ خواست  
 و صف اعدا دینش چو اوروز از دم  
 نسر فلک او فتد ریخت بر بر زمین  
 ترک سپهر برین روز و غایش ز نیم

آنکه براد و دیش دست چو جعفر کشاد  
 آنکه زر و تخت ابخت چو انسر کشاد  
 کیسه پر سیم و زر بهر گدا در کشاد  
 مهر به مشرق و کان صورت زر گر کشاد  
 بسکه بر فتنه جهان مکرشش در کشاد  
 قفل ز گنجینه لعل و در و زر کشاد  
 هفت فلک بر رخ چشم ز اختر کشاد  
 هیبت او از مکر مشنه قیصر کشاد  
 تیر ز دیوان کش عقده و دفتر کشاد  
 تابه فروغ رخس دیده خنجر کشاد  
 مهر چو زر گر دکان از پئے زیور کشاد  
 کاوچ ثریا از ثری رخت فرو ترکشاد  
 دره و خفتان ز تیر بر تن کا فر کشاد  
 بیم کمانش کمین دره قیصر کشاد  
 عقده صد مفتوحان در همه کشور کشاد  
 دشنه سر تیرا دسینه بنجر کشاد  
 چو اسد الله علی جناح خیر کشاد  
 گرمی طبعش لقه و دوزخ گر کشاد  
 نعره بنام علی حمید رصفدر کشاد  
 گرز کمان شست او تیر به شهر کشاد  
 تیغ و کمر از میان همچو دو پیکر کشاد

تازتن نازکت بسرِ غمت برد  
 سلسلہ اشک من رشتہ یاران گسست  
 بی تو مرا جسم خون لاله بہ گلشن نبود  
 سر و سنو بر مرا وار نمود از تو دور  
 آرزوئے پیدلاں می شکند غمزدات  
 داوڑ جمشید فر آصف سادس نظام  
 لات و ہبل را لکد از پئے اسلام زد  
 چوں درہ خیبری کش شہ مرداں کشاد  
 صد صف اعدائے دین زور و فاعزم او  
 آمدہ محبوب ازاں نزد علی کو ز غم  
 بنجر غم بر گلو از پئے شبیر زد  
 کی طرف او شود ترک فلک جلال  
 بود گران تر ز کوہ لشک اعدا و لے  
 غیر شکست سرش ہر چہ درتش نمود  
 چنگل شاہین شاہ گردنِ عفتار بود  
 سینہ قلب الاسد سفت بہ تیر خدنگ  
 زخم سانش دل دہ اصغر شگافت  
 دوش چو مثل عروس بزم شہ آئیں گرفت  
 دمبدم از کوس و بانگ قدم جوجا  
 نظر ایوان ادبکہ بلسد آمدہ  
 کلخ ستم را از و طارم و طاق اوقاد

بند قبا ی ترابا و صبا و شکست  
 رشتہ دندان تو تایش اختر شکست  
 در جگر م برگ گل خنار چو نشتر شکست  
 در نظرم برگ بید ہیبت بنجر شکست  
 چوں صیف بدخواہ را صولت اور شکست  
 آنکہ جسم بانگی پایہ قیصر شکست  
 تارک عزیزی پئے دین ہمیشہ شکست  
 قلعه کفر و نفاق شاہ زہر و شکست  
 از مددِ محبت حید صفا و شکست  
 دل پئے آل علی سبب ہمیشہ شکست  
 نہ ہر ہلایل بکام از غم شبیر شکست  
 خاصہ چو طرف کلمہ بر شہ خا و شکست  
 کرد بکتر ز کاہ تیغ چو بر سر شکست  
 روز و فعا از غضب بر سر کا و شکست  
 بازوئے سمرغ را بازی شہ پر شکست  
 تارک جو ز ابدان تیغ دو پیکر شکست  
 ضرب عمودش سر دہ اکبر شکست  
 شاہد پرویں ز غم حقہ زیور شکست  
 گوش ستم گوش را بر صفت کر شکست  
 طارم کیواں ز غم شرفہ منظر شکست  
 چوں ز ظہور بنی حیا رده کنگر شکست

## قصیده

در تهنیت سالگره اعلیٰ حضرت حضور پر نور خلد الله ملکه

لے قد بالائے تو قامتِ عرش شکست  
 بارخ و بالای تو لاف زد می زان صبا  
 گل ز رخست گدیہ کمر و خنده ازان دچمن  
 نقش یخ و لکشت دفتر مانی پیشست  
 آتش ز رخسار تو شعله زد و بسیم آن  
 شاید عذر اعدا ز چهره رخسار تو  
 روی تو از گیواں بس درلم دام زد  
 لاف قد از قامت طوبی جنت بهشت  
 عارض گلف ام تو ریخت رنگ بار  
 جادوئے چشمت شکیب از دل هاروت  
 شعله عریاں بود ساد و عذارت ز خط  
 از پئے نظاره روی دلارائے تو  
 خال سیه بر رخ و عارض گلزنای تو  
 با و صبا در چمن طبله و عین کشاد  
 جادوئے چشمت ربود دل زلف جوین  
 چشم یہ مست تو دوش به گلشت بارخ  
 تا دهن تو شکست قند و شکر در سخن  
 نیست ز نوشین لببت بر شکر جز تری

لو لوی لای تو قیمت گوهر شکست  
 دایه گل گوشت مال شلخ صنوبر شکست  
 امر دکنگر صفت شاخ زد و مهر شکست  
 خطاب لعل تو حنا مہ آذر شکست  
 شہر پر وانه سوخت بال سمندر شکست  
 آب رخ لاله ریخت نگ گل تر شکست  
 چشم تو در سینه ام از قره نشتر شکست  
 مایه ذوق از لببت شربت کوثر شکست  
 کاکل مشکین تو نکت عینر شکست  
 زہرہ ز تو ساز خود دید جو اثر شکست  
 کاتش زردشت آتاب در اخگر شکست  
 بسکه کشید انتظار دیدہ و عہر شکست  
 درد دل عود و سپند شعله ز مجمر شکست  
 صبح چو بر عارضت زلف معینر شکست  
 قند لببت لذت شربت کوثر شکست  
 شیشہ نگل زوینگ ساغر عہر شکست  
 قند ز شرم آب شد قیمت شکر شکست  
 شان نبات و عسل این شکر تر شکست



امر تو در افتاد مصحف و تسبیح خواند  
 بار بقم و لکشت جامه زحمت می خویش  
 تیغ بنگ پیسرت سر ز تن خصم برد  
 لے که زاجلال تو دوده سلجوق را  
 ای که نظام اولت کا صف جم جباه بود  
 بر تن اسفند یار تیغ تو جوشن شگاف  
 با کف زرباش تو کادمه گوهر فشان  
 نوک نانت گے گرز گرانست گے  
 بر بن گود زرو گو بر تن سهراب و سام  
 تیغ طفر پیکرت گشت چو بالابر زم  
 دست تو سازد در دست پنجه سدا ز زخام  
 دور بکامت رود داد گرد و ور گیر  
 داور دریا نوال مدح سرایت غنی  
 گوهر پرتاب اواز فرد و فرتاب خود  
 لمحه اواز رخ انوری خاوری  
 بر تو همایون کتاد شادی سال گره  
 کوشک طبعست ز سوز سنج و آباد باد

نمی تو در میسکده شیشه و ساغر شکست  
 بر تو دبیر فلک صاحب دفتر شکست  
 تشت گران ننگ بر سرش افسر شکست  
 شان ملکتم مانند شوکت سحر شکست  
 قلعه بے درکش و قلعه بیدر شکست  
 بر مرز فراسیاب گزرتو افسر شکست  
 زر زبیا او قتا و قیت گوهر شکست  
 گرده خاقان شگافت گردن قیصر شکست  
 درعه و خفتان درید افسر و مغفر شکست  
 پهلوسے جو زارید پشت و پیکر شکست  
 فستنه یا جوج اگر سید سکندر شکست  
 گرد و دران فلک نوبت قیصر شکست  
 بر سرت از گنج این گستر تر شکست  
 کو کب تابش انجم و خست شکست  
 فرد فروغ سخن در همه خا و شکست  
 آنکه ز شادی غم خاطر شد شکست  
 تا که بیا بد به سور کوشک شد شکست

## قصیده

در تهنیت سالگره بندگان عالی حضرت قلد الله ملکه

صنم شد که خواب خوابان جلوه با بر جویزند      خند با بر آفتاب از رخ زشت شویزند

طرفه سلاطون منش جبر الی پناه  
 یوسف عدل ترا با هم گریختی  
 جو هر شمشیر تو گرچه عین بیش نیست  
 ترک فلک راز تو چوں شده ترکی تمام  
 زهره بدیوان تو چنگ و دف و عود و خوت  
 نسرفلک راست گرشپ و باز و بلند  
 رخس تو از خنگ ماه و رجولان بردگی  
 بزم ترا ساز دید زهره ز پر و دفتاد  
 مشتری آهنگ کرد یک چو راهی نیت  
 سر به شریاز تو طفت محراب سود  
 رونق دیوان گشت دید و پیر فلک  
 کاغذ او باد برد و دست او گاو خورد  
 صبح برایت مگر لاف صفت زد و دروغ  
 شام برویت قمر چهره بد عوی فروخت  
 پنجه تو بازوئی رسم یک دست بست  
 روئی زمین را گرفت سم سمندان تو  
 عزم تو بر کشور و لشکر دشمن چو در  
 آمده از موکیت بر سر تسلیم کفر  
 خصم زبونت اگر برد بد ریاست  
 خنجر خونریز تو بهر گلوئی عود  
 حاسد جاہت اگر خواست سلامت زکوۃ

کز ادبش زانوئی هر سحر کبر شکست  
 می ندید در جہاں هیچ برادر شکست  
 لیک بعرض ہنر قیمت جو ہر شکست  
 دست ز شمشیر داشت دست خنجر شکست  
 تیر بدیوان گشت خامه و دفتر شکست  
 تیر بلند افگنت باز و و شمشیر شکست  
 گوئی تو ہنگامہ گوئی مہ و خورشکست  
 ہر تماش از رخ گوشت چادر شکست  
 آرزوئی بزم تو در دل مضطر شکست  
 پایہ کیواں ز تو پایہ منب شکست  
 دل ز قلم برگرفت خاطر دفتر شکست  
 سنگ زده برد و ات خامه و مضر شکست  
 لاجرمش بر افق شب و صبح ز شکست  
 فوج درفش آفتاب صبح بخیر شکست  
 بازوئی پر زور تو دست غضنفر شکست  
 پشت فلک گرد پای و خیل تگا و شکست  
 روئی ز کشور گرفت پشت ز شکر شکست  
 چوں بسیر ملک شب از شبہ خاور شکست  
 سیل بلا بر سرش کشتی و سنگ شکست  
 غرغره خون او در بن خنجر شکست  
 کوه ز سر تا کمر بر کسر و سر شکست

دست افشان پای کوبان حلقه زن از هر طرف  
 جم چشم شاهیکه از لطفش نوی و نازگی  
 یسر محبوب علی خاں خسرو دارا و دیں  
 خسرو فخر مسلاطین آنکه خدام دشمن  
 میزنند از تیغ بر جویا اگر در دل بزند  
 گرز گویاں گراں برگردن جیپال بند  
 روز رزمش دشمنان را از استخوان سینه  
 بر گمان قوس می بندند زه از ککشان  
 چون عصا و دست موسی نیزه و دوشن بزم  
 تا خلق که تا خلق آرند و بر خاقان روند  
 بے گماں بر خیزد از بهای اعدا بانگ  
 آتش انگیزست تیغ و دشنه تیغش ز آب  
 بزم آرایان او را گورو در عنوان ز خویش  
 می نشانند از سخا دست و کفش عقد لال  
 هر هر سالش بمنزایاں سجد و دار و امید  
 نیست در جام دل شنه نقطه از جیم جو  
 کار پردان قدرت روز آیین بستنش  
 گم کنند از بیم دست و پا سر اسیر شوند  
 پهلوانانش بنگام و غاصد پشت پا  
 سینه رویت تن و پولاد و دندان در مصفا  
 مرگ پیچ در دست طافن و تیغ و تیرا

بر در شاهنشاهی از تمینیت با هموزند  
 صد صلا بر عالم پیر خرف فروزند  
 آنکه نقش نام او بر نامه با چوں هموزند  
 خنده بر ضحاک و انسریدون و کجوزند  
 می برند از پیش گردون گریه ایاں گوزند  
 بیک وشت آهمنی بر سینه پیغوزند  
 دشنه با در سینه و در دل زهر پلوزند  
 گر شکار برده افتلاک چوں آهوزند  
 گر همه جادوست دشمن لقمه از جادوزند  
 تا خطا بشنوی گم بر کشور پیغوزند  
 گرد لیرانش بمیدان روز بهیجا هموزند  
 شعلها خیزد ز موجبش گریه جوزند  
 دل نمی آید که گشت روضه میوزند  
 صد گره در کار و بار رشت لوزند  
 سکه شنه بر زر کمال عیار اوزند  
 از خط جورش قلم بر جام کجوزند  
 پرده و بلیر قصه از پرده نه بوزند  
 روز زورش رستم دستان اگر بازوزند  
 رستم یکدست را بر پشت بر پلوزند  
 چاک گرد و چوں کتاں بر پشته گریه بوزند  
 از خالچ بهر خواب دشمنش تا بوزند



رو نکوتریشود از حسن شسته در نظر  
چشم شویند از خمار خواب یک دریا و آب  
ز اشتیاق پر تور و مضطر آمد جوئبار  
از عتاب قدر رجال حسد آب عاشقان  
جامه آبی شب نیم همچو گل در بر کنند  
تنگ بر اندام خود دارند از شب نیم قبا  
بر کف هر پا چنانند تد از بس زنگار  
کاکل شبنم از رخسار چون وز فلکند  
قال برب غازه بر رخسار و افشان جبین  
زاں عذار آتشین و انداخته خال سیاه  
سحر بابل از لب معجز غما بر هم زنند  
خنده بر سرین و گل از عارض رنگین کنند  
ریخ فروزند از رعونت با گل رعنائ باغ  
باغ همچون گل خورشید خشنده چو روز  
گل ز شوخی چادر خود را بشاخ افکنده است  
بر عذار آتشین بلبل سر اید و ستا  
یوسها از لب بپیشا نند تا دلدادگان  
سر بر چشمک بزرگس باید از چشم سیاه  
اندیس صبح سعید مولد شاه دکن  
هم نوید جشن میلادش بر بر زن بند  
طلبه هائے بانگ شادی بر فراز نه سپهر

حسن شسته تر بود گر شست و شو بر روزند  
هم بر کف فتنه خوابیده بدخوزند  
آب سیم تاب گردد گر بر و پر تو زنند  
هر گره کز زلف بختایند در ابرو زنند  
هم قبله پر نیاس بر کمره پر تو زنند  
بر قباها از شعاع آفتاب آتوزند  
بر سر دستار ها گل از بر کف تو زنند  
خنده بر عین و کافور ازین سر تو زنند  
سر مرده در چشم سیاه و وسمه در ابرو زنند  
عود بر آتش نهند و لاله آسا بوزند  
بر زمین زهره ز چرخ انداخته جا دوزند  
طعنه بر سر و صنوبر از دست بدخوزند  
قد کشند از ناز و بر کف قمریاں پوپوزند  
آستین بر چرخ مرده شب تو زنند  
خوش بود برقع گراز رسته نکو بکوزند  
ژند خوانان چمن در پیش او زانو زنند  
خرده بر بے آبی عتاب و شقا بوزند  
موبودر کار سبیل عقده از گیسو زنند  
باید از هر تنیت در هائے گفت و گو زنند  
هم ندائے شادمانی بر سر هر کوزند  
خیمه هائے اشک حسرت از عدم آتوزند

ساحل خشک شدی موج کرم زد دریا  
 سیکے باد یہ بودی بستر خضر گزشت  
 آب و رنگ تو خزاں گرفتے برد چه غم  
 خاک بودی و فلک مائیت آمد که ترا  
 عالم از شخص بود سینه در آن شخص کن  
 وقت آنست که تصریح کنایات کنم  
 شد به کلکتہ دیا دولت مصلحت واپس  
 حامی ملت و دیں حاجی کف و طعناں  
 آنکہ از داد و دہش دانش و بیش در دہر  
 آن طرفدار دکن حارس شرع و ناموس  
 آنکہ از مبدعیت اض بدیوان وجود  
 از حد و بندی و تسلیم کثائے نامش  
 شہ نظام ششم و ناظم پنجم بہرام  
 حملہ رستم و ہنگامہ رزم بہمن  
 چوں سمند دور کا بہ بہم و ہر سپہر  
 اسپ چو گانی اورا بدم گو بازی  
 چوں فلاطون الہی ست فطین از اول  
 ہجو آں سید کہ از بادیل زد و در باغ  
 گاہ از سنبیلہ گیر دید ہاں شیر فلک  
 خوار و خامر ز درت خسرو و خاقان فریتہ  
 عدل تو بستہ بہر بخیر شعاعش آورد

صدف کا سہ بکف بودہ دنیاں آمد  
 مور بودی بدرت تخت سلیمان آمد  
 کہ بر حیان و گل و لالہ ہزاراں آمد  
 مرکز دائرہ گستردہ گرداں آمد  
 و ندر ایں سینہ چہ خوش بار و گرجاں آمد  
 چند گویم کہ فتلاں آمد و ہمسایاں آمد  
 شاہ جم مرتبہ محبوب علی حساں آمد  
 حافظ امن امان داوڑی شاں آمد  
 آصف رونے زمین جعفر گہیاں آمد  
 کہ نہیں بدل قیصر و خاتیاں آمد  
 اولیں فرد سہر دفتر امکاں آمد  
 روگہ نامہ ہنگامہ ترکاں آمد  
 بے شش و پنج شش و پنج فراواں آمد  
 و مصافحہ ہمہ بازیچہ طفلان آمد  
 روز گو بازی یکرانش بمبیداں آمد  
 کرۂ ارض چو گو دشمن چو گان آمد  
 حیدر آباد ازاں ثانی یوناں آمد  
 شیر در باد یہ از سہم تولرزاں آمد  
 بسکہ از صولت تہر تو ہراساں آمد  
 قدر شکستہ پیش تو قدر حساں آمد  
 صبح را چاک چو از ہر گریباں آمد

دشمنان از تهر آورد و زو شبها گویند  
 زان بکدستی که باز دیش کند در روزم  
 شوکتش را شانه گردانی ز کجسر و است  
 سازگار آمد به عدل او تا سازگار  
 دشمنانش از خیم می خشت با بر سر خوردند  
 هر سحر که ابر آذاری و باد نو بهار  
 گستر در خوان میفرش هر کجا فرش نیاز  
 هر کجا عزم بلندش رو به تسخیر آورد  
 تا بدوران فلک باشد حساب آه سال  
 رشته عمرش بود چون رشته دوران دراز  
 روح علوی شاد و حنبت که در هفت پرچم گفت  
 چیده ام گلها معنی تا سخن سنجای غنی

دوستان از مهر او شام و سحر که بوزند  
 تیغ و تیرش آفرین بر دست بر بازو زدند  
 کاستان بوسان او با خسرواں پس بوزند  
 باز و شاهین خواب خوش در پهلوی میوزند  
 دوستان از جام و میثا باده مینوزند  
 در ره او آب افشانند و رفت روزند  
 حوریان در محفل او از مژه جباروزند  
 فتح و فیروزی علم از این دی نیروزند  
 تا که در رشته سالی رحبت و جوزند  
 تا که در رشته بر حسب حساب اوزند  
 نو بهار آمد که خوابان عنازه با بر و زند  
 چادر گل بر فراز سلوی خوشخوزند

### قصیده

در نوید قدم فیض لزوم علیحضرت بندگان عالی حضور پر نور از کلکته

باز آن تازه بهار ان بگلستان آمد  
 مرده ای بلده فرخنده بنیاد که باز  
 مرده ای شهرهایون که بنای تو در گداز  
 کارسازت شرف و شهرت رونق گردید  
 بر سرت سایه فلکند آنکه پے سایر خلق  
 قطره بودی بتو پیوست محیط اعظم

حیدر آباد گلستان به بهار ان آمد  
 آب در جوی تو از رفته فراوان آمد  
 تا باب آمد و بسیار ماں آمد  
 سازگارت فلک طالع دوران آمد  
 سایه همه فغن چون مسه تابان آمد  
 ذره بودی بمرت مهر و خشاں آمد



میرزا و آغ بہادر کہ فصیح الملک ست  
 شاہ در شعر پسندی چو علی شیر بود  
 شاہ دینار و درم رنجت چو خاقان بر داغ  
 طوطی تازہ ہندی ست کہ با صوت صیفر  
 آنکہ از رشک سوادِ قسم شکنیش  
 ہست ہم قافیہ غالب ذوق و موہن  
 داغ در بزم سخن خواجہ شیراز بود  
 ذوق ہر چند گہ رنجت ز میانِ قلم  
 ذوق را آب بر دہستہ شد از دست ظفر  
 چار شنبہ کہ بود از رمضان بہت و نعم  
 شادان و ز دل افروز مسرت اندوز  
 شہر آرایش و تزیین چو عروس نشد  
 ماہ بہفت و ہم مقدم شاہ دوزاں  
 مقدم شاہ پیش مقدم شوال بہم  
 ہر دو عید ست سعید ست بعید ست زغم  
 عید اول نمکین عید دوم شیرین ست  
 عید ثانی ہمہ دانند کہ باشد شیرین  
 میر محبوب علی حناں نمکین ست و ملیح  
 شاہ مایہ سیرج ست و ہمہ سیر طبع  
 خود رسول عربی گفت کہ مایہم ملیح  
 چوں مبتین شدہ صغری و میر بہن کبری

از سخن سخنیش ہستاد بہ دوراں آمد  
 داغ در شعر عنبر الی غزلخواں آمد  
 داغ از رنجتہ خاقانی شدہاں آمد  
 چوں کہن بلبل شیراز نواخواں آمد  
 داغ سو دا بدل تیر سخن داں آمد  
 کور دلف از پئے این قافیہ سجاں آمد  
 ذوق در طرز غزل خواجہ کرباں آمد  
 داغ ہم بہر در رنجتہ عیاں آمد  
 داغ را دولت محبوب علی خاں آمد  
 آل مہر بیج شمع جلوه فردشاں آمد  
 شہ بہر آمد و در جسم ہماں جاں آمد  
 شہ ز اقبال چو نواشاہ عروساں آمد  
 کی بود ماہ چو خورشید و رخشاں آمد  
 طرفہ عیدی ست کہ شادیش بقرباں آمد  
 آل ازین پیش چہ دانی بچہ عنوان آمد  
 نمکین پیش ز شیریں ہمہ خواں آمد  
 عید اول نمکین نکمتہ ہنساں آمد  
 ایں سخن ثابت و مقبول بہر ہاں آمد  
 کہ ملاحت صفت خستہ رسولان آمد  
 زان ملاحت پئے میراث بمیراں آمد  
 شکل اول پئے اثبات چہ بر ہاں آمد

تا دوا سپہ برکاب تو دود از شب و روز  
 با تو پر ویز چہ ناز در بر دست افشار  
 دشمننت را با اثر شربت الماش شد  
 بادم اثر در تیغ که ننگ اجل است  
 از سحائے دل بیدار تو هست آنچه گدا  
 ہر یکے راست ز تشریف تو خلعت در بر  
 سرفرازی ز تو بر خصم ہم آمد مبذول  
 پیر فروت برے تو بود شیخ رئیس  
 شد در ایام تو گردن کش سرتاب ہم  
 عالمے تشہ لب و طبع تو بحر افضال  
 نہی از قہر یمینان چو بہرام تر است  
 نیست درد و زہر تو نہرا ز پئے سائل لیکن  
 بہترین دغل تو شد آبدار باب سوال  
 زربد امان گداریخت ز دوست پنهان  
 نہ بری آب کسے گر چہ بود باد بست  
 بحر آن آب گہر کا مدہ در چشم صدف  
 ضرب تیغ تو کہ تقسیم کند جو ہر فرد  
 ابر نیسان گفت در صدف استعداد  
 شد دوا ویں شعرا را از صفات پاکت  
 از شنائے تو پئے قافیہ سنجان جہاں  
 شاہ گر قدر سخنگوی و شناسد چہ عجب

راکب دہر شب و روز شتاباں آمد  
 کہ ترنج زرت از ہر درختاں آمد  
 گر بکام و دہش شربت جواں آمد  
 سام ابرص پس بزم نریماں آمد  
 دید در خواب شب صبح بداماں آمد  
 غیر از تیغ حسام تو کہ عسریاں آمد  
 کز سنان تو سرا فراز بیداں آمد  
 طفلکی نو سخنے پیش تو سجداں آمد  
 جز کمند تو کہ گردن کش گرداں آمد  
 آرزو ہا صدف دوست تو نیساں آمد  
 طرفہ قہر ت بہر یمیم و غلطیاں آمد  
 قطرہ سائلی در ہنر زباناں آمد  
 کمتریں خبیج ترا دغل بدختاں آمد  
 چاک از حبیب تو پیوستہ بداماں آمد  
 ننگی خون کسے گوہمہ بطلاناں آمد  
 غیر از اناں خوں کہ بسم در جگر کاں آمد  
 رفع تفریق پئے جمع حکیمان آمد  
 از پئے صاحب جو ہر گہرا فشاں آمد  
 آن مطالع کہ پئے ہر درختاں آمد  
 روکش صبح دوم اوّل دیواں آمد  
 گو سخنگوی و سخن سنج و سخنداں آمد

آن خسرو ستاره پاهای که شهره اش  
 در شان و در شکوه گرفت ست جائی جم  
 اکرام او بصوفی و رند آمده سبیل  
 گزینش رسید بباغ ارم چه دور  
 شهری و بدغیر تر از وزر و گمر  
 یک روز بیش نیت بعالم تمام سال  
 نوزد و نوزد روز و روزه نو و شاه  
 فرخنده خلعتی که ز تاب لایش  
 خلعت ز لعل و در که در و تعبیه شدت  
 کال را ازین جواهر بحد و بحباب  
 فرخنده داد بخش وزیر و هوش گرا  
 برمند وزارت عظمی نشست شاد  
 بگذشت ز انصرام که گردید مستقل  
 این خلعت خجسته بدیوان داد گر  
 دیوان بود سکت در اقبال و بهره  
 پا از مکارم و شرف آمد جهان زیر  
 یا گویش که جان بود و خلعتش چنین  
 یا بر سپهر لطف چو ماه است و بر ماه  
 خلعت ز شهر یار بدیوان رسید لیک  
 کوه چو شد ز دامن دولت بدوراد  
 دیوان داد گر شب جسم حشم نظام

از هند تا دیار سیاهان رسیده است  
 در تاج و در تاج بسلیمان رسیده است  
 انعام او بگرم سلیمان رسیده است  
 چون بوی پیرین که بختان رسیده است  
 گرج و آفتاب به میزان رسیده است  
 نوزد اگر ز مهر در خشان رسیده است  
 در سال ماه و هفته یکسان رسیده است  
 آب گهر بدیده عمان رسیده است  
 با ماه و آفتاب در خشان رسیده است  
 سرای عظیم نقصان رسیده است  
 کافسانه اش ز داد بدور رسیده است  
 بر کام دل چه خرم و خندان رسیده است  
 بدر از شرف بفرجه شایان رسیده است  
 از بارگاه شب بچشم عنوان رسیده است  
 از سوز خضر حشمتیوان رسیده است  
 وین خلعتش بحکم جهان رسیده است  
 باشد حیات کرپه آن جان رسیده است  
 انوار ز آفتاب در خشان رسیده است  
 میرد و زنج که فرما رسیده است  
 دست عد و بچاک گریبان رسیده است  
 چون ابن بر خیال سلیمان رسیده است



بدعا گوش غشی تن بزن از طول سخن      که درازی سخن شاق بشاها آمد  
تا بعید از ره صورت بدو معنی است قریب      و نزدیک است بعید آنچه با مکان آمد  
تا بود مومن دین شاد و بعید دشوال      تا بعید از اثرش صاحب کفران آمد  
شاد ز ایام تو پیوسته همه عالم باد      چون ز عید رمضان شاد مسلمان آمد

## قصیده

در تهنیت عطاء خلعت استقلال عمده مدار لیسای  
بر ابراهیم راجگان راجه کش پرشاد بهادر از پیشگاه علمحضرت  
حضور پرنور خلد الله ملکه و سلطان

(شماره ۳۲۰)

## بر طریح مشاعره ضیغم صاحب

آن مینت که در ره شعبان رسیده است      اثبات آن ز آیه قرآن رسیده است  
کز بارگاه پاک در پس مه تمام اموا      ایجاب یابد آن چه با مکان رسیده است  
در جلوه گاه کون کشاید زرد نقاب      هر چه از ازل به پرده پنهان رسیده است  
بهرم بود هر آنچه بتعلیق آمده      اسرار و رموزی علان رسیده است  
یا بد قصائے عام باندازه قدر      از هر چه در نصیب انسان رسیده است  
ز آن اول از تمام که اولی است از تمام      خلعت بود که در ره شعبان رسیده است  
یعنی بر روز فرخ ماه سعید سعد      خلعت شهر یار بدیوان رسیده است  
فرخنده شهر یار خدیو نظام ملک      کاوازه عطاش به گیاه رسیده است  
از خطه دکن بخط او ختن تمام      صیبت سخا بخان و سخا قال رسیده است

هر مشکى بدانش مشکل کشا داد  
 بالا برست شمه قصه ش ز آفتاب  
 هر خانه از قدوم تو بیت الشرف شود  
 سجد عطاى مهر تو بر ماه مشترى  
 در خدمت ز حلقه بگوشى و تد ر گرفت  
 ايس خوشدلى عام که دارد دل جهان  
 هر سينه خزينه سور و سرور شد  
 ايام زار نالى و لاسر آمده  
 صبح نشاط از افق آرزو دميد  
 عالم تمام تازه و خسترم شد از نشاط  
 تنهاى جان بحسب جهان آمده بگوى  
 گويم غنى و عافى ديوان دادگر  
 باد اباد مبارک و ميمون و سازگار

در هر سخن بطبع سخندان رسیده است  
 کايوان او بطارم کيوان رسیده است  
 از مشترى چه ناز بسرطان رسیده است  
 ناهيد ازان به پله ميرال رسیده است  
 تاصيت تو بگوش قدرخان رسیده است  
 خاص از عطاى خلعت ديوان رسیده است  
 کار سر و ريب که بسا مان رسیده است  
 وقت تبسم گل خندان رسیده است  
 تيره شب لال بپاي رسیده است  
 و از ناز گى بحسب جهان رسیده است  
 از بهر جان حیات به جان رسیده است  
 کيس خلعتش کز اصف در رسیده است  
 تا ميمون و ميمون و سازگار رسیده است

## قصيده

در تهنيت قدوم حضور پرنور خلد الله ملکه و سلطانہ از دربار دولتي

نويد عيش ز ما هى با وج ماه رسيد  
 چو ماهتاب که آمد بنزل اکليل  
 چو سعد اکبر هفت آسمان که از جورا  
 چو ترک چرخ که از قوس سوي جدی فلک  
 نظر بگو که اقبال طر قوا گویاں  
 که تاج بخش سلاطین به تختگاه رسيد  
 چو آفتاب که بر تخت صبحگاه رسيد  
 بخانه سلطان شاد و در نجگاه رسيد  
 بعز و شوکت و بهيم و چترگاه رسيد  
 ببارگاه شمس شاه بکلاه رسيد

در عهد عدل همدار مہام ملک  
 در خاک باد و آتش و آب افتاد صلح  
 آتش که بود در پیک خرق زویر باز  
 بود آب را بہ معدہ رطوبت سفوف طین  
 ببحران نا در ابلب بحر شد حباب  
 ہر سام خاک چون موی بود آب از اہ  
 تازم بداد او کہ بدورانش خلق را  
 آسائشے کہ خلق جہاں داشت آرزو  
 نے افتر اقصیٰ بخون کذب رساند  
 نے اشتہم ز عشق کہ حسن عقیف پاک  
 نے از دراز دستی نفس ہوا پرست  
 نے باد کرد سلسلہ موج را شکست  
 در پیش او پذیر کہ حبیب گناہاں درید  
 شب از فراقی روز گشت دماغمی لباس  
 دستش ز بسکہ گرم درفشانی سخاست  
 زباں گرمی عطا کہ ابجج و گشت نمود  
 ملک از شکوہ کار می فصل ہمار عدل  
 گر چاک کرد جوش جنوں حبیب و دامن  
 در نظر شاہ نشو و نما کرد ریشہ راند  
 دامنش خدائے غزوہ جل و اہب نعم  
 از شرم و انفعال فلاطوں نجم نشست

آمیزہ در طبیعت ارکان رسیدہ است  
 آرامشی بعالم امکان رسیدہ است  
 تیرید او ز آب بسا ماں رسیدہ است  
 از ہر آن ز خاک بدماں رسیدہ است  
 بتخالہ خوشی کہ بچہ ماں رسیدہ است  
 بکشد شاہما کہ بیستماں رسیدہ است  
 ہر درد دل کہ بود بدماں رسیدہ است  
 درد و راس خلاصہ دوراں رسیدہ است  
 ز گرگ آشتی کہ ز اخواں رسیدہ است  
 بے علتے در آفت بہتاں رسیدہ است  
 چاک کی بحیب امن پا کاں رسیدہ است  
 نے از حباب باد ہرنداں رسیدہ است  
 از ہالہ ماہ سر بگریباں رسیدہ است  
 صبح از ملال چاک بدماں رسیدہ است  
 خفتاں ز موج در دل عماں رسیدہ است  
 آتش ز لعل و جگر کاں رسیدہ است  
 در تازگی بروضہ رضواں رسیدہ است  
 از بیم او گرفتہ گریباں رسیدہ است  
 ماند بہ آن مگر کہ بیستماں رسیدہ است  
 آن دانش و حکم کہ بہ لقماں رسیدہ است  
 تاصیت و بلوش اچکماں رسیدہ است



مُر که لافِ غلامی در گشت میسزد  
 ز آه و ناله نیا سود دشمنت ز نهار  
 فلک ز دور زمین اوسدت چو نتواند  
 ز احتساب تو ساقی چو زند تو به شکن  
 ز احست رام تو صوفی با صفا ساده  
 مکارم تو گرفتست عرض و طول بلاد  
 بهر طاعت ایت فتاد روز بروز  
 ستاد ترک فلک همچو بنده ات برود  
 مخالف تو نگون سر بصورت هاروت  
 موافق تو چو یوسف بدستگیری تو  
 ضمیر پاک تو یساعی مردمان در پنا  
 چو سر مه گرد و غبار ریت بدیده نشست  
 ثنائی سیرت و خلق تو در قلوب گرفت  
 فرود جوهر تیغ و نگین ز دست و گشت  
 نیافت فتنه ز قهر تو هیچ جائی پناه  
 کمال یافت ز مشاطه دل تو جمال  
 هم از نگاه تو بگرفت نور جوهر عقل  
 ز آستان تو اقبال سر بلندی یافت  
 محامد تو بر دل آمد از حسد ادراک  
 بهار تازه اردی بهشت اماناست  
 شگفت نیست خرد را درین خجسته سفر

ز داغ ناصیه بر دوشش گواه رسید  
 خدنگ شد بچکر بر لبش چو آه رسید  
 که تا در تو بایس قامت دقانه رسید  
 بروں ز میکرده رفت بخانقاه رسید  
 بشال و شکر و عمامه و قبا رسید  
 میامن تو بدوران سال ماه رسید  
 بسبدر پر تو رحمت تو ماه ماه رسید  
 دبیر چرخ چو دیوان بیارگاه رسید  
 ز اوج جاه فتاد و لغت چاه رسید  
 ز قصر چاه برآمد بر اوج چاه رسید  
 فطانت تو به پیشانی حبس رسید  
 چو سجده دل غلامیت بر جباه رسید  
 دعائے دولت ملک تو بر شاه رسید  
 فروغ از سر و پایت بتاج و گاه رسید  
 جہاں ز رفتن بهر تو در پناه رسید  
 ہنر ز طبع تو بر اوج پانگاہ رسید  
 ہم از ضمیر تو نیرفتی در نگاہ رسید  
 ز آستین تو دولت بدستگاه رسید  
 محاسن تو بانوئے اکتاد رسید  
 چو در ادا کمال اردی بهشت شاه رسید  
 وزیر شاه اگر پیشتر ز شاه رسید

بچت در تاج ملوکانه از سفر آمد  
 به گلشن دکن از جانب شمال آمد  
 چنان که آب به ساری و باد نوروزی  
 بدار ملک خود از شهر شاهجهان آباد  
 بشهر خویش که مشهور است در آبادست  
 بخلدناز فروش است شهر ازین که درو  
 عروس بخت به برپایه جمال آمد  
 تبسمی که نیامد بلب ز دوری شاه  
 پس از فراق و دوروزی دکن بچاند  
 دکن که جامه جان چاک ز دوری شاه  
 خدیو ملک دکن شهریار آصف جاه  
 ز شاه هفتم بر طایفه نظام ششم  
 فلک مبارکش چار طاق ز دین  
 بعون او زنده اسلام ضرب الا الله  
 برات بذل نویسد بر آفتاب مگر  
 ضمیر حق نگرش قال ما سواه بے  
 بدون عرض بجات سائلاں پر خست  
 بسوی کاه دل کمر بست که امروز  
 بقدر یک پر کاه ہی ز کوه آسیبی  
 ز آبیاری خلق تو شاخهای نبات  
 گهر ز بحر نخواهد گسسته درت

برادره قسائی شمع ز راه رسید  
 بسان باد شمالی که در پگاه رسید  
 بازو برگ نهال و گل و گیاه رسید  
 خدیو ملک شاه مملکت پناه رسید  
 نظام آصف دوران جم سپاه رسید  
 لوائے دولت الائی پادشاه رسید  
 جمال شاه دولت به جلوه گاه رسید  
 شدت خنده و خنده بقا و قاه رسید  
 بطل مرحمت سایه اله رسید  
 فکند است کله بر فلک کج شاه رسید  
 که جان تازه ز نامش بحیم جاه رسید  
 بفر خلعت شش تائی هفت تاه رسید  
 که زیب دولت اقبال نمود جاه رسید  
 ز دار کفر اگر صوت لا اله رسید  
 گهر ز کاه بگدایش بدیر گاه رسید  
 اگر تو هم صورت ز ما سواه رسید  
 بغیر ناله بفریاد و ادخواه رسید  
 بدر و کاه خند او ندرد کاه رسید  
 ز عدل او نتواند ببرگ کاه رسید  
 بجائے شاخ و ثمر در گل و گیاه رسید  
 که گدیہ از کف سائل زبون گناه رسید

چو خوں بسینه چو سودا بدل که جوش زند  
 شبیه عقد ثریاست تاک از طارم  
 چمن شد از گل هتاب و غنچهای سپید  
 زمیں ز سبزه و برگ گل و سمن یکسر  
 گل و شگوفه به برگ و بر از میثم شاخ  
 برائے تازه و ماغان بهار بهر بخور  
 بدفع چشم بد از گل سپند در محرم  
 چمن ز باد چو طبع برنج عرصه بازیست  
 ز باد در از دل آب شد بنجاک نهان  
 گریست ابر که آبش بنجاک ریخت هوا  
 ز برگ مهره غنچه منساید و پوشد  
 بفرق خویش ز آسیب بادی جنبد  
 قولے نامیه ز احیای مردگان نبات  
 چنان برای جهان شد نسیم عطر فشان ق  
 که شد نسیم اگر فاست از بخار بخار  
 زمیں چو راز دل خود نسا و در صحرا  
 شگوفه با همه اطفال گلبن بست ازان  
 بطفل غنچه دهد شیر شبنم شاداب  
 ازان بشاخ و زد صبح نرم نرم نسیم  
 صبا ز ندلب طفل غنچه نرم انگشت  
 چکند شیر و مادم ازان ز پستانش

ببلغ جوش گل لاله از بهار آمد  
 کف خضیب ز گل پنجه چنار آمد  
 سپهر و کاکشال آب جو بهار آمد  
 چو سبز قالی کشیم بر پیکار آمد  
 چو تو این به یکبار در کنار آمد  
 بسوخت عود بر آتش که از چنار آمد  
 ز لاله سوخت که دغش سپند و ار آمد  
 که کوکب از چو طفلان فی سوار آمد  
 ز آب راز دل خاک آشکار آمد  
 بنخنده رفت چمن کا بر شکبار آمد  
 چو شیشه باز صبا شوخ دستکار آمد  
 نهال گل چو عروسیکه سایه دار آمد  
 بجارحت نه تکوین مسیح و ار آمد  
 چنان بروی جهان رنگ ز بهار آمد  
 شده عبیر اگر از هوا غبار آمد  
 ز رشک خار بد امان گو بهار آمد  
 ز شاخ و برگ بگواره و کنار آمد  
 قماط برگ گل و مهد شاخار آمد  
 که بهر جنبش گوار سازگار آمد  
 بسان دایه کنان گل بنخنده زار آمد  
 که ابر دایه شد و نخل شیرخوار آمد



کہ ہست خسرو انجمن آسمان خورشید  
 مسلم ست ز تقویم و تریج نزد حکیم  
 بشکت پنج و سہ صدر و وزیر سرخوشید  
 غنی نموش کہ جاتنگ شد قوافی را  
 بقائے دولت شد از خدا بخواہ چنان  
 جہاں نطل شہ باد و شہ نطل الہ  
 فرغ بزم وزارت بہ شمع ماہ رسید  
 کہ آفتاب ز مہتاب دیر گاہ رسید  
 بجائے خویش ولیکن سرماہ رسید  
 کہ شاگھاں شد و برد عویم گواہ رسید  
 کہ در قبول توانست خواہ بخواد رسید  
 مدام تاکہ ز خورشید ظل ماہ رسید

## قصیدہ

در تہنیت قدوم مدار المہام راجہ کشن پرشاد بہادر از دہلی

بیا کہ درد کن آن طسرفہ نو بہار آمد  
 ز برگہائے گل ولالہ و سمن ہر سو  
 شکست شاخ شجر زیب تختہ بزاز  
 شمیم گل چو در آسمینت مشک باغبان  
 ہوائے یارغ بہر دآب طبلہ موعظار  
 سواد سنبل سحیدہ بر بیاض سمن  
 خمید چوں کہ مفلکساں ز بار عیال  
 نہال از گل خورشید و چ لبلا بش  
 چنان ز منت ابر بہار تر گشت ست  
 بشت ششویں رخ او سحاب آب آورد  
 چنان ز خندہ برق ابر نو بہار گریست  
 ز غنچہ چاک بہ پیرائش چنان افتاد  
 کہ داغ بر دل رضواں زلالہ زار آمد  
 قنادہ خسروہ مینا برگزار آمد  
 برنگ بوسلموں بسکہ برگ و بار آمد  
 ز غصہ خون بدل نافہ ستار آمد  
 کہ غنچہ ہا ہمہ چوں نافہ مشکبار آمد  
 شبیہ کاکل سچیاں بیوئے یار آمد  
 ز برگ و بار چو ہر شاخ زیر بار آمد  
 بشکل شاہد پاک بستہ چہرہ وار آمد  
 کہ سمرنگندہ عرق ریز شاخسار آمد  
 گل پیادہ چو از راہ پاسوار آمد  
 کہ گریہ اش سبب خندہ بہار آمد  
 کہ حبیب نافہ تاتار تاتار آمد

بصدور بزم وزارت نشست و خفاخت  
 فلک جنبه کش و ماه فاشیه بردوش  
 پهر پیر نهادست عقل کل نامش  
 نهی ضمیر میری که همچو جام جمش  
 صفائی گوهر پاکش بپاکی کوهر  
 شکسته است قلم پهر بردوش  
 بلال بر بندش ز نعل حلقه بگوش  
 مدار کار نه افلاک بر مدار ایش  
 فلک بسند چنید ز خرمش خوشه  
 بطاق بارکش چون کتابه کاشان  
 بهین نتیجه آبائی عسوی و غلیست  
 ازاں بصورت پرکار بردش گرد  
 یسار او بکرم ملک را بهین انرا  
 پهر منزلت آفتاب سیما یا  
 ماثر حسنات بنخاص و عام رسید  
 تو شاد باش و بهین طوری جاری کن  
 نگار حقوق خدا و خلق خدا  
 غنی است مدح مرایت چو گنجی گنجور  
 زریست پنجه و صافی و سیم حرام آسا  
 بونه جلکش آفتاب گداخت کرد  
 شنیده اند ز خنر و طلای است افشار

که مایه شرف و عزت و افتخار آمد  
 اسد لطایح و بهرام نیزه دار آمد  
 که در حساب خرد و فرد و روزگار آمد  
 نهان انجم و افلاک آشکار آمد  
 دلیل محکم و برهان استوار آمد  
 ویر چرخ قلم بند و ریشوار آمد  
 قمر بخیل سپاهش رکابدار آمد  
 که بارگاه رفیعش فلک مدار آمد  
 جهان ز خوان نوازش ناله خوار آمد  
 ز ملک تیر فلک مطهر رنگار آمد  
 گزین سلاله ارکان هفت چار آمد  
 که چرخ و بار گمش مرکز و مدار آمد  
 بین ادب و حال ملک رایا آمد  
 که بحر و کان پے گنجت خزینه دار آمد  
 مکارم تو بهر ملک و حمید دیار آمد  
 که خیر بائے کریماں بیادگار آمد  
 خدائے عز و جلت نگار آمد  
 که بر مفارق مدحت زرش نثار آمد  
 که لطف جوهر او را عیار عار آمد  
 درست مغربی همدم عیار آمد  
 ز گنج طبع و اینک بدوئے کار آمد

بخواب کردن اطفال غمناکانو  
 کشاد و بست رو گریه و درختند  
 برنگ پشت چمن روئے دشت در پر سو  
 چنین شگفتگی و این شمیم و رنگ بهار  
 شگفت ماندم گویم که اندر این ایام  
 برگ ریز خزان در زمان اسفندار  
 نه نافه با همگی از ختن شمال آورد  
 نه جوش نشو و نما و نه اشتعال ریح  
 نه آفتاب چو یونس برآمد از ماهی  
 نه همچو جامه یوسف بدیده یعقوب  
 پس از چه روئے بدین رنگ باغ عالم را  
 خرد بگفت ملوکا برفته گلشن را  
 که این نصارت نر زیت به گلشن گیاه  
 وزیر اعظم شاهی که سحر سلجوق  
 خدیو آصف سادس نظام ملک دکن  
 بلند رتبه وزیر یکم پیش طاق و رش  
 بشد بدلی و از ویسر لے سر خطاب  
 دیل آنکه خطابش چنین ز دل داوت  
 دوروز کے کہ نہاں شد ز دیدہ چوں خفا  
 زمانہ نشاد کہ شد بخت یار د کام ردا  
 نشاط طرفہ سبحان جہانیاں بگرفت

نوائے فاختہ و طوطی و ہزار آمد  
 چو ابرو برق گلستاں بجنہ زار آمد  
 بود قماشش کہ پشتش چو روئے کار آمد  
 طلسم وار بحشم شگفت زار آمد  
 طراز تانہ ہماں را بروئے کار آمد  
 بہار از چہ بہ گلزار روزگار آمد  
 نہ لکہ ہا ہمہ از طہ و کچہ سار آمد  
 نہ ابریش ز اندازہ و جملہ بار آمد  
 نہ در حل پئے نوروز روز بار آمد  
 صبا بطبلہ مشک از سویتا را آمد  
 بہ از بہشت نصارت برگ و بار آمد  
 ز ابر موسم و دریا بچو بار آمد  
 ز فیض مقدم دستور شہر بار آمد  
 بہ پیش فرو شکوہش چو پیشکار آمد  
 کہ تاج بخش سلاطین نامدار آمد  
 چو آستانہ فرو بام نہ صہار آمد  
 گرفت پیشتر از شہ چو پیشکار آمد  
 ہمیں کہ سرزدل نامش آشکار آمد  
 در آشیانہ دولت ہماں وار آمد  
 نہال بخت کہ دستور بختیار آمد  
 روان تازہ بحشم ہماں زار آمد



کشید مرغ محسوس خواں چو ناله شبگیر  
 سپیده بر وز گیتی سیاهی شب تار  
 پس سواد بیاضی نمود روز افزا  
 در آن بیاض که آمد کلیم رفت ز بوش  
 مگر تجلی طور و تجلی این صبح  
 شگفت ہیں کہ چشم جہاں زلیل نہار  
 من این شغفم و گفتم کہ طرفہ بواجبی ست  
 سروش گفت کہ یا وہ گوی و ژاژ فحائی  
 شگرت کاری لیل و نسا اگر دانی  
 چنین بیاض بہ است از سواد و مردم خشم  
 صبح عید شہ کامراں کہ عیشش را  
 شہنشہ کہ بزمش با غر خورشید  
 خدائے گان سلاطین و خسرو آفاق  
 علو رتبہ چو آیت نشان او نازل  
 نظام طوس بدانش بنظم ناظم طوس  
 نسق گرفت ز نظم تو کار ملت و ملک  
 ہمہ امور ز دست تو انتظام گرفت  
 نہاد و خوی تو حرفے بناف مشک تار  
 زمین نشست زگا و زمین خاں بر خاست  
 نشست کوہ ز دعوی و آسماں بر خاست  
 پیکست مرکز ثقل زمین تا مرکز جسم

در آشیان خفا گشت شہرہ مستور  
 افق زد و دزد آفاق ظلمت دیو جور  
 نہ آن بیاض کہ آمد پیش سواد چو طور  
 دریں ز خواب بر آیند با کمال شعور  
 نظیر اول و ثانی بود ز نفخہ صور  
 بیاض جائے سواد دست و نظر منظور  
 سواد مایہ دیدست نے بیاض چو کور  
 توپے برودہ از سر بری بسیر امور  
 بین سیاہ و سپید جہاں چشم شعور  
 کہ خاست از سحر عید و صبح شادی سور  
 طراز بزم بود از نعیم و حور و قصور  
 فلک ز خوشہ پردیس و ہرے انگور  
 خدیو آصف جاہ و نظام ملک حضور  
 بلند عزم چو رایت بدست او منصور  
 تبارک اللہ ازین دستگاہ شعہ شعور  
 جہاں ز عدل تو گردید از نفسیر نفور  
 جزینکہ از تو پراگندہ شد دُر منشور  
 فکند ناف و تبار تو قاف را ز قصور  
 بنائے حلم تو دار و گراہی مو فور  
 کہ حلم و متد تو آمد زیادہ از مقدور  
 شد از وقار تو رعش ثقیل چوں معمور

تراست دست زرافشان زیت و فشا  
چنین نهی بجای دست سازگار آمد

## قصیده

در تهنیت عید سعید بعرض بندگان عالی متعالی حضور پرنور

خلد الله ملکه و سلطانه

دے کہ کرد بگرد افق سپیدہ ظهور  
طلوع شہ حناور بزنگ زوشجون  
زبان تر بسوی نیمروز شام تافت  
فلک بہفت قرأت زہفت سیارہ  
زختم سورۃ واللیل باقرابت شام  
بخواند سورۃ والشمس والضحی والفجر  
کشا و صبح چو تفسیر تاضی بیضا  
فلکندہ سر بسجود تلاوت ست بخوم  
برآمد آب حیات از درون تارکی  
بر آسمان شفق و آفتاب ظلمت شب  
خطی بطح سیارہ افق سپیدہ کشید  
شفق بغیر اشہب جمیر سرخ آہنخت  
سپیدہ و دخت ز دور افق بدامن شب  
نمود خشت ز سرخ کیمیای سحر  
گداخت آہن شب ز آتش شفق تا ساخت

بحکم فائق اصباح گشت شب کافور  
سپاہ روم شدہ با شہ جشن مفرور  
گرفت مشرق و مغرب مظفر و منصور  
چو خواندہ مصحف برج دوازده چو زبور  
چو ابن عامر شامی وقتاری مشہور  
فراغ یافت ز ختم شبینہ ما نور  
ورق نوشت ز سیارہ در منشور  
کہ خواند مہر مجرب صبح سورۃ نور  
بکان قیہ دید آب چشمہ کافور  
بود چو آتش و انگشت و قرص ناں بہ تنور  
شبیہ قشقت ہند و ز صندل و کافور  
چو چشم لالہ غداران میکش محمور  
سجاف سادہ بطرف قبا چہ سیفور  
قراضہ زراخسہ کہ بود چوں کافور  
درست ہر کہ شد ز مرغندہ بی مشہور

بیاس شمع بجز شین را عدالت تو  
 نراند دست گرفت بهیچگاه ز قهر  
 در آیتین تو دست بخاوت حساتم  
 چو کید راے تو گرد و گداز گردن هند  
 زبون و خوار چو کا فور خوار دید اورا  
 به قلب لشکر شاهان توئی امام اُم  
 هزار کاسه شکست ست بر سر خاقان  
 شکسته تو سر دشمنان بروز بند  
 بروز رزم تو ترک فلک په سالار  
 زمین عهد میدهد تو صبح و شام دکن  
 چنین نه صبح بنارس بود نه شام اوچ  
 زکوه طور پیرس زکوه نور گوی  
 تو شاه عادل و عاقل تری ز عادل شاه  
 اگر چه شوکت این شهر پیش از پیش است  
 ز حرف هر دو هویدا بود چو بشماری  
 چو گشت شاه در پیشش جیت نظام ششم  
 ز نام هر دو چو حرف مکرر اندازی  
 چه دل بنغمه غالب دهم که خوش نسرود  
 تجلی که ز موسی ر بود هوش بطور  
 اگر تجلی رویت بطور بودی نه عکس  
 شامل تو ز محبوبی عیسی پیدا است

فلک تفرها در نهاد جمع مشرود  
 بجز حاتم بفرق ستمگر مقهور  
 بر آستان تو فرق بلند می فخور  
 به کید راے نه بیچال ازاں بهند نه نور  
 عروس ملک ازاں با تو شد ز نور نفور  
 بصدر بزم سلاطین توئی حجم جمهور  
 نسیب گرز گرانست چو کاسه فخور  
 چنانکه محتسب شرع کاسه طنبور  
 بدو رجسام تو حجم محرم سر لای سرود  
 نظیر صبح هرات ست و شام نیشاپور  
 که هر دو هست بدل نارسا و نامشهور  
 دکن شدشت ز مریخ تو معدن نور  
 بجا که حیدر آباد ست رشک بیجا پور  
 بفرد دولت آباے بند گان حضور  
 که بر مرتیش آمد دلیل دال ضرور  
 شد از جل بجمال این ازاں بشش مو نور  
 همان شش ست که زاید بود بغیب تصور  
 نوائے روح ز فسانون حفظ مرتبه دور  
 بشکل کلب علی خاں دگر نمود بطور  
 به هوش نایه موسی مگر بروز نشور  
 حقیقه ز اضافت گرفت است ظهور



بود مژدل لیل و نهار انصاف  
 برستی نرسد رائے مستقیم ترا  
 مسخر ند بامر تو مشتری و زحکل  
 نکوست بخت ہی خواه دولت قاهر  
 پئے محب وعدیت بود قضا و قدر  
 چو ماه مهر تو پر تو دہفت درمیاں  
 بخد مت چو دوید نہ ہفت سیارہ  
 کند زرائے رزین تو مہر کسب ضیا  
 مدام زہرہ شب خیز کسب بیداری  
 نقوش کلک تو باشد ز تابش معنی  
 کند قیامت از احیائے معنی مردہ  
 رسد بنظم تو تعبیر گوہر منظم  
 انابل تو مدارات بہر لیل و نهار  
 بود ضمیر ترا از مستتر بارز  
 بہت بہت سخایت لب دہان سوال  
 شد از سخایت تو معدن سخاک ازاں گویند  
 ز جو د تو کہ تہیگاہ سایلاں پر کرد  
 قرار در کف را و تو ہیچ گاہ نیافت  
 بشکر تو متکلم چو حاضران غائب  
 نہ یا و فضل ریح آید و نہ فصل ریح  
 فراغ و عیش ز عدلت برائے جن و بشر

کہ شد بچرخ نسیم بار گاہ تو مشہور  
 کہ در نسا و خطا استواست خم مشہور  
 دلالت ست ز آثار برفراز ظہور  
 بدست طالع و اثر و ن دشمن مقہور  
 چو بہر ماد و حبیب خدا صبا و دیور  
 خلاف لیل و نهار اختلاف نسل و نور  
 سپہر گشت لقا کان سحیکم مشکور  
 چنانکہ ماہ ز خورشید استفادہ نور  
 کند ز بخت بلندت کہ چشم بدزاں دور  
 بعینہ چو سواد و بیاض دیدہ جور  
 صریح کلک سپاہت کہ ہست ثانی صور  
 سز و بہ نثر تو تفسیر از در مشہور  
 نقاط کلک تو مرکز پے سینہ مشہور  
 مقدرست برایت مشابہ مذکور  
 کشاد کلک تو باب معانی مشہور  
 کہ بود کان و کنوں شد چو لہر لیکن مذکور  
 بتی شدہ کمر کوہ سار و حبیب بحور  
 بجزر عمان صبا سیر باد پائے مشہور  
 بہ نعمت و کرمت معترف انات مذکور  
 کہ فضل و بذل تو باشد بہر زبان مذکور  
 چو آب و دانہ ز جو و تو بہر لہی مشہور

## قصیده

کاکل برو چو ماه رخ سیمبر شکست  
 صد طبله غیر بجیب صبا کشاد  
 شور بستم تو نمک زو بر خشم گل  
 چشمم بگیرد آب ز ابر بهار برد  
 افشان عارض تو ز پروین بود تاب  
 لعل لبست عیق یمن از بسا فکند  
 از راستی بقدر بلند تومی کشید  
 آن کاکل رسا بجز مشکین و گزار  
 بیمار تر گشت طلب جان و تن و هم  
 آن ابر و شوره بجگر نا و کم فکند  
 از روی دلفریب تو عالم شکسته شد  
 از تشنه ی نگاه تو چوں ناله در گلو  
 بار غم تر پشت شکیم شکسته بود  
 بشکسته دلم بستم بار ها کنون  
 در نه به پیش شاه شکسته پناه خلق  
 شاه دکن که گرز گرانش بر دوز زم  
 شاه جهان پناه و خدیو نظام ملک  
 صد تخت را بفرق خند او ند تخت زد  
 میگردان با کعب گوهرشان او  
 بالید شب بخویش که فتد بر شکر شکست  
 بند قبا ی تنگ چو از دوش و شکست  
 شیریں لب تو قیمت قند و شکر شکست  
 لعلت بخنده رونق گلبرگ تر شکست  
 تاب رخ تو بهر فشمس و قمر شکست  
 و ندان آیدار تو رخ گنج شکست  
 زین لاف شاخ سرو صبا بر شکر شکست  
 کز ناز کی مباد رسد بر کمر شکست  
 ترسم دل مرین نه بیند مگر شکست  
 و آن چشم و غمزه در رنگ جان نیشتر شکست  
 آید بهر در دست بد و رستم شکست  
 اشکم بحشم و آه درون جگر شکست  
 اکنون ز درد و حیرت تو بار دیگر شکست  
 مشکین که خوب نیست ازین بیشتر شکست  
 نالم که بای عشق بتانم کمر شکست  
 بر رخکری که خور و کس در کمر شکست  
 کو چرخه تم کعب داد اگر شکست  
 صد تلج را بیایست شمشیر تا چو شکست  
 دریا شد آب و دل بسیر بر تر شکست

عزیز نام تو نام خدا بی ز سما  
 شهابی با ترا مبارک باد  
 من از دعا و ثنایت بمعینم نزدیک  
 و طای من به بقایت بدور نزدیک است  
 ثنا گر تو بحر من کس نمی شاید  
 منم غنی و گدا هست هر که غیر غنی است  
 منم که پائے من آمد گنج از معنی  
 امیر خسرو وقت من طالب و نه فقیر  
 پرست کیست اسم من از تقو و تقاط  
 کجا رسید نظری به بے نظری من  
 بشیوه که ز شیوا بیایم داند  
 نفت روی به غیبت حضوری نمی  
 کشد چو مطرب کلکم نوا بر اه حجاز  
 جریر و جاحظ و اخطل لبید و اعشی را  
 نیم اگر چه ز بهدا و و نه نیمه اتم  
 بلند تر ز حریر بود مقام اتم  
 معلمات عرب پیش نظم افتاده است  
 ز لاف تو به ولیکن به نعمت یزدا  
 برائے نام غنیمت هزار شکر کنم  
 غنی ز قلب شود غنی و غنی راست هزار

نزل یافت اسماء به گفت مشهور  
 قدم عید سعید انقا و جشن نمرود  
 اگر چه دور بصورت فتاده ام حضور  
 که می برند بقرب اجابتش از دور  
 به نذر شاه چه آر و گدا بی مقدور  
 غنا و گدایه زیگ دیگرند دور و نفور  
 بدستگاه فزونم ز گنجوی گنجور  
 نه بے نوا و نه مفلح می شدی مشهور  
 چو حبیب طبع شناسیم از دور منور  
 اگر چه آب رخ اوست خاک نیشاپور  
 نه راه سنج شفائی شدست و نه نیشاپور  
 خدای است ظهوری چو آدم به ظهور  
 چو در عساق رود ز اصفهان و نیشاپور  
 کفن شود ز مرگت قبایمیان قبور  
 بیان معنی من چوں بدیع سلسله مشهور  
 که راویم چو ابو زید نیست ناقل زور  
 ز طاق کعبه دل در میانه به مجبور  
 ز پیش و کم نتوان بود کاف و نه کفور  
 خدای را که قلیل اند از عباد و شکر  
 هزار شکر که آمد ز قلب شد مشکور



خصم تو خواب و خنده و امید و آرزو  
 آشوب دار و گیر تو در جهان دشمنان  
 شایا توئی پناه هنرور نه در جهان  
 دریاب ورنه کشتی خود را هنر بجنگ  
 جاویدزی چو خصم بفر بنر بسا و  
 مداح تو غنی است که نظم لایمش  
 تا با ظفر تصاد و جدال شکست هست ق  
 خصم تو باد خوار چو خاک گرد باد  
 از بیم و در چشم لب دل جگر شکست  
 غوغای رستخیز ز هول حشر شکست  
 آند بنقد راجع علم و هنر شکست  
 بست ست دل حادثه اش بل شکست  
 گویند خلق کشتی او را خضر شکست  
 نریخ گراں بای لولے تر شکست  
 تا در عدد همیشه کم است از ظفر شکست  
 پیش آیدش زب که بزیر و زب شکست

## قصیده

چه خوش ست سال سی و نهم و قدومه بر حجب  
 چه رسید سال مبارکش بسلامت و کرامت  
 گری ز دند برشته اش بیامین و مکارم  
 و هم مقدمش همه دوستان عنق الیه صبا به  
 شه کامران جهانیاں بصلا ت و سماطه  
 ظفر و مکانت و مکرمت کایا ل و ب لاله  
 بدیار خاور و باختر اقلت نجوم ملوکها  
 گزرا ز فسانه حاتمى بازار و صف سخا ت  
 چو قلابه های کند او بلفظ بعنق حصو د  
 و بدش غذای بخون مشا کرا ضع لوض بها  
 چوننگ از در و ساعقه رایت اوان ضراب  
 پی عمر آصف جم چشم و لحد رب موهب  
 به کشود کار جهانیاں و فوز هم بطالب  
 کف و حیب خلق شد بست پر غائب و غریب  
 همه دشمنان شده چشمها فلحن لحظ مراقب  
 و سخا ت و عطایه فله صم ملا ذمارب  
 برکات و لت او دواں اخذت عنان جنائب  
 چو د مید هر جلال او میثارق و مغارب  
 که حکایتش که شنیده مر جبت بشوب شواب  
 بگرفت در رگ گردنش و تعلقت بشوارب  
 شده مرگ جملة دشمنان لسانه کر باب  
 بود آن ضریبه صار مش که تقلبت بقواب

درنگ با قمر سیمه و شمش  
 شیر خدای چنانکه بخیر شکست صف  
 بهرام صولتی که بهنگام کارزار  
 صد خصم خام آرزوئے بخت و دزد  
 شاهین شهریار که عفت اشکارا دست  
 سرخپه اش بقوت بازوئے بهمنی  
 نرغ گم نمائید با زار جودا و  
 آبش دگر فرو دبار کرامت  
 خصم اجل گرسنه ز تیغ چو زخم خورد  
 بشکست شعله تو سرش را اگر عدو  
 دست سخاے حاتم طائی در آیت  
 تیغ و علم سپرد بدست تو آفتاب  
 کیواں ز شرم کلخ بلندت نشست پست  
 رخس تو دم زنا ز بر اس و نب فشان  
 جمشید را ز تحت تو انزو دپایه  
 نفور چین زیر تیغ تو گردن نماده است  
 نام تو شان سحر و قیصر ببا داد  
 خصم گرسنه مرگ که از جا شدست سیر  
 دست بحیب خشک و تر از لب لهرقان  
 از تیغ برق تابش و از کوس رعد شور  
 آمد ز کید را یو دور و ارم کید رانے

بشکست ننگ بر سر و برنگ مر شکست  
 صفات خصم شاه حکم ظفر شکست  
 تا آستین شکست عسک دورا کمر شکست  
 از بهشت چو آه و درون جگر شکست  
 سمرغ را بقتاف همه بال و پر شکست  
 دست شجاعت پس زال ز شکست  
 بازار ابر و جگر بدل گم شکست  
 گر آتش خنداں نم گلبرگ تر شکست  
 خوش ناشتا ز ذوق بایں حاضر شکست  
 طرف کلاه خویش ز نخوت بر شکست  
 افضال بیکران تو از بدل ز شکست  
 بر تو قلم عطار و صاحب هنر شکست  
 بر جبین را ز بخت تو نقش اثر شکست  
 وز شمع نشان لعل بروئے قمر شکست  
 افروسیاب را ز شکوه تو فر شکست  
 جیساں را ز گرزگران تو سر شکست  
 شانت شکوه خسرو خاقان اگر شکست  
 نا بار زاب خنجر و تیغ و تبر شکست  
 ناموس مایه داری هر خشک و تر شکست  
 چشمان و گوش خصم تو چون کور و کر شکست  
 فورا ز و فور فوج ظفر موج بر شکست

فجلبوا بطیالی و براقع و جلاب  
 که ز خنجر تو جراتش لشکون غیر جواب  
 فقو فهم لصد و درهم و صد و درهم لا کالب  
 که رسید بذل و مکارمت بمعارف اجات  
 که ز تاب مهر جاں فروز عالموع کواکب  
 کف تست لجه بحر ویم وانا مل کحوالب  
 فخلاب لطوائف و طوائف لخلاب  
 بود از ثنائی تو داتاں لا باعد اقرار  
 که بود شهود معانته علما بحسن جواب  
 چو بلند خیمه آسماں که تورت بکواکب  
 چو دعای دولت مجرب بحجاب لب مواب  
 بود از تبرک عروین جاں کفلاؤد لذرب

ز نسیب جاه و جلال تو جلالت اکتفا قلعا  
 نبرد عذوز تو جاں اگر فواطری بذلت  
 چو قناد گزگران تو بر و سهم و تکتست  
 کف و دست گنج قتان تو تشاکلت بسجابه  
 ز فضائل تو فسانه شد خبر سخا و حاتم  
 دل تست بر گزشتاں و رخائب کقطره  
 که دست بگونه تازه چو می رسد به جانیاں  
 بود از سخا تو بره لصلیهم و طلیحهم  
 ز ظهور جو دتوال تو علمت حکایت حاتم  
 بود آستان بلند تو بضیاء کواکب مجدک  
 چو غنی زنده بودم یصف جمیلک دائما  
 چه عجب جواهر نظم و بنظام سلک قبولک

## قصیده

خاک بر سر باد در کف چاک داماں زیستن  
 گه ز غم سوزان گه از دیده گریاں زیستن  
 گه بشهر آماجگاه سنگ خلفاں زیستن  
 گاه بشکسته بزخم دل منکداں زیستن  
 گه بخود از یاس همچو برق خنداں زیستن  
 بخیه بکشاده ز چاک زخم پنهان زیستن  
 دست بر سر پائے در گلی خوار و خستراں زیستن

دور از دلد از خوش باشد بسا ماں زیستن  
 پائے تاسر در میان آب و آتش همچو شمع  
 گه بدشت آواره و اسیمه همچو گرد باد  
 گه خراشیده بناخن روی ریش سینه را  
 گه ز حسرت بر نشا و خلق گریاں همچو ابر  
 آتشی در پینه داغ نمیاں ریخته  
 جان دل از دست داده باتن زار و نزار



ز فیوض او چه گویمت لقد استفاض حدیثاً  
 شده ز غمهای حایلی الحسامه با کفه  
 چون عقاب تیغ ممدت دلت اصطیاد حسود  
 رخ تو پایده اگر نه دفرس انجول کر اهل  
 کف و آن سیوف سوارست کجنا الغضنفر  
 بکین دشمن تست اهل لیعا قین عقابه  
 تو بریده جگر عدو و ثواب و صوارم  
 بنود عجب که بدل کنند خار هم بلشاهم  
 چون خور و زخم و مادرش کسجا به بسکوبها  
 دل عالمی بقاء تو کفر هشته سرا بها  
 بود آستان بلند تو لهم کفلة حسابه  
 بجناب تو همه عالمی لتمیل میله رغبه  
 به بیار ملک یمن تو کن بایب لولا دها  
 دل و دهنش و دهنش و گفت متمنیات طلائع  
 برین کوشک دولتت خففت تصور قاهر  
 به طلوع کوکب نجت تو ملاء الخلاء بنور  
 لصفقت چو بانوی با وفا بحلیها و حلالها  
 ز و نور بزل و کرم توئی کفامة بسکیمها  
 چو رسوم عدل و مکارمت کست شیون کاسر  
 تو فرید دهر مکاری بک بلحه کسرا به  
 چو بر زنگ فرس افگنی فرجا لهم کنسایهم

که رسیدیت نهای او بجناب و جوانب  
 بخار و گردن دشمنان کفلا ند لثائب  
 گرفت گردن دوش او و تخطفت بجناب  
 چه عجب که تو فرس افگنی الثبات کل کتاب  
 که بماند هر چه ز صیدا و فاکاله لا کالب  
 برو گمان سلامتی که خدا و خیم عواقب  
 تو بریده سر دشمنان بقواطع و قواضب  
 که ز بیم تیغ برهنه تو تلبسوا بجلاب  
 به گلو عدوی ز خجرت فخرت عیون شوارب  
 همه مضطرب کر ضیعة لفراق حجر باب  
 که نهند زنت رکیب خود و فناخته لکاتب  
 که مکارم تو دل از جهان جذبت اشد جوانب  
 که و نور بزل و مکارمت متکفل لما راب  
 به بغل گرفت ز مرمت فحشها کن بایب  
 که شد ارتفاع مدارجت لهم انکار مناصب  
 بحال دیده فرد ز تو کشفتم جمیع غیایب  
 بخار کاک بنان تو متضایع کصواب  
 که ایادی کف را تو و وصلت بکل جوانب  
 بگست فرد شکوه شان فتنا زلت بمراتب  
 تو یگانه بسجای خود یک حاتم کجایب  
 چو زنی به لشکر دشمنان فاسود هم کثالب

چون بقا شاه خواهند از خدا دارند و موت  
جز بعد غسل مدخسر و ملک و کن  
میکشد و امن ز عمر خضر و آب زندگی  
لے بدورت بی خبر از گردش گردون جیا  
زنده کز شکر نعمت لے تو دم در کشد  
زنده جاوید باش ای سایه فضل آله

و شش قطره و مرغ و ماهی جن انسان زیستن  
خلق را مشکل بود و در هر آسای زیستن  
در هایلون عمد محبوب علی خاں زیستن  
لے بعدت بی خطر از ایوب و ایاں زیستن  
مردۀ باشد که بروی هست تباں زیستن  
کز تو دار و دمنت بیار بجای زیستن

## قصیده

بنامیز و غیر نری و جز آب ابر نیسانی  
ایمیر دادگر دستور دانشور و شش گستر  
عطا بخشش درم ریزی در افغانی که در دوش  
کفش بحر نوال و کان جو دو ابر بخشایش  
خجل از غوغای شکلی بجای روح افزا و دلجویش  
سجده تویش تحتی زار شمع وادی امین  
کسی که کایتد عالم سر راهش بدریوزه  
هنر بیخی که فرمودست تا رسم همنه نده  
فراوان میداد لعل و گمراں حاصل کای را  
ایا ابر کرم دریای بخشش کان بخشایش  
ایا فیاض و هر دو حاتم دوراں که در عالم  
ایا حکمت پشروی دانش آموزی خرد سنجی  
چه فارابی مثالی چه اسلاطون اثراتی

کف بحر کرم دستور اعظم از در افغانی  
خرد پرور و هنر پرور از چو میر علی فانی  
زرد گوهر گراں سجد گدای اوزار زانی  
رخ اوشع طور و صبح عید و ماه نورانی  
شیم باد نوروزی و موج آب حیوانی  
ضمیر صافیش آینه اسرار یزدانی  
عظیم کا وفتد بر در گمش دار ابد ربانی  
شده نام علی شیر از فروغ نام افغانی  
نگیرد جز بدست کم عطایش از فراوانی  
که شد بدل تو یا قوت و در و لعل خبثانی  
پناه گیتی و ناز جهان و خنجر گیانی  
که تہ کردند پیش تو زانے سبق خوانی  
چه فیشا خورس مصری چه بطلموس یونانی

چوں صدائے ناله زنجیر بیرون دروں  
رخنه ہا انداختہ در پردہ ناموس و تنگ  
چوں کباب نیم خام از سوز دل نم در جگر  
گاہ تلخاب جگر در کام دل ریزاں ز غم  
گفتم اے آرام جاں چوں سرکنم روز فرقا  
گفت ہجرانم بلائے جانتاں باشد بے  
زیستن خواہی اگر آسودہ می باید ترا  
زندگی با طول و عرض عمر میدانی کجاست  
میر محبوب علی خاں آصف سادہ نظام  
خسر و دار ای دیں کنیزش اہل اسلام ست  
واد و رشاہیکہ ہر کس است در دورش نصیب  
گر خضر دستی از اول نکردی التماس  
آصف جمشید اگر میدید ملک جاہ تو  
از حیات جاوداں خوشتر شمردی بخیس  
با بزرگبانی بے غم و وصلہ کو چکد دست  
دور از بزم نو آئینش بجز ارجساں  
میشد بدخوالاں ولیکن از فراق بزم شاہ  
از سبک روی تو بر خوشتن بالہ حیات  
گردم معجز طراوت رو با عجب ز آورد  
و دولت سرخ گنج قارون از برائے زندیت  
و شمنہ بر احوال کردی زمینیت در حیات

پائے در بنجر و وارفتہ ز زنداں زیستن  
چاک ہا افگندہ در جیب گریباں زیستن  
چوں چراغ صبح گاہی سینہ سوزاں زیستن  
کہ ز دل خاکستری در دیدہ بنیراں زیستن  
زانکہ مردن خوشترم آید از میناں زیستن  
ہر کس رانیت در وی سہل آساں زیستن  
در پناہ خسر و جمشید دوراں زیستن  
جز بعد آصف ملک سلیمان زیستن  
آنکہ در دورش تمنا داشت خاقاں زیستن  
ہم مسلمان مردن و ہمچو مسلمان زیستن  
با قریح خاطر و با ساز و ساماں زیستن  
جز بنجاک در گت با آب حیواں زیستن  
گفتے ایں طوریت با ملک سلیمان زیستن  
در پناہ پادشاہ روئے گہاں زیستن  
جان تازہ یافتہ زین ساز و ساماں زیستن  
مرگ پندارند آری حور و غلماں زیستن  
می شمارد آئینہ افسوس و رماں زیستن  
و از حیات روح آسائے تواناں زیستن  
می تواند قالب ایرواح بے جاں زیستن  
و از پئے مع شہ جبرئیل ایواں زیستن  
در عدم نہاد و خو و بر طاق نیاں زیستن



نہا د تاج بسر چوں شہ سپہ سر میر  
 بروز رزم چو شمشیر از نیام کشید  
 بہ زرنش اند چنان سکے کرم دستش  
 چو پور زال بود پیر زال بازورش  
 چو تافت نیر خشان لائے روشن او  
 زیر حاکم بحیم سد و گزشت آنو  
 تمنی کہ بیازوئے رسم انگن او  
 چو دست برد بہ تیغ و چو تیغ برد بر  
 ز زور رسم دستاں لگو بازوئے شاہ  
 چو پشت بہ تحت شہ سلیمان وار  
 ز ہی جبین بینش کہ در شب دیو ر  
 پئے شگفتن دہائے غائے لطفش  
 عیم جو دو نوازش بیان ابر بار  
 نشست ہول حاش چاں بجان عدو  
 بتارک اللہ ازین عہد فرخی ہمدش  
 عدو ز سہم خدنگش چو داد جاں تیرش  
 بچشم جو کشیدست شرمہ ساں ضواں  
 ز پانشت زمین از وقار سنگینش  
 دیکہ بست میان و کشاد دست نوال  
 تو آن رفیع مکانی کہ پیش تو کیواں  
 گرہ زیم تو شد گریہ در گلوئے عدو

صدای تنیت از چرخ و اختران برخواست  
 ز ساکنان فلک بانگ آلاں برخاست  
 کہ نقش بخل ز لوج دل جہاں برخاست  
 ز پیر زال چہ خیزد چو با جواں برخاست  
 فروغ از رخ خورشید خادراں برخاست  
 چو خار پشت ز ہر مئے او شاں برخاست  
 ز لوج یاد جہاں نقش ہفت خواں برخاست  
 بہ خانمان مخالف اماں زجاں برخاست  
 کہ اعتبار ازیں یادہ دستاں برخاست  
 صدای خرمی از جان انس و جاں برخاست  
 فروغ صبح خستلی چو طور ازاں برخاست  
 بود نسیم کہ از باغ و بوستاں برخاست  
 بتازہ کاری کشت جہانیاں برخاست  
 کہ نالہ از لب فریادش از دہاں برخاست  
 مگر بروئے زمین ہمدی زماں برخاست  
 کہیں گزشتہ از گوشہ کجاں برخاست  
 ببا و خلد گرش گہ در آستاں برخاست  
 نجاتے خویش تعظیمش آسماں برخاست  
 ز مایہ داری در یاد کاں زماں برخاست  
 ز لاف ہیبدہ رفعت مکاں برخاست  
 بخواب نیز گرش خندہ از دہاں برخاست

ایا بچیں طالع مشتری طلعت گزین خجلی  
گرازد ریادلی رشی بہ کام تشہ ام رینی  
زبتان معانی بستہ ام گلدستہ رنگیں  
دل آسا بوی اوچوں خوی دلجوئی تو جہاں پرو  
کتاب فارسی تالیف کردم تازہ ترمیمی  
نمودم کہین لغت را مصدر و حرف صلیہ  
رود بر نقش پائے پیشوایان سخن گستر  
سیار ہندیان فارسسی گور انکو سجد  
بر حرفے سدا در دم از قول بخت دانان  
پریشان نسخہ ام سر رشته لطف تو میخوابد  
زند نام نکویت غازہ بر رخسار عنوانش  
چہاں از رنگ اقبال نگاریں گرد این نام  
بماند نام نیک جاوداں زیر نامہ نامی  
بدو در فتح اردو دمان دولت آصف  
مہ و سال و شب روز و سحر شامت بود یار  
طفیل خواجہ دنیا دین محبوب حق برق

ثریا منزل و خورشید جاہ و آسماں شانی  
چہ کم گرد و محیط اعظمت را از فراوانی  
کہ از ریچا نمیش گرد و شام روح ریچانی  
فروزاں رنگ اوچوں دئے پر زرت فروغانی  
کشیدم بست سال از عمر و جمش بر پشانی  
کہ تا سینہ در ترکیب بند دئے آسانی  
در آید چوں زبان دانان بہر ہم قاری ثانی  
شناسد شیوہ شیوہ زبانان ایرانی  
نشانیدم بکری بی سخن حرف زبانہانی  
کہ در شیرازہ جمعیت آید از پریشانی  
کنہ ہر قبولت بخت رو گاہش فروغانی  
کہ بر طاق فراموشی نہاد از رنگ رامانی  
بقدر ماندن جائید ناماں جادواں مانی  
بہمد خسر و حجاب محبوب علی خانی  
بدین دولت و داد و دہش دانش فراوانی  
طفیل غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی

## قصیدہ

پہر اگر پئے تعظیم و جہاں بر تخت  
خدیو آصف سادس نظام ملک کہ او  
نظام ملک دکن کز جلال او خورشید

پئے خدیو زمین آصف زمان بر تخت  
بدو دمان شمع فخر دودماں بر تخت  
زمین زد و رب بسید و آسماں بر تخت

## قصیدہ

چو بخت تو سر از برگ یاسیں برزد  
 بگرد بادفتا خصم تو بہ خس ماند  
 گراں رکاب نکر دی کہ دست برد پھر  
 فلک ازینکہ بود ہر گویے چو گانت  
 کمر شکست عدد را و بست بازویش  
 چنان شگفتہ زدست تو شد جہاں گوی  
 ازاں سپید و سیہ شد ترا کہ اقبال  
 عدد بمرگ مفا جا چو مرد از بہیت  
 ہما و خصم تو منت چو برزیں برداشت  
 چنان فسر دعد ویت ز سر دھری دہر  
 تراست بخت ہند و کشفۃ احمر  
 بحیب جان عدد و چاک رفت تا دامن  
 خدیو آصف دوران نظام ملک دکن  
 نہی ستارہ پایہ زہے سپر سریر  
 بہ پیچہ روئے نہ چہجد اگر بہ شیر زند  
 شے کہ از سر خلاص بزرگپند دل  
 بر آستین جلالت برکے فتح میں  
 غذائے طفل ہماں رام بی طبعش  
 زہد اور می بانو شیر و اں طرف آمد  
 اجل بنارت خصم تو از کیں برزد  
 کاہل زردی زمین برد و برزیں برزد  
 بک بنجاک عدد کے ترازیں برزد  
 بیام و شام ز بام ہماں برزد  
 چو بست دست تو دامن آستیں برزد  
 کہ ابر آب بر گلزار یاسیں برزد  
 گئے بزرگ در افتاد و گہ بچیں برزد  
 بنا گماں حسد و سر از زیں برزد  
 قضا ز جانش بد ہماں کہ برزیں برزد  
 کہ در غموز بہ حبشہ پوئیں برزد  
 ز خون او بکس حید پوچیں برزد  
 چو عزم رزم تو بر ساعد آستیں برزد  
 کہ مہر و دلایش بہ رنگیں برزد  
 کہ تکیہ بر غیر اورنگ ہفتیں برزد  
 بحبہ چیں نزدہ گر شاہ چیں برزد  
 چو قہر نقش رخ ختم مرسلیں برزد  
 طراز تازہ ایاک استعین برزد  
 بشیر و شیرہ انگور انگبیں برزد  
 زخہ دی بھنہ بریدون آستیں برزد



بنائے علم تو آمد گراں کہ از بارش  
 بعدل و داد چو بر خاستی میان بسته  
 بر آسمان ز نهیت بیان کو نشست  
 بهوستان جہاں هیچ کس نشان نداد  
 دل تو قبلہ و لطف تو ابر دریا بار  
 چنان بختک و ترافشانند زرد گوهر  
 کشادہ گشت در دیں بر شئے اہل زمین  
 شد از کف تو بزم قلم سپید و سیاہ  
 نشست در سر و در سینه تمامیان و مری  
 فتادہ بود ز پا سپر آسمان لیکن  
 چو دید دست گہر پاش زرفشان ترا  
 بودند خود تو باور حکایت حاتم  
 نشست تیغ تو چوں برقش فلک لرزید  
 ز دشمن تو اجل فارغ از کیس بنشست  
 ہما بہاں و پر خواران ہمایوں شد  
 بتخت باش کہ خیزد عدد ز تخت از بیم  
 غنی تیغ نظم کمال کرد کہ گفت  
 سخن کمال صفا ہاں نشاند بر کرسی  
 و یک ختم نشد بر کمال حسن سخن  
 چرا بدیدہ گشتی ہچو سرمہ از کوری  
 فغاں بحال خراب جہانیاں اینست

زمین نشست ز گاو زمین فغاں برخاست  
 نشست قنہ و آشوب از میان برخاست  
 بسا کہ کوہ ز امرت چو آسمان برخاست  
 کہ چوں تو تازہ بنال ثمرشاں برخاست  
 ز قبلہ ابر چو برخاست بیکراں برخاست  
 کہ شور از لب دریا و ابر و کال برخاست  
 ز دست تیغ تو چوں فصل آسمان برخاست  
 تبارک اللہ ازین سحر کز سیاں برخاست  
 بخوں خصم چو تیغ تو از میاں برخاست  
 بدستاری بخت تو چوں جواں برخاست  
 ز بحر بانگ برآمد ز کال فغاں برخاست  
 کزین معائنہ ظاہر آں ہنساں برخاست  
 ز بیم موبہ تن ترک آسمان برخاست  
 کہ تیر بخشش تو از خانہ بکساں برخاست  
 کہ زیر سایہ چہر خدا ییگاں برخاست  
 بدام تا کہ کند از یقین گساں برخاست  
 کہ بندگی ترا آسمان بحساں برخاست  
 باین نشست سخن کم زد یگراں برخاست  
 سخن ز ختم کہ اوراند را ییگاں برخاست  
 ہر آں غبار کہ از خاک اصفہاں برخاست  
 کہ رسم داد دریں دور از جہاں برخاست

از بر لے یادہ صافت بجام آفتاب  
 پاسان بارگاہت یاد ترک فلک  
 طالعت از یادی سعد اکبر مشتری  
 ہجوماہ نیم ماہ و ہجوماہ نیم روز  
 ہفت سیارہ دور خدمت و زو شب  
 باد دور چرخ گرداں وقت و ساعت  
 دور دورست شاہ داد گرازمینت  
 استیت و سنگاہ دولت شاہ و گدا  
 ہر غباری کردرت بر خیزد از باد ہشت  
 در ہایوں دور تو بال و پر شاہین باز  
 خود سلیمانی ترا گرم نویسد عرض حال  
 میت اقبال چو آبلے گرامت ماہ و سال  
 خانہ جور و جہا از قہر تو باد اذراب  
 دشمنت را از سان نیزہ شمشیر تیر  
 باو زخم آب و ز دیدہ و ہانش ز لعل  
 ہم چرخ خانہ اش خال رخ لیلای لیل  
 ہر چہ دورست از تلوئی دشمنت نزدیک  
 در لب و کام عد و ہر نوش بادش زہر  
 دوستان را دوری باد پر سور و سرور  
 قہرمان شوکت را گامہ کشور کشای  
 از فساد و زحمت ادا باو این ملک تو

خوشہ پردیں بجائے خوشہ انگور باد  
 پردہ دار اندر حریم حرمت تو حور باد  
 در سعادت ہمقران طالع تیمور باد  
 رے در دیت پر ضیاء دین دولت پر نور باد  
 نہ فلک گوید الٰہی سہم مشکور باد  
 ساغر ت خورشید جای ساغر بلور باد  
 چشم بدیں فلک یارب ز دورت ویر باد  
 آستان سجده گاہ قیصر و فقور باد  
 سرمہ مست از برای چشم شوخ حور باد  
 بالش پر خراب صعوہ و عصفور باد  
 نامہ اش بر کاغذ افشاں چشم مور باد  
 شہرہ ہر شہر باد و در جہاں مشہور باد  
 کشور دہما ی خلق از ہر تو معور باد  
 سینہ پر سوراخما چوں خانہ زنبور باد  
 و از سر شک خون عدو را چہ تھا ناسور باد  
 ہم سیدہ نخت عد و زلف شب و یور باد  
 و انچہ نزدیک بدست از دوستانت دور باد  
 و رفق و رشتش عیان خاصیت کافور باد  
 دشمنانت را دلی پر شیون پر شور باد  
 از دکن تا ہند و سند و قاہرہ مقہور باد  
 دشمن و آئین انصاف تو طشت و مور باد

تو باش خرم و خوش دل از نیک برحمت  
 بود بنای یقینت بسا بفضل خدا  
 بخت باد ترا سال از بس از عمر  
 غمی ز درد و دم خون شود که گفت ظمیر  
 بحرین کندش همقرا که در قرآن  
 اهل کشتا و کمان و قضا کیس برزد  
 همیشه تا که بنای گمان یقین برزد  
 خوش این دما که سر از جیب ارباب برزد  
 غمت بر بختن تو غم آستین برزد  
 مثل بلو لود مکنون و حور عین برزد

## قصیده

خسرو سال نوت سال سرور و سرباد  
 رشته عمرت چو دورات فلک طول و پیل  
 صبح و شام حیدر آباد از سر در سال نو  
 باد از شام دکن شام او در روشن سوا  
 هر چه در تلیت باشد ناظر افلاک را  
 هر سعادت که دکان مشتری سودا کند  
 و آن نخست بادی بد کایاں کیوان جای است  
 چون بریج اولیں که شاه دیں شهرت غلت  
 زهره هر روزت سراید نم ز سرور و سرود  
 آسمان آسا بگیتی بارگاه تو بلند  
 گرضیات بے رضایت هر بخش ماه را  
 هم ثنایت را کند نظم جواهر تیر چرخ  
 آفتابت زر گرد دریا و کانت گنجاں  
 قصر جایت را ثوابت خشت و مہما آسمان  
 و از سرورش از ثریا تا ثری سرور باد  
 عقد بے او چو انجم و افرو موفور باد  
 غیرت شام ہرات و صبح نیشاپور باد  
 ہرہ صبح بنارس از صبا حش نور باد  
 از نظر بے محبت سر تو منظور باد  
 سودا و برماہ و بر سال نوت مقصور باد  
 و رحصارش خانمان و ثمنان محصور باد  
 این بریج آخر از شاہ دکن مشہور باد  
 ماہ ہر شب چوں چراغت در سر آئے سور باد  
 آفتاب آسا بحالم را بیت منصور باد  
 و رکوف و خوف آن ہر دو دور از نور باد  
 ہم نارت راز پرویں گوہر منشور باد  
 دست تو گنجینہ بخش و بخت تو گنجور باد  
 ہم زحل میر عمارت ہر دم ہر دو رباد





خصم تو بد زندگانی افتاده مرده  
 پنجوازش خصمت از خورشید باشد روزگه  
 دایم از فقر و فاقه خصم تو گردانده لباس  
 از سرورت شد رنمای عالم رشکست  
 بخواگر کشتی نجشکی بست از شرم آب شد  
 از دید بیضاکف موسی بود دست و گفت  
 سایه چتر مایون تو چون بال بها  
 یکنند تا پاره پاره احتساب قهر تو  
 نقش ملک و سلطنت را خامه ات مانی رقم  
 گز شود مرفوع منشوری ز دیوان قضا  
 سجده سیاه آستان عالیت صبح و مسا  
 ملک تو چون ملک و القرنین ابن فیلعل  
 رای تو چون رای افلاطون وزیرین کبر  
 داستان رستم و ستان بر و زنده و تو  
 هر چه از امکان فرود افتاد در دوکان قدر  
 و آنچه از کان قدر آید بد کان قصا  
 در دل و در حکم و در کلک بنان تو بند  
 شهر یار داد اگر شاها خلافت جام جم  
 راست آهنگ شنایت از علق و نیم وز  
 عالمی در ظل چتر و نور رای روی تو  
 یارب این جشن چهل ساله ز عمر شهر یار

و ربانده زنده یارب زنده و در گور باد  
 همچو آشی از سیه روزی حد و شب گور باد  
 گاه در کفنی رود گاه در کفن مستور باد  
 چون شکست شد و هر ارضه ای صور باد  
 از کفن دوست گهر با پشت مگر مغذ و باد  
 داز بختی قاطرت چشم و چراغ طور باد  
 تاج فرق قیصر و چتر سر فقیر باد  
 کاسه سرای اعدا کاسه طنبور باد  
 رسم جود و کرمت را دست تو دستور باد  
 صادرای صامت تو قیاس منشور باد  
 روی کید و جبهه جیپال و فرق نور باد  
 لشکرت چون لشکر صاحبقران تیمور باد  
 شوکت و شانت چو شان قیصر و فقیر باد  
 داستان عمر حیار و سرایان نور باد  
 جمله از تقدیر یزدانی ترا مقتدر باد  
 برضای تو قضایش سر بر مقصور باد  
 رای کید و لشکر جیپال و ملک نور باد  
 جام ایامت ز خط جوهر دایم دور باد  
 داز صفایان خراسان تا به نیشاپور باد  
 در فرغ و در فراغ از سایه و از نور باد  
 چون چهلکاف مبارک و بجا نشو باد

بعید نیست چو سودی تو بر ستاره عنای  
 بلائے عہد تو چنید غمی کز اقبال  
 پناہ و پشت جہاں مدار نہاں نسیب  
 ہمیشہ تاکہ بناے الم بیا و فنا  
 طفیل احمد مرسل خدای عزوجل  
 بطول عمر تو عرض حیات ارزانی  
 کہ ماہ بوسہ رکاب ترا نہ دوردہ  
 زمانہ اہل زمین را صلائے سوزدہ  
 امان و عافیت از فتنہ و فتور دہ  
 نوید عیش و سلامی سرور و سورہ  
 سرور و سور تراتا بر دزد و زور دہ  
 کنا د و عرض حیات ہمہ سرور دہ

## قصیدہ

اسے بخت تو چو بخت سکندر جہاں گرفت  
 و امان سایل تو بزرگستین فشانند  
 تنہا نہ از تو بخت عروس دکن نگار  
 اقبال تو بہ بخت سکندر شدہ قریں  
 جو تو تو خوان لطف ہند بہر پیر زلال  
 ہم از فروغ را تو خیرہ شد آفتاب  
 ہر ت نسیم صبح کہ تازہ کتہ مشام  
 گوی بود زمانہ بمیدان آسمان  
 ہر شام ساخت ست نشانہ پائے تو  
 سیم ستارہ زر گر خور ہر سحر گداخت  
 ہم دہرا ز رواج خلق تو یافت جاں  
 عالم بسایہ کرمت از تہو ز دھر  
 از پر تو جمال تو چوں ہر نیم روز  
 با میچاں باز دی بخت جواں گرفت  
 تازہ بدامن از کتہ گوہر شاں گرفت  
 خال و خط از تو شاہد ہند و ستاں گرفت  
 بختت بقال طالع صاحبقران گرفت  
 غمت ز پور زال و دودہ ہفت خواں گرفت  
 ہم از ضیای روسے ہمہ آسماں گرفت  
 قمر تو آتشی کہ بمغز استخوان گرفت  
 تا صولقت ز کاہکشاں صولجاں گرفت  
 ایں طاس پر گھر کہ لبر آسماں گرفت  
 زان طشت تو بہ شستن دست دہاں گرفت  
 ہم جان دہر زندگی جاوداں گرفت  
 بگر بخت و پناہ دساں ساہاں گرفت  
 فرو فروغ روی زمین و زماں گرفت



چو عود بر سر آتش نندرخ از دلفیت  
 زلال لعل لبست یا دمی کند رضوان  
 در بهشت کثاید رخ تو بر رویم  
 بعد لب چو ترسای رخ آتشین ترا  
 چنان بیا و تو لذت برم شب بجران  
 گذشت لفظ حضورم بلب که یاد آمد  
 حضور آصف دوران که تحت تاج ازو  
 خدیو تخت ستان تاج بخش و هیچ نواز  
 بزم و کشتی او گذر کند رضوان  
 چو خشم و فتنه و خواب و حل و حل  
 صبار غرضه جولان او بدیده حور  
 فلک بجز خور از نجوم در بر مشر  
 لطیف لفظ تو صد گوشتش که کند شنا  
 ز قهرت که بهر استخوان پیلوش  
 کشته بر وزن سوزن تنبیده مریم  
 بدشمن تو ندای اهل دهباسم  
 تفنگ رعد و خروش تو دروغا صد بار  
 سپهر از بی بزم خجسته آئینیت  
 با قباب جهان تاب روی روشن تو  
 هزار رخنه در آئین سلطنت رایت  
 سروش غیب ترا چون خطاب و حضور

صبا بخورش شمشیر پی بخورد  
 دمی که شربت کوثر بجام حور دهد  
 لبست بجام دل من می طهور دهد  
 بهار نیجه مریم پی بخورد  
 که غیبت تو مرا عشوه حضور دهد  
 شیکه نه فلک او را لقب حضور دهد  
 شکوه تخت فریدون و تاج فور دهد  
 که در ملک سلیمان ملک مور دهد  
 بقصر خویش قرار دو صد حضور دهد  
 بخشم و فتنه از آن خوابش بگور دهد  
 خبر ز سر مه گرسم ستور دهد  
 سپند و عود لبوز داگر بخور دهد  
 ضیاء روی تو بنیش بچشم کور دهد  
 خبر بجان عدوان فشار کور دهد  
 چو گرد راه تو سه سه بچشم کور دهد  
 بدوستان تو زهره نوید سور دهد  
 بجان خشم خواص صد لے صور دهد  
 رسوم مشعل داری باه و مور دهد  
 چراغ ماه چه تاب چه تاب نور دهد  
 بر لے دایم و به فکر نور دهد  
 سپهر خطبه بنام تو در حضور دهد

پشت چمن ہر انچہ ہبا گیر دا زبیاں  
 گوشہ عطار حاتم طے شہرہ در حجاب ز  
 نیکو شیم کہ زہرا زو کسب خیر کر و  
 کلک و کفشکس بجز عطار و قلم کشید  
 دوران دوید فاشیہ بر دوش در کباب  
 در بزل وجود شیوہ حاتم نگاہداشت  
 روزیکہ ایسا دو برا دہم ہنسازیں ق  
 ہرام در کباب دوید و پناہ جست  
 گر و رہش چو سرمہ ستارہ بچشم کرد  
 گیر و نجوم بمشرق علم کشید  
 تا مملکت بر آصف دوران قرار یافت  
 دانند ہم گناں کہ بزرگی بال فیت  
 آسائشی کہ داشت تمنای آن خواب  
 گر شبت لشکرست و گرد و و کشورست  
 کان اگر بود ز خنشا و بان شاہ  
 شہ آفتاب ثابت و سیارہ اش صفات  
 زان تن زدن ز مع خوش آمد کنوں غنی  
 تا مشتری بزم ہرہ قلن سعادتست  
 با شاہ و شاہزادہ قران تا ہزار سال  
 روسے جہاں ز راہیت رویت ہماں گرفت  
 صیت سخا و آصف دوران جہاں گرفت  
 عالی ہم کہ رفت از آسماں گرفت  
 دست و دوش بچو دلم بچو دکان گرفت  
 یکران دور کاہ چو در زیر پاں گرفت  
 در عدل و داد شیمہ نوشیر و اں گرفت  
 روزیکہ بر شست دفرس را عتال گرفت  
 سرفلاک پیلے قناد و ایاں گرفت  
 نقش سمن چو تاج بس فرقدان گرفت  
 شاہ دکن جہاں زکراں ہاگراں گرفت  
 ملک دکن قرار زد و در زماں گرفت  
 زماں پیر حیح بند ز شاہ جواں گرفت  
 گیتی بطل آصف سادس جیاں گرفت  
 بس ایں چنین شکست و بسی آنجاں گرفت  
 بیرون و ہد بطف اگر ہر چہ کان گرفت  
 نتوان شمار ثابت و سیارگان گرفت  
 بایبہ دعا و شہ کامراں گرفت  
 تا مینت زمین و زماں نین قران گرفت  
 بادا کہ ملک یمن از ایں فہراں گرفت

یک آهنی بهارس چو پولا دهنندیت  
 شیر فلک ز بیم خدنگ در مصاف  
 روشن شد از فروغ کیم ابسیر تو زمین  
 از خنده یلغ تو پر شور شد چمن  
 از صورت صبیح تو گیتی فروغ یافت  
 هر چند بیچ بخت منجم ز ماه و سال  
 تحویل آفتاب به برج گل شمرد  
 از ماه و مهر حرف کسوف و خورشید  
 انتظار هفت کوب سیار آسمان  
 گاهی ز احراق و محاق و دیال گفت  
 تلیث را تمام محبت انس و نام  
 بالجملة زین نقوش و حید اول که بیچ بخت  
 لیکن بحسب رای ندین تو این حباب  
 چرخ از بره کباب نهاد دست در تنور  
 رو تو خنده بر رخ صبح دوم زده  
 رفت آفتاب و بوسه عنان ترا نهاد  
 هم بهره ز لطف تو برد ابر آفتاب  
 همچو غرور در سر گردنگشاں و هر  
 تعویذ بازوان ترا در تنگای شیر  
 چو طایران قدس ببال و پر بلند  
 لطفت بر بگزارد و گل نشانده است

از تیغ هندی تو تو ایا صفها گرفت  
 از کمکشاں و سنبله خس در دهاں گرفت  
 چو آسماں که روشنی از روشنای گرفت  
 وز منطق فصیح تو بلبل زباں گرفت  
 و از رے چو صبح تو رونق جهان گرفت  
 نیک و بد زمانه ز سیارگان گرفت  
 فال از برے سال ز نور و زکاں گرفت  
 و از مشتری و زهره حساب تو ایا گرفت  
 بر مان ریخ و راحت و سود و زیان گرفت  
 گاهی حنیض و اوج بزیب بیاں گرفت  
 تسلیم در مقابله دشمنان گرفت  
 اندازه حوادث کون و مکاں گرفت  
 تقویم کسبه و غلط در انگاں گرفت  
 نانت ز قرص ماه بدستار خواں گرفت  
 خوی تو بر شمیم گل و گلستاں گرفت  
 مه آمد و دواں رکابت دواں گرفت  
 هم مستی ز فیض تو در یادگان گرفت  
 جاد و دل عدد و تو سهم از سناں گرفت  
 پیل دماں ز ناخن شیر زیاں گرفت  
 بر شاخ سدره همت تو آشیای گرفت  
 سهل است خار و خس زره دوتاں گرفت



شهیکه بگذرد از فرق و شمنان آتش  
 بکف رکاب تو گیر و چو سفته گوش هلال  
 شگفت نیست که محبوب با علی ستابام  
 تفت تفتک تو هر جا که آتش افروزد  
 بحر مصاف تو کاندر مصاف عریانست  
 چنان ز قهر تو شد روز و شمنان تیره  
 هزار قلعه کشاید اگر کمر بند  
 جهاں تمام گلستان شدست از رویش  
 چو تاختن بخطا تاختن کند عویش  
 ز گرم سم سمدت کنز آسمان گذرد  
 عروس ملک جهاں را محبت اقبال  
 گمے زیتغ حاصل کند بگردن او  
 گهر ز پشت سمنش نه سریر بیاسے  
 ز بیم کار بزاری کشد معاذ الله  
 کشد عینیه اش از خنک ماه نو بهرام  
 شود چراغ عدو را به تیره راه عدم  
 هوا بقید حباب اوفتد چو سرو آزاد  
 بزرگ حوصله کو یک دلی خطا بست  
 سخا بلند کند نام او چو ابر بهار  
 مکار میکه خدا در نهاد او نهاده  
 بود نوا و نوا لت بصاعت و لکش

بروز رزم اگر تیغ آبدار کشد  
 بدوشش غاشیه مثل رکابدار کشد  
 که تیغ بر سر اعدا چو ذوالفقار کشد  
 ز آب انگر دزیرت ویرج شزار کشد  
 بر منبه نیست بدورت تنی که عار کشد  
 که شب ز تیرش با تیرک زینهار کشد  
 هزار حصن بگیرد اگر حصار کشد  
 کجا چین بی گل منت بهار کشد  
 قباے خسرو تا تار تار تار کشد  
 بجیم تو ز ملک سرمد از عیار کشد  
 جز او کجاست جوانی که در کنار کشد  
 گمے ز خون عدو پیچ در لنگار کشد  
 گمے ز پرچم رایت بر خمار کشد  
 و میکه دشمنه بر اعدا بکار کشد  
 چو زین بر اشهب تازنده راهلید کشد  
 شراره که از ایتغ بر قبار کشد  
 بیاسے سلسله از موج جویار کشد  
 که انفعال ز غدر گناه کار کشد  
 جیا بزرنگا شش چو شرمسار کشد  
 گرش شمار نمائی به بی شمار کشد  
 که از دیار عبوس دگر دیار کشد

# قصیدہ

در تتبع مرزا غالب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
وہو ہذا سخن زرد و ضہ روضاں بکونے یار کشد

چہ دل ز خطابت سوی سبزہ زار کشد  
بیا کہ خستہ دلان غم فراق ترا  
ہمیں نہ ہجرت عشاق را بدور انگند  
امید نیست کہ خوئے ستمگرت گاہے  
فغاں کہ کس نہ ساند بگوش گل یکبار  
ز عارض تو دل لالہ دامنہ دارد  
نہ روئے دشت نہ پشت ہمیں مرا بے تو  
جمال رویتو آتش بخر من گل زرد  
وے برو ضہ روضاں گراید از کویت  
بنجاک و خون رو دآن دل کہ باقدور ویتا  
چو شمع طور یکے جلوہ زان جمال نماے  
خراش سینہ ببل ز نوک خار گذشت  
بدام زلف پیمان دلم کہ مے ترسم  
وزاں یکے بکند بگوشش کہ صفت مجاہ  
شہی کہ تاقہ لیلایے دولت اورا  
جہاں دو پردہ کشد بر درت ز لیل نہار  
قرر کا ب تو از دور بوسد و ترسد

چہ خاطرے ز رخت جانب بہار کشد  
بسینہ خنجر خونریز انتظار کشد  
فراشے تو ہجور را بدار کشد  
غان بہ تربت عاشق بر ہزار کشد  
ہزار نالہ اگر عند لیب زار کشد  
ز پنچہ تو شرر در جگر چنار کشد  
بسیر بارغ و تماشاے مرغزار کشد  
ملو کہ شعلہ گل از آتش چنار کشد  
کہ سر کوبہ و بیاباں ز لالہ زار کشد  
نفس بباد گل و سرود جو بہار کشد  
کہ دل ز دوست من و دست من ز کار کشد  
تو ہم بیا کہ دل از رشک خار کشد  
کزیں جفا تو دل نالہاے زار کشد  
کہ داد مویہ ضعیف از گزندہ مار کشد  
فلک کجا وہ کشد ہر وہ ہمار کشد  
سپر ہر جویم تو نہ حصار کشد  
کہ طوقی تو ادر اندرہ گزار کشد

## قصیدہ

در تہنیت سال گرہ عالی حضرت خلد اللہ ملکہ بابتہ سال چہل و سوم در ۱۳۲۵ھ

دیکھ در برم آن شوخ نازنین نشست  
 کجاست آتش بید و دلالتہ سرا  
 نشہ جال تو کم زگر و اگر برخاست  
 نشست تیر گلہ دوز اگر بسینہ صید  
 نہ آتش است کہ نشست و دوز ازاں برخاست  
 خدنگ باز بجا نم نشاندی و برخاست  
 تو خاستی و قیامت زہر طوط برخاست  
 غریب کو کہ تو کرد و دو غم ز جاں برخاست  
 نشست بکسی من چناں بمن بے تو  
 بجو تیغ چہ نیشانی آتش شو قم  
 فغاں ز کا فر زلفت کہ بیچ و نیدائے  
 برم پناہ ز کفرش بدیں پناہ ہماں  
 چو توبہ تخت شہی شہریار چین نشست  
 چہ شاہ چین و فریدوں کہ خسرو انجم  
 چہ جائے خسرو انجم کہ قصر شاہی را  
 سبک عنایاں چو تو بہمن بعزم ز زم نہاست  
 بدعانے جہاں بر مرقع تنگوین  
 بنم شستم و غم از دل خیز نشست  
 کہ در بہار ازاں روی نشین نشست  
 ز خط غبار رخسار مہ چین نشست  
 چو تیر غمزہ تو بردل غمیں نشست  
 چراغ رنگ تو از خط غمیں نشست  
 بسینہ درد کہ جز روز و پس نشست  
 تو پر نشستی و یک فتنہ بر زمین نشست  
 دمی زیاد تو بے مالہ خیز نشست  
 کہ باستم زدہ هیچ بمنشین نشست  
 کہ آب تیر تو ہم بردل غمیں نشست  
 ہندایمن ازاں تا حد و چین نشست  
 کہ بر سر ریشی جز بر لے دین نشست  
 نہ شاہ چین کہ فریدون آتین نشست  
 فراز چرخ برادر رنگارین نشست  
 چو تو خلاصہ فطرت بہ نشین نشست  
 گراں رکاب تراز تو سبک گیس نشست  
 برنگ رو تو تک نقش نشین نشست



خزاں عقوبت او میکند سربل  
 قوای نایب آید بحال ز بد نامی  
 به تیغ و نیزه چو بردنمناں بدخواهش  
 گئے به تیغ سری دورا گند از تن  
 ز موبک تو علم سرب آسماں ساید  
 قلم بد فتر خود بشکند و میر فلک  
 گھر ز ملک تو پیوسته بار دو پیهم  
 کشد به بت کند هزار شیر غریں  
 ز شاخ بخت بر آرد و ثمر مبار از بیم  
 بعد رزین چو نشینی ز پے دود بهرام  
 در اضطراب ثوابت بصورت سیار  
 بدوش و گردن جو زل آسماں آیت  
 خم کند کشت گردن عدوی ترا  
 همیشه تا که دل مومناں بحکم نبی  
 چهار عنصر سفل و هفت سیار  
 غنی بطرزد لا و نیز بخت غالب  
 بد اں طریق که پاشه سوار برق عاناں  
 بیا و میل بنظم ز نظم غالب کن

چو حبیب غنچه گل چاک از بهار کشد  
 اگر خراشش تن گل ز نوک خار کشد  
 بروز معرکه نوبت بگیرد دار کشد  
 گئے به نیزه تنی بر سر از دار کشد  
 چنانکه ابر سیاه سر ز گو بهار کشد  
 چو خامه تو رقم هاس اعتبار کشد  
 چو قطر پاک ز ابر سیاه قطار کشد  
 چو زین بر او هم تازی پیکار کشد  
 که بار دیر روی پشت شاخسار کشد  
 که تا دال رکاب تو استوار کشد  
 فتد ز بیم سنان اگر کشتار کشد  
 هزار زخم محال بشکل بار کشد  
 چنانکه دل شکن طرہ نگار کشد  
 بچار یار اگر اید بهفت و چار کشد  
 بکار هائمه حکمت چو پیش کار کشد  
 رقم کنیم بدانسان که خام کار کشد  
 عاناں ایک خود طفل نیوا کشد  
 اگر دل تو به صحرا ز لاله نار کشد

تبارک الله قصه شهنشاهی چون تو  
 غبار سم سمندت چو داد سر بودا  
 بروز داد از غوغای عام و بذل عمیم  
 لشکر شد مکر دشمنان ز بیم و هنوز  
 خدیو حامی و بی که حاکمات یکدم  
 خراب خانه خصمت شد از هلاکت او  
 نشست تیغ تو چو بر سرش زجاں برخواست  
 صورت تو بر خاست خاطر می از مهر  
 طراز نام تو آمد قباے شاهی را  
 خجسته باد نوازش سال چهل و سوم  
 ز لفظ چهل و سوم حرف اول و آخر  
 بهمین نه پیام طرب جم نهاد القابت  
 تو جم بعد خود مستی هم از حساب جمل  
 تو باش بر سر تخت شهنشاهی نشسته بفتح  
 غنی بخدمت شاه دکن توانی را

فلک جناب خدیو که بشه نشین نه نشست  
 نشست بر سر اعدا و بر زمین نه نشست  
 بلب ز رفت ترا لا بجهب چین نه نشست  
 ز پنجه تو شکستی بر آستین نه نشست  
 ز چاره سازی و تیمار دادین نه نشست  
 بلبه مکان نشیند اگر مکن نه نشست  
 که با حیات دگر دشمن همس نه نشست  
 ز سیرت تو بکیدل غبار کین نه نشست  
 جز از تو نقش قبار ابراستین نه نشست  
 ز نقطه حال سیه تابردی سین نه نشست  
 نمود سال که یک حرف به ازین نه نشست  
 بهمین زجاں تو این نقش و نقش نه نشست  
 فراز مستند جم جز تو جانشین نه نشست  
 مدام تا که نباشد کبر شین نه نشست  
 چنان نشاند که از دیگران چنین نه نشست

پے کفالت از راق تا گفت برخواست  
 شے نشد کہ برا عدلے دولت بہرام  
 ہمارے بہمت از نہ فلک بر آں پرزد  
 ز احتساب تو رقا صرہ فلک بر گاو  
 زمیں ز علم تو از جانخواست ہچو فلک  
 کدام روز و شب آمد کہ برسید و سیاہ  
 بخد مت تو نہا تا دوست او برخواست  
 چو اوج اختر بخت نیافت ز اصطلاب  
 ہمین بخت تو زانگو نہ ہمقراں آمد  
 فتاد آتش حسرت بجان ہر زماہ  
 ہر زم خاستی و چوں تو کے گنج برخواست  
 چو تو بہ بخت نشستی فلک زمیں بوسید  
 چنان زہر تو دلہا بکین او برخواست  
 نشست تیر تو در سینہ عدو زانہاں  
 کسیکہ روئے نکو تو یک نظر و پست  
 نشست خواست زمیں از وقار سنگینت  
 چگونہ جان برد از دی عدو کہ شمشیرت  
 چراغ بخت تو روشن کہ زیر دامن تو  
 گجا بہ بخت رسایت رسید و القرین  
 فرو و تلخی عیشش بسر کہ قہرت  
 ز تلخ عیشی دامن کرد و جان تلخ است

ز جور فاقہ کے در جہاں غمیں نشست  
 کمان قوس کشیدہ پے کین نشست  
 نہ مرغ سدرہ کہ بر ترز ہفتین نشست  
 چنان نشست کہ کین خزان چنیں نشست  
 فلک نیم تو لرزید و چوں زمیں نشست  
 چو ہر و ماہ ترا سکے و نگیں نشست  
 دے زیبا سے طرفہ اپنہیں نشست  
 جمل شد و بر صد گد صدفیں نشست  
 کہ شتری تو از رشک ہمقریں نشست  
 کہ از تو داغ غلامیش بر جہیں نشست  
 بہر زم عیش نشستی و ہم چنیں نشست  
 چو تو سوار شدی فتح بر زمیں نشست  
 کہ از عدو تو در سینہ غیر کیں نشست  
 کہ تیر غمزد و مرگاں مہ جہیں نشست  
 بلوح خاطر و نقش جو رہیں نشست  
 چو پائے علم تو شد در میان مین نشست  
 شخاست بر سرا عدا کہ بر سریں نشست  
 ز باد صرصر کفراں چراغ دیں نشست  
 کہ در قرآن سعادت تو قرین نشست  
 ز جوش تلخہ زخم از سکنجین نشست  
 گمس ز بیم سرایت برا نگیں نشست



آنکه در ذکرش و صفتش جذر اعم  
اصف و سیر علی شیر و نظام است ذریه  
در خردمندی و فطنت ز فلاطون بگذشت  
خلق را نکست خلقتش بمشام دل جان  
فیض ابر کرش صورت فیضان بهار  
عالی تشنه لب طبع تو بحر افضال  
بهترین دخل تو شد آمدار باب سوال  
از عدد بندے و اقلیم کشانی ناست  
بچو آک بید که از باد بلرزد و در باغ  
حلا رستم و بهنگامه رزم بهمن  
گاه از سنبله گیر و بهمان شیر فلک  
بادم از درخت که ننگ اجل است  
روز سرخیج تو باز دوس بهمن لبکست  
عادل و عادل و دانا و دلیر است وزیر  
نه گهی خون کسی ریخت نه آب کس بر  
بجز آن آب گهر گامده چشم صدف  
روشن معدلت و داد کبیری آموخت  
تقصیر قدرت که قضا کرد بنائش در آب  
پاسه ایوان تو همپایه کیوان پادا  
هر نفس ناطقه ساں منطق و گویاں آمد  
شاه گر قیصر و غفور و قدح ساں آمد  
حیدر آبا داد و غیرت یوناں آمد  
چون شیمی است که از دونه و ضوایں آمد  
برص و خاور و دیر گل و ریحاں آمد  
آرزو و اصداف و دست توتیاں آمد  
کمترین خرج ترا دخل بخشاں آمد  
رو که نامه بهنگامه ترکاں آمد  
شیر و بادیه از سسم تو لرزاں آمد  
در مصافت همه باز یکچشم طغیاں آمد  
لبکه از صولت قمر تو هراساں آمد  
سام ابرص بر سام نریساں آمد  
دست بر لبست اگر رستم دستاں آمد  
چشم بد و دریشانی رست که شایاں آمد  
حافظ مرحمت او که بحفظاں آمد  
غیر آن خوں که بهم در جگر کاں آمد  
که حرفت روشش والی شرداں آمد  
کمترین زمینه اوطارم کیواں آمد  
تا بهیں قافیه ایواں پے کیواں آمد

## قصیدہ

بتقریب و مامیر کبیر نواب قارا لامرا اقبال الدولہ مدار المہام و وزیر عظم  
دولت آصفیہ صانہا الدولیہا من الآفۃ والبلیا ز شملہ کشمیر بمقام علی گڑھ

ہاں علی گڑھ کہ ترا کارب ماں آمد	سازگاریت فلک طالع و دوران آمد
برسرت سایہ فگند آنکہ پی سائر خلق	سایہ ہرنگن چوں مہ تاباں آمد
آما ز شملہ و گل بر سر و ستارت نمود	ہیچو آں باد شمالی کہ بہیستاں آمد
سر سری مگذا زین اہ و روش سہل	تا نگونی کہ فلاں آمد و ہمساں آمد
مردہ بودی بسرت علیی دوران آمد	مور بودی بدرت تخت سلیمان آمد
قطرہ بودی بتو پیوست محیط فضائل	ذرہ بودی بسرت ہر درختاں آمد
ساحل خشک بدی موج کرم نمود	صدف کاسہ بکف بودہ نیساں آمد
بکس باد یہ بودی بسرت خضر گشت	تشنہ بدی چشمہ حیواں آمد
خاک بودی فلک مالت آمد کہ ترا	مرکز دائرہ گنبد گر داں آمد
سجدہ فکر بجا آرد بہ تعظیم بگو	کا دلین فرد سر و فقر امکاں آمد
حامی ملت دین عاریس شرع و ناموس	حافظ امن و اماں دادہ ذیشاں آمد
نائب سلطنت پادشہ ملک دکن	ناصر دولت محبوب علی خاں آمد
صدر جم مرتبہ نواب وقار لامرا	آصف رفیع زمین جعفر گہیاں آمد
آں طرفدار دکن عاریس شرع و ناموس	کہ ہمیش بدل قیصر و خاقاں آمد
آں گرامی گمر بجز وزارت کورا	منتے ہر سر و ہر افسر شاہاں آمد

کسی بیوست چه گنج زخمی کا مروز  
توزنده کرده رسم کرم تراشاها  
فزون ز تنیست یکجاں بعد آداب  
فتم قبول تو یارب بجاہ ختم رسل

نبوده است چه در پیرین مبارک باد  
ز معن و جعفر و یحیی معن مبارک باد  
غنی به خسر و دوراں زمین مبارک باد  
با احترام حسین و حسن مبارک باد

## قصیدہ

### در تقریب مذکور نوشتہ شد

خداے راست مسلم تباروں زعداد  
بیزوہ صدولبت و چهار سال سعید  
که شہر یار دکن یافت صحت کلی  
زہے شہی کہ چو درتسیم یکدانہ  
دوروز کی ز مرض شد مزاج شاہ لول  
چو روی روشن و رای زین شاہ دکن  
شہر کو کبہ شاہی کہ مشتری بروی  
ز عدل داد تو شاہا دکن شکفت چو باغ  
تراست نہ فلک و ہفت کوکب سیار  
بحیرہ میر عمارت ز حل ترا گوید  
چو نفس ناطقہ گوید صرر کلک ترا  
بیچ مادہ صورت نہ بند دار نیست  
کنڈا امر تو کا مدقضا صفت مہرم  
شکستہ انوسے آداب در دبستان  
ترا بہ نخت سکندرسد فلاتونی

کہ عیش رفتہ مارا دگر بارود داد  
مہ جادی اولی در نشاط کشاد  
نشست شاو بہ تخت شہی لبان قباد  
ز لطف جوہر اصلی ست مغز اجداد  
طالفت دنشاط آمد و جہاں شد شاد  
نہ مہر چرخ منور نہ تیرا و نفتاد  
وان یکا د بخوا ند کہ چشم بد مر ساد  
رسد مرا کہ بگویم بعینہ بغداد  
بسان چار عا صرخر و منفاد  
کہ باد کو شک جاہ تو تا اید آباد  
دبیر چرخ ہزار آفرین ہزار آباد  
بطع چار عا صر قبول کون و فساد  
فلک قبول تغیر حکم از بغیر استداد  
عقول عشرہ چو شاگرد از پے استاد  
بایں طبیعت نفتاد و خاطر و قاقاد

## قصیدہ

بیتنیت صحت اعلیٰ حضرت حضور پر نور از مرض ہمیشہ خلد اللہ ملکہ ورسہ ۱۳۲۵ھ

برطرح مشاعرہ مولوی اسد اللہ صاحب نوشتہ شد وہو ہذا نوید صحت شاہ دکن مبارک باد

سپیدہ دم کہ ز طرف چین مبارک باد  
ہلک ز نیک پس از پنج رومی رشتہ  
ز غسل صحت شد جہاں شگفتہ چین  
شد از نشاط سرا سر دکن سرا سر  
جہاں بظاہر و باطن پر از سرور شد  
ہم آں نشاط جوانی ہم این نوید نوی  
ز شہر یار دکن صبح و شام او بر ملک  
رسید جان بہ تن و تن ز جان شدہ زندہ  
ز صحت تو مبارک بیتنیت کفنی  
بشہر یار دہ خسرو نجوم امروز  
بشت و شوے رخ شاہ آفتاب ہر  
نشاط خلق چو آراست انجمن ہر سو  
زمین مثال دیم ست و شہ سہیل مین  
ہر نفس چو نفس آید بگوشش رود  
چو رہتا دہ پی خدمت شد است بیابغ

رسیدہ شاد و گفتا بہن مبارک باد  
خدا یگانہ ملوک زمین مبارک باد  
شگفتگی بہ مزاج حسین مبارک باد  
سرور و سرور ہلک دکن مبارک باد  
چنین سرور و سرور علن مبارک باد  
بد ہر سیر و پیر خ کمن مبارک باد  
چو شام وصل و چو صبح ملن مبارک باد  
بہ تن ز جان و ہم از جان بہ تن مبارک باد  
و گر بغضہ بمسیر د کفن مبارک باد  
نرا ز طارم چرخ کمن مبارک باد  
چو ثقت ماہ بدست پر ن مبارک باد  
ز انجم ست بہرا انجمن مبارک باد  
پے ادیم سہیل مین مبارک باد  
ز سیتہ بلبلان و دہن مبارک باد  
و بد ہر و گل و یا مین مبارک باد



## قطعه

در تاریخ وصال مولانا و مرشدنا شیخ فضل الرحمن صاحب فرائد برہانہ و افاض علیہ فیضاً  
در سنہ یکہزار و سہ صد و سیزدم ہجری نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام در ہیکم پور نوشتہ شد

آنکہ در فقہ و احادیث و اصول تفسیر	بود کیا بمیان علمائے فاضل
ادب آموز علومش بدیار دہلی	شاہ اسحق گرامی گزدریاد ل
دلق درویشی او بود شاہ آفاق	دار غلام علیش دولت شاہی حاصل
آن دو فخر سلف و شہت پناہ اخلا	یا فتنہ شغل و بہر خلافت قابل
نا خدا از پے کشتی ہدایت کردند	کاورد خلق ز گرداب بسوی ساحل
محو اخلاص ادب بود بآل و صحاب	عاشق احمد مرسل چو اولیں و اصل
آپچنان پر ہیئت شد و سر گرم آمد	کہ بر قند پیش پیش روان منزل
ہر چو اصحاب گدا صورت و شاہ معنی	بعیان فتنہ دل از گشت نہال حاصل
ہر چو جمع آمدہ از مال پریشان کردش	مجمع داد اگر شد متفرق حاصل
حضرتش مرجع امید مال آمال	کہ ہر آسی و سار سمیہ بدوش آمد
بزم او تذکرہ سیرت و وصف پاکان	پاک از غیبت صوت غلط و لا طائل
مندش بود سریری ز رہنمای مایس	بوریا بستراد کاسہ و کوزش از نگل
خوش بآں حجرہ تنگی کہ شد خواہش	شاد از ازاں مسجد بر ریختہ چو دل
گکہ بتدریس احادیث بمسجہ مشغول	کہ تعلیم مقامات بحجہ ہر شاغل
میشد از ذوق یا شعار حقیقت اشعار	گاہ از فارسی گاہ از اردو و بہا کافال
چوں جناب نبوی گاہ لبش در طیب	گاہ چشمش زالم حنیفہ اشک سائل

فراخ عرصه جولانگه تو هفت اقلیم  
 بجان خصم لعنت و بال باد بروت  
 نمود آتش تهرت بخصم خاک لود  
 ز بند جور خزان زان شدست سرد آرد  
 کشید چو د تو در باز حبیب بحر و عدن  
 شد از تو ربع شمال زمین همه مسکون  
 یکے زو سع تو خم خانه شراب نوش  
 چو تیغ و سکه ستانی ز قیصر و مغفور ق  
 بچین در و م فتد زلزله چو نغمه صو  
 عدو چه جاں بردار و کج که نوک و ک  
 رسید شهره عدلت بکلمه ملک دیار  
 باعتبار عدل تو حیدر آبادست  
 برائے نخت بلند تزلزل و دمباد  
 عدو که خانه خود ساخت همچو باغ ارم  
 مرقع و کن از فیض حشامه لطفت  
 صبح و مح تو خوش آدم ازین گفتن  
 غنی ز مدح تو گشتم بدل شهاب شکست  
 از ان درازی دامن در آستین دارم  
 بلند رتبه فضل شاد انجمن که مرا  
 تو اعتماد بمن کن که نظم من خالیست  
 سنین عمر و شهر حیات تو بادا  
 و دایم دولت و اقبال لی و دولت

بلند بارگشت چار طاق سبع شداد  
 عقوبتی ست تو گونی که کرد عود و عباد  
 هرا نیجه آب بفرعون کرد و باد به عباد  
 که بندگی ترا در چمن بسیار استاد  
 کشاد بدل تو در بار برف خلق و عباد  
 جزین دو خانه که هر دو فتاد از دنیا د  
 دگر بدل تو گنجینه خراب آباد  
 چو تخت و تاج ربانی ز کیقا و وقباد  
 ملک فرس ز افلاک بگذرد و فریاد  
 خلید و درگ جانفش چو نشت تر نضاد  
 چنانکه صیت سخایت بر عرض طول بلا و  
 نه معدل و مینای عرض طول بلا و  
 برائے دولت پانیده استا به میعاد  
 گلند قمر تو دورش ز باغ چو شداد  
 بود نکاشته کلک مانی و بهزاد  
 که شطویل بنجادست یا کثیر ما و  
 تیگری بدل آمد چنانکه گفت استاد  
 که از شای تو بر قائم قبا افتاد  
 ز خواجگی چو عبیدست صاحب عباد  
 ز لافهای عمید و گزافهای عماد  
 بری باں عقول عشر نقص و نقاد  
 چو و درهای فلک در از شمار و عباد

# قطعه

در حیدر آباد بر طرح مشاعره نعتیه میرزا غلام حسین خان در ۱۳۲۶ هجری نوشته شد

سُبْحَانَ الْقَبْلِ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

خواهم علم ز شعر سوئے ابر آورم	نام از سخن بلند چون نثری بر آورم
باد امین و راز که دارم در آستین	شاید کز آستین بد بیضا بر آورم
افندت سلم ز دست دبیر فلک فرد	چون دست بر قلم پیشت الشا بر آورم
کرسی نهم بعرش بلند سخنوری	خود را مگر به عرش معلی بر آورم
خوانند از سپهر برین آفرین برآں	تحسین بلب ز لاء اعلی بر آورم
افند ز چرخ زهره بروئے زمین حرمین	در نعت ز فرقه چونکیا بر آورم
نعت رسول پاک سرایم چنان نظم	کز افغان رسر به نثیا بر آورم
بر صاحب براق بگویم نماز دل	دم از مدیح صاحب سمری بر آورم
گو ابلغ از صریح کنایه بود دوسے	من نام شاه یثرب و لطفا بر آورم
نغم رسل محمد مرسل که بر سپهر	ذکر طیب و از رفعت بر آورم
احمد توئی که رایت حمید ترا به تشر	فرمود حق که از همه بالا بر آورم
شاهاتوئی که گفت خدا نام نامیت	بانام خویش همسر و همستا بر آورم
ایزد و دیر کرم ز فحنا بتوکشاد	قال فتوح تو ز مینا بر آورم
بر معجز تو حجت ناطق پیئے عدو	حرفی که گفت حمزه صفا بر آورم
قال زوال چارده تابش ز قهر تو	از کنگر شکسته کسرے بر آورم
احیای مردگان شود از نقش پای تو	این مژده در مسامح موتی بر آورم
گر در دلم هزار سویدا بود خوشم	تا داغ از هزار سویدا بر آورم

گہ بازار خراماں پی سودا کی ثواب  
 گہ بازار گہ طفلان پر سید و پیر سید  
 گہ بد دازہ مسی نگراں شام انگام  
 گہ سحر گہ بدر استاد و زجمع اصناف  
 گہ زدی آہ نبا گاہ کہ سوز و سینه  
 یکصد پنج شدا ز عمر شرفش لیکن  
 نہ نہ پوش قلندر نہ مزخرف صوفی  
 نہ تہیج و مصلانہ بدلق و حجب  
 نہ بجزب و نہ بکوش و نہ بحال نہ بقابل  
 سادہ پیرایہ و آمیختہ با سایر ماس  
 داشت دو پلہ کل ہی ز قماش کپڑ  
 ہر چہ گفت ست کہیں بندہ دل خستہ  
 غیر از صدق و صفا نیست خمیر خست  
 شد چو وصالش بخدا فصل ز تن پر سیم  
 گفت از فصل وصال ست کہ فصل رحمن  
 کار و از بہر عجز آورد دل و قفس  
 کہ ازیں جملہ کدام ست یتیم و عامل  
 از پی مقدم نماں غریب منزل  
 بی گفت کہ فاختہ بدگر گفت از دل  
 گاہ می گفت معاذ اللہ کہ خور کویر  
 نہ معطل ز شنیدن نہ ز دیدن عامل  
 نہ خطیب سخن آرا نہ غرا کم عامل  
 نہ بدستار و عمامہ نہ بشملہ عامل  
 نہ بغلیدن خاک و نہ برقص بسمل  
 باز نشناختہ از عالی و وسط و سافل  
 جائہ جلالتش بود شریک شامل  
 نیست انمراق فضول و نہ غلو فاضل  
 کہ ہمہ جو بہر حق رنجیت بہر دین دل  
 سال بپ فصل وصالش نہ خرد چوں سال  
 از سر حتم جو بہر خاست بحق شد واصل

$$۱۲۰۸ + ۱۰۸ = ۱۳۱۶ - ۳ = ۱۳۱۳ \text{ ھ}$$

مطلب یہ ہے کہ لفظ فضل رحمن کے عدد لفظ حق کے عدد سے ملے اور سر حتم یعنی حتم کے  
 عدد اس میں سے دور ہو گئے تو ۱۳۱۳ عدد باقی رہتے ہیں یعنی وفات حضرت کا ہے۔

کتبہ محمد عبد الغنی عقی عنہ در سنہ ۱۳۲۶ ھ



## قطع

به تقریب دواع مولوی سید حسین بلگرامی ملقب به عماد الملک از حیدرآباد و سبکدوشی  
ایشان از خدمت نظامت تعلیمات حیدرآباد و قبول ممبری پریوی کونسل  
پارلیمنٹ لندن بموجب پانزده هزار روپیہ سالانہ از سرکار انگریزی در ۱۳۲۵ م  
له میح اندیا کونسل ۱۲ مبلع

پس از شنائے رسول این وقت و نیم	پس از سپاس خدائے جهان علی و علیم
علا و ملک فلاطون بود ز راستے سلیم	بگو به عهد ہمایون آصف جم چاہ
چو مید پائے برہمن بدو در دہ سلیم	بدو در آصف ساون رشتے رے بود
بود شکفتہ دشت از سخا چو گل نسیم	بود نہفتہ بعد شش و فا چو بود رگل
جدا ز غی و غزایت بحکم طبع سلیم	بری ز صنعت و سازش بہ طینت ساد
عطوف و عذری نمودندہ و غیور و علیم	بہین و مہر گرا دیر گیر و زود آمرز
لطیفہ سنج و سخن فہم بذلہ گوی و ندیم	ہنر پسند و ہنر و شناس قدر افزا
بیاد اوست ز ہر فن ہمہ حدیث قدیم	بشاطرش ز علوم ست جملہ کہنہ و نو
فسون اوست بہر کس قلم و تعلیم	فسانہ الہیت بہ ہر فن ہمہ علوم و فنون
بہر گمانہ فضل و ہنر شریکے ہم	بہر معانی بیگانہ آشنا طبعش
نشست سکۂ اواز قلم بہفت اعلیم	ہیں نہ شمرہ لفظش ز ہر طرف ہر قات
کہ ابرو بحر بنا زند گرد دست یتیم	با دست نازش آبا اگر چہ احرازند
زمینش ارچہ گرامی شد از ہر کریم	ز بلگرام بسے گر چہ آمدند کرام
ز نظم و نسق تو گوئی کہ گوہری ستیم	من و خدا سے کہ سید حسین پاک گہر

و انم اگر بیدره و طوبی قدرت شبیه  
 کار دم مسیح کند نفس مرا  
 هرت بسرور آید و از پائے او قند  
 در روز رستخیز که خیزند از قبور  
 در بحر تو نشان ز حجیم و سقر دهد  
 من بگزم شما ز تمنائے هر دو کون  
 داغ غلامیت که ازاں به شفیع نیست  
 غلبه غم بنجاک رست به ازاں که من  
 والی شده بملک دلم تهرمان نفس  
 در چشم حور سرمه کنندش اگر قبار  
 گر نیست بخواب تسلی شوم که فال  
 روز و شبیاں بهر و دلائی تو روزگار  
 از انکب انفعال بد ریاشدم غریق  
 بانگ گداز خانه بر آرد کریم را  
 ترسم که سر ز روضه بر آری ز خواب ناز  
 سیاه رستگاری جاوید من بود  
 بخشی گرم خلوص و ز روی دریا خلاص  
 با حایاں پناه بخش بروز حشر  
 بلیت مرا بهشت بد و زخ بر ابرست

شاخ از نال سدره و طوبی بر آورم  
 گر یک نفس ز تو بتو لا بر آورم  
 نامت چو در کنشت و کلیسا بر آورم  
 سراز کفن بیا و تو شاها بر آورم  
 به راه گرم کزد دل بشدا بر آورم  
 گر خود دے ز تو بهمت بر آورم  
 در عرصه شفاعت کبرے بر آورم  
 صد خواب خوش بیدره و طوبی بر آورم  
 فریاد ازیں بدر گه والا بر آورم  
 از خویشی بر آه تو مولی بر آورم  
 زین مصحف نکو پئے فردا بر آورم  
 باخرمی و عیش میا بر آورم  
 از فضل تو کلیم ز دریا بر آورم  
 چون ناله در فراق تو شاها بر آورم  
 زین هنرگی خوش ست که خود را بر آورم  
 داغ غلامیت چو بسیا بر آورم  
 از زنگ هر دو دلق و مصلای بر آورم  
 تار و سفید پیش تو خود را بر آورم  
 دل از نعیم حینت علیا بر آورم

من هم غنی کمینه غلام شوم ازاں  
 سراز غلامیش به ثریا بر آورم

## صحیح لکھنا

نوٹ: دل کی دہریہ باتیں اور ہاتھ پیرا، ورد کزوں یا تونوں درشتہ  
 درود نامہ طیاں ہیں جو بیان و سباق سے بھی خوبی سلوم ہو سکتی ہیں، تاہم  
 سنی ایمان ان ہم نامت کے واضح ارے کی کوشش کی گئی ہے۔ ناظرین کرام  
 تکلیف فرما کر دست فرمائیں۔

مہتمم

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
۲	بزم بزم	۸	بزم و بزم	۶	۱۹	شفقت	شفقت
۴	زر بخشش و	۱۲	زر بخشش	۷	۲۰	لقمہ	لقمہ
۵	آزاری	۱۵	آزاری	۷	۲۱	نہیش	نہیش
۶	زعم	۶	زعم	۱۰	۱۶	تدار	تدار
۷	سراید	۱۴	سراید	۱۳	۱۲	سپس	سپس

باو ستادی شهرزاده امتیاز اور است  
 تبارک الله زبندی که شه باو کرد است  
 زیار دین بیک کرد چوں بیکسار  
 بلائے شاه بچیم که طول عمرش را  
 بدور اژدها هفتم شد از میان هند  
 شد از نگارش کلک که جادوان مانی  
 ز چند روز که بگرفت از سرش سایه  
 گزشت ابر ز دریا و نقش باقی است  
 سپاس باد نسیم از شکفت لاله گل  
 همیشه تا که خط و سطح جسم را جزا است  
 تو شاد باش به طل شه دکن صفت  
 طفیل سرور عالم نظام آصف شاه

که پیش اهل تیز است امتیاز عظیم  
 کس نه گشت ز اقرار بدو قرین ویم  
 کشاد و لبست در خرمی راه غریم  
 سپرده است بعرض حیات ناز ویم  
 به بزم خسرو بر طایفه چو رکن تویم  
 نگار خانه چینی سرشته تعلیم  
 چه غم که بر سر او از توسته ست عظیم  
 بجان بحر که از فیض دوست دریم  
 بدوش باغ بود گور و دز باغ نسیم  
 همیشه تا نبود نقطه قابل تقسیم  
 چو شه به طل شه انبیا رسول کریم  
 بیانش تحت شمی باد بر سرش ویم



صفحہ	خط	صحیفہ	صفحہ	خط	صحیفہ	صفحہ	خط
۵۱	۱	پودہ	۶۹	۱۱	دہم	دہم	۱۱
۵۲	۲۱	گو	۷۰	۲	بخیر	بخیر	۲
۵۳	۲۰	مسر	۷۱	۱۲	چہ	چہ	۱۲
۵۵	۱	سیال	۷۲	۴	الثبات	الثبات	۴
۵۶	۵	ناد	۷۳	۹	کسباجہ	کسباجہ	۹
۷۴	۶	دوی	۷۴	۱۱	حسابہ	حسابہ	۱۱
۷۵	۱۲	برنداں	۷۵	۲	اطری	اطری	۲
۷۶	۱۳	جیب	۷۶	۱۷	اسیم	اسیم	۱۷
۷۷	۱۶	بکج	۷۷	۱۰	ہمچو	ہمچو	۱۰
۷۸	۱۳	باد	۷۸	۸	شیوہ زبانان	شیوہ زبانان	۸
۷۹	۱۴	گفت	۷۹	۱۶	برق	برق	۱۶
۸۱	۵	یکبار	۸۰	۱۹	زماں	زماں	۱۹
۸۳	۲	بطایع	۸۱	۸	بیان	بیان	۸
۸۴	۴	نہاں زانجم	۸۲	۱۳	قان	قان	۱۳
۸۵	۱۶	انگشت	۸۳	۱۴	بخش	بخش	۱۴
۸۶	۱۸	بغیر	۸۴	۱۷	پسید	پسید	۱۷
۸۷	۸	ٹو	۸۵	۲۱	بانوشیرداں	بانوشیرداں	۲۱
۸۸	۶	طسل دوز	۸۶	۱۰	سرور	سرور	۱۰
۸۹	۱۵	ولے	۸۷	۴	دین و دولت	دین و دولت	۴
۹۰	۱۷	نظم	۸۸	۴	دہر	دہر	۴

مصحف	غلط	ک	مصحف	مصحف	غلط	ک	مصحف
همه	مه	۶	۳۴				
مه	مه	۶	۳۵	پخته	پخت	۱۵	۱۵
نه	ز	۲	۳۵	راد	راد	۴	۱۶
سپهر	سپهر	۹	۳۶	تست	هست	۵	۱۷
دواب	ددآب	۱۱	۳۶	باد	یاد	۱۴	۱۹
ش	ش	۴	۳۹	راد	راد	۲	۲۱
سج	سج	۱۳	۴۰	دوتا	دوتا	۱۲	۲۲
هر	بر	۹	۴۳	کینه	کندر	۱۰	۲۳
خورد	خورد	۱۴	۴۴	عقود	عقول	۲۰	۲۴
نادره	نادره	۱۹	۴۵				
دار	دار	۴	۴۵	به بخردی	بخردی	۱۲	۲۵
زد	زد	۴	۴۶	جلال	طال	۱۳	۲۶
روز	زور	۹	۴۶	بردم	بردم	۲۰	۲۷
چو	جو	۱۹	۴۶	روائی	ردای	۲۰	۲۸
زد	در	۱۶	۴۶	از رخ	از رخ	۲۱	۲۹
زکوه	زکوة	۲۱	۴۶	الازراق	الازراق	۱۴	۳۰
شکافت	شکاف	۶	۴۶	دقایق	ونایق	۵	۳۱
سجده	سجده	۱۵	۴۶	دیدم	دیدم	۲	۳۲
گره	گره	۹	۵۰	به هر	هر	۳	۳۳
بدی	شدی	۱	۵۱	عزیز	عزیز	۵	۳۴



صفحہ	کلمہ	غلط	صحیح	صفحہ	کلمہ	غلط	صحیح
۸۲	۵	ارضد	ازصد	۹۲	۴	خرز	خر
۸۳	۱۱	سا	سابر	۹۳	۷	وسے	وسم
۸۴	۴	چل	چل	۹۴	۵	داد	درد
۸۵	۱۹	ے	مرا	۹۵	۱۳	لارم	طارم
۸۶	۴	دکاں	دکان	۹۷	۱۴	شپہر	سپہر
۸۷	۸	سبر	شیر	۹۸	۷	بدان	بذلہ
۸۸	۱۴	سی	سی	۹۹	۱۲	میناے	میناے
۸۹	۳	رحمہ اللہ	رحمہ اللہ	۱۰۱	۲۱	سکا	گکا
۹۰	۶	بانگ	بانگ	۱۰۲	۴	سوسے	بہ شمرے
۹۱	۱۱	بجبلہ	بجبلہ	۱۰۳	۱۸	باعصیاں	باعصیاں
۹۲	۲	بگیرد	بگیرد		۴	سپہر	سپہر